اللہ نور السموت والارض

الحمد اللہ والمنت کہ دریں ایام فرخندگی فرجام کتاب نایاب المسمی بہ

کلیات میراں شاہ

حصہ اول و دوم

از تصنیف عمدۃ العرفا زبدۃ الکملا حضرت سید میراں شاہ صاحب جالندھری

در مطبع مصطفائی واقع لاہور مطبوع گردید

Gul Hayat Institute

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یاالٰہی کھولدے عقدہ میرا / از برائے حضرت شاہ ہدا
تو سمیع اور بصیر ہے علیم / بس سوا تیرے نہین ہے دوسرا
ذات ہے مطلق تیری پروردگار / شاد رکھ مجھکو طفیل مصطفےٰ
اے مرے معبود عالم بے نیاز / کر عنایت اب مجھے صبر و رضا
خاتمہ بالخیر ہوا ے ذو المنن / تب کرون [illegible] شکر کا سجدہ ادا
ہے تیری درگاہ مین یہ التجا / کر [illegible] لو محبت سے صفا
از طفیل حضرت احمد نبی / [illegible] ت مجھے کر دیا
اے کریم ذات پاک ذوالجلال / [illegible] ل جنت ہو میرا پیشوا
اے علیم ذات اللہ الصمد / ہو مرے سر پر تیرا سایہ سدا
آرزو کر اپنی رحمت سے قبول / عشق مین تیرے میری جان [illegible] فدا

میران شاہ کو کر عطاے بے خودی
دین و دنیا مین رہے سودا تیرا

اے شہ لولاک نور کبریا / اے شفیق یا محمد مصطفےٰ
اشفع [illegible] / اے رفیق بادشاہ انبیا
[illegible] الور [illegible] / حق نے اپنے نور سے پیدا کیا
[illegible] رب عرش نشین / مخبر صادق ہو ختم الانبیا
[illegible] اسرار سب تم پر عیان / کر عطا اے شافع روز جزا
[illegible] یا کی ہو حاصل آبرو / ہے یہی خواہش میرے دل کی سدا
روضۂ انور کی ہو زیارت نصیب / سرور پیغمبران حق نے کیا
فخر انسان مالک جن و ملک / دو جہان کے ہادی راہ ہدا
پیشوائے مرسلان مختار دین

میران شاہ جنکو کہے محبوب حق
اس سے آگے کیا کرون صفت و ثنا

Gul Hayat Institute

یا پیر غوث اعظم سر تاج اولیا را — محبوب ہو الٰہی الفت کرو ندا را
جو آپ کا ہو طالب کیا خوف روز محشر — و مریدی لا تخاف ہے آپ سے اشارا
تم ہو غریب پرور مین ہون غریب تیرا — دو نو جہان مین تم بن کوئی نہین سہارا
دوئی کا وہم دل سے بہر خدا اٹھادو — دیکھون جمال تیرا پنہان و آشکارا
تم آل مصطفےٰ ہو اولاد مرتضےٰ ہو — دلبند ہو حسن کے زہرا کے جگر پارا

دریائے فکر و غم مین لاچار ہو رہا ہون
دکھلاؤ میران شاہ کو دیدار کا نظارہ

ہر زمان فیض عام ہے خواجگان چشت کا — ہوسکے اوصاف کیا امکان شان چشت کا
روضۂ ہند الولی ہے ثانی عرش علا — سجدہ گاہ انس و جان ہے آستان چشت کا
کچھ نہین نسبت قدم سے کرسی و محفوظ کو — بے نشان ہے فی الحقیقت خود نشان چشت کا
کثرت و وحدت بھی احدیت ہے اک ادنےٰ مقام — ساکنان آئینہ ہے لامکان چشت کا
راز پنہانی سے محرم کیون نہ ہو شایق حضور — سب پہ ہے غالب سارا خاندان چشت کا
جسکو ہوجائے حضوری وہ ہوا فوراً عظیم — کس طرح رہجائے خالی عاشقان چشت کا
دیکھئے سر تر خفی ملتا ہے اس دربار سے — کیا ہوا سودا عجب یارو دکان چشت کا
ہستی مستی کا مطلق کچھ نہین فکر و الم — ماسوائے حق نہین ذکر و بیان چشت کا

میران شاہ ہو جائے ہر فی الفور وہان نظر عطا
جو ہوا مشتاق از دل و جان جان چشت کا

صبح عاشق سدا ہون مین معین الدین چشتی کا — دل و جان سے فدا ہون مین معین الدین چشتی کا
مریض عشق ہون مطلق نہین پرسان کوئی میرا — باامید دوا ہون مین معین الدین چشتی کا
بہر مظہر بہر صورت عیان ہے آپ کا جلوہ — جو مشتاق لقا ہون مین معین الدین چشتی کا
کرون مین کیا ثنا انکے کرے جو وصف حق انکا — گداؤن کا گدا ہون مین معین الدین چشتی کا
مجھے کیا خوف ہے یارو لگا ہون آپکے دامن — بری روز جزا ہون مین معین الدین چشتی کا
ہمہ جنت ہمہ فردوس رضوان آب کوثر مین — تجلی دیکھتا ہون مین معین الدین چشتی کا

رہے ورد زبان نام معظم میران شاہ اپنے
جو مرشد سے پڑا ہون مین معین الدین چشتی کا

ساقیا مئے آتش سے وہم ہستی کا جلا — ایک قطرہ سے مجھکو مست اور بیخود بنا
شہر اہی د علم کی رہی جز ذات حق — وصل سے اور ہجۂ صنی کا رہے مطلق پتا

عشق ہو جب جسم و جان اور عشق ہو باطن عیاں
مستی ہستی کا بالون فکر کیا اور خوف کیا

کچھہ رہی ہین تو نہ باقی ماسوائے ذات ہو
غیر جمال جان جانان مین کہون مین کیا ہوا

ایک دیکھون ایک بولون ایک جانون ایک مین
کفر اور اسلام سے فارغ تو کر دیکھون بھلا

کو عطا نظر عطا سے صبر و تسلیم و رضا
بے خطر ہون موت سے اور زندگی سے بے جزا

میران شاہ کر خاکساری کوچہ صابر علی
واصلان حق ہے وہان طور خود دربار کا

اے حبیب ذات اکرم یا محمد مصطفےٰ
اے شہنشاہ دو عالم رہ نمائے ہر گدا

محرم راز الٰہی پیشوائے مرسلان
شافع روز جزا ہو مظہر نور خدا

ہین تمہارے نور سے روشن ہوئے شمس و قمر
بخشئے دل کو ضیا اے مرشد صدق و صفا

جز تمہارے زیر دامن بس نہین مجکو پناہ
ہو جمال روئے اطہر یا نبی بہر خدا

عاجزون کے مونس و غمخوار ہو ہر آن مین
کیجئے مجکو بری عصیان سے با نظر عطا

صاحب لولاک ہو فخر ملایک انس و جان
اے قسیم جام وحدت مالک جود و سخا

گر ملے ایک قطرۂ دریائے وحدت سے مجھے
صاف محوئیت مین ہو مجھکو تصور آپ کا

آستان مین آپکے روح الامین دربان ہے
سجدہ گاہ ہر نبی و ہر ولی و اولیا

اول و آخر وہی اور ظاہر و باطن وہی
خوب سمجھا ہے تمہارے ذات ہو ذات خدا

میران شاہ مسکین عاجز پر خطا اور پر گناہ
ہو زیارت یا محمد یا طفیل مرتضےٰ

سدا دل مین تصور ہے علاؤالدین صابر کا
وظائف نام بہتر ہے علاؤالدین صابر کا

کمال حسن نورانی جمال جلوہ رحمانی
مثال ماہ انور ہے علاؤالدین صابر کا

شفیق اول و آخر رفیق باطن و ظاہر
سہارا روز محشر ہے علاؤالدین صابر کا

کوئی پوچھے کہان کعبہ تو اسکو بھر بتادونمین
شہر پیران کلیر ہے علاؤالدین صابر کا

جسے خواہش ہو قرب وصل حق ذات معلی کے
چلا جاوے کھلا دربار ہے علاؤالدین صابر کا

مریض ناتوان ہون مونس و ہمدم نہین کوئی
دو عالم مین وہی گھر ہے علاؤالدین صابر کا

سگ دربار عاجز بیکس و رنجور میران شاہ
سدا ساکن جلندھر ہے علاؤالدین صابر کا

خیال خام ہے ایدل تجھے پیری جوانی کا
بجز دیدار جانان کے مزا کیا زندگانی کا

نہ خواہش حور و جنت کی نہ کچھہ خوف دوزخ کا
بھروسا [illegible]

غرض تو اپنی ہستی سے بری ہو وہم دوری سے
کہا ہے لامکان جسکو مکان ہے لامکانی کا

وہی احد وہی احمد وہی مولے وہی حامد
بتاؤ مجھکو اے یارو جہان مین اسکی ثانی کا

سمجھایا جسکو مرشد نے ہے الآن کما کان
اُٹھایا بھرم دوئی کا وہم باطل ہے فانی کا

نہو نازان محبت مین بجز عجز و نیاز اے دل
محمدؐ کے نواسہ کو ملا قطرہ نا پانی کا

رضاے جان جانان پر تو کر تسلیم **میران شاہ**
ازل سے تا ابد چرچا ہے شیرین زبانی کا

وقت رحلت کے کسی کو جو خدا یاد آیا
عمر غفلت مین گئی آیا تو کیا یاد آیا

وصل مین ناز جو معشوق کسی نے دیکھا
ہاے فرقت مین اوسے نظر عطا یاد آیا

روز محشر کو عدالت مین جو نکلی لوٹ پہ
ہاے کس وقت کیا اپنا خطا یاد آیا

عیش و عشرت مین عمر اپنی بسر ضایع کی
شکر اللہ کسی دم نہ ذرا یاد آیا

ہوے خاموش لحد مین جو ملائک پہنچے
کہا مردے نے مجھے راہ نما یاد آیا

کیون نہو عقدہ کشائی جو تیری **میران شاہ**
جب تیرے دل مین علی شبر خدا یاد آیا

عشق مین یار کے ہمنے نہین کیا کیا دیکھا
حسن دلدار کو دیدار خدا کا دیکھا

وہم دوری کا اٹھا راز حقیقت سمجھا
صاف الطاف و کرم راہنما کا دیکھا

جب کھلی آنکھ کھلی دل کی تو مین تو نرہا
ہمنے اس دل کو میان خانہ خدا کا دیکھا

جام مے صاف سے بیخود کیا ساقی تونہ جز
یہ طلسمات عجب نظر عطا کا دیکھا

مثل معراج ہے دلبر کے قدم کا سایہ
ہمنے سایہ کو میان عرش علا کا دیکھا

خوش نصیب اپنا ہوا دامن چشتی حاصل
واہ کیا سلسلہ تسلیم و رضا کا دیکھا

اپنے ہونے سے فنا پہلے ہوا **میران شاہ**
خود فنا ہو کے مزا ذات بقا کا دیکھا

ساقی پلاوے جام وصال شراب کا
مطلق رہے نہ نام و نشان تک حجاب کا

میخانہ ایک جام سے ہوتا نہین ہے کم
دیکھ صلہ خدا تجھے کار ثواب کا

عاشق ازل سے یار کے حسن ازل کا ہو
محتاج ہو رہا ہون سوال و جواب کا

غالب ہے تشنگی مجھے فرقت مین یار کی
ہے گرہ گان دل میرا جگر کباب کا

پایا نہین کسی نے ہو مطلب سحاب کا
دریا روان ہے بس میرے چشم پر آب کا

Gul Hayat Institute

چل اب معین الدین سے کہدے تو میران شاہ
دربار ہے سخی شہ عالی جناب کا

اے صنم تو نے ستایا کیا ہوئی میری خطا
عشق کے آتش نے پھوکا ہے میرا تن من ہجر
رب ارنی کا وظیفہ ہو رہا ہے دمبدم
کر دیا مجنون و شیدا ہائے آوارہ وطن
اے سجن پھر خدا اب تو اٹھا مکھ سے نقاب
سینہ بریان چشم گریان جان بلب فرقت کا غم

کس لئے مکھڑا چھپایا کیا ہوئی میری خطا
اسپہ بھی دل سے بھلایا کیا ہوئی میری خطا
تا کبھی جلوہ دکھایا کیا ہوئی میری خطا
در بدر تو نے رلایا کیا ہوئی میری خطا
اے مسیحا [illegible] اٹھایا کیا ہوئی میری خطا
ہے یہی دل مین سمایا کیا ہوئی میری خطا

یا علاؤ الدین صابر میران شاہ فریاد کو
اپنے دربار آیا کیا ہوئی میری خطا

سجن مجھکو جمال اپنا دکھا دو گے تو کیا ہوگا
تڑپتا ہوں مسیحا ہمدم مسیحا لے خبر میری
شراب شوق سے اک جام اے ساقی عطا کر دی
علی شیر خدا مشکل کشا للہ مدد کیجو
بہرو سا کچھ نہین مجھکو سوا ذات مقدس کے
جناب خواجۂ ہند والی چشتی شہ عرفان

ذرا بہر خدا پردہ اٹھا دو گے تو کیا ہوگا
با لطاف سخن شیرین سنا دو گے تو کیا ہوگا
رہی مین تو نہ کچھ باقی پلا دو گے تو کیا ہوگا
میرا مقصود یا مولا دلا دو گے تو کیا ہوگا
قیامت مین مجھے تم آسرا دو گے تو کیا ہوگا
بس اب وہم دوئی دل سے مٹا دو گے تو کیا ہوگا

یہی ہے دل مین حسرت میران شاہ مسکین عاجز کی
مجھے تم قید ہستی سے چھڑا دو گے تو کیا ہوگا

تیرے کوچے مین صنم طالب دیدار آیا
دل مین تھا شوق لقا کا جو ہلا با زنجیر
پئے تسلیم جھکا مین تیرے قدمونکیطرف
بے خبر در پہ تڑپتا ہون مسیحا میرے
غمزدہ کشتہ دل ٹھوکرین کھاتے کھاتے
ہو گیا ہائے فنا عشق مین تیری ساجن

لیکے ہاتھون پہ نذر سر سر بازار آیا
تو تو نہ آیا نہ نظر مین بدل زار آیا
تو تو بے رحم پکڑ ہاتھون مین تلوار آیا
سر کے بل وصل کی خاطر تیرا بیمار آیا
دیدہ بازی کے لئے اے میری دلدار آیا
اتنا افسوس ہے مجھ پر نہ تیرا پیار آیا

ایدلی احمد مخدوم علی میران شاہ
عقدۂ دل کے لئے آپ کے دربار آیا

دل بھی دیا اور جان بھی دی تیرے لئے بدنام ہوا
بے سر و سامان ہو کی تجھے ڈہونڈتا ہون آوارہ وطن
آنکھ لگی ہے تیری طرف چین نہین مجھے دن اور رات
عشق کیا بیمار مجھے اب تو دکھا دیدار مجھے
کشتہ دل کیلئے اے یار تیغ و تیر ہے تیری نگاہ

کہہ ری صنم اب کیا ہی کرون کون خطا ہے تو غلا
ابتو سجن نے میری خبر عشق مین تیری مر ہی گیا
دیر ہوئی اب جانے دی آرے سجن تون تیری بلا
گلے لگانے یار مجھے وصل تیرا ہے میری دوا
ایک نظر سے کیا فنا ہ واہ رے ساجن صل علے

آہ و فغان سے میران شاہ دل سے ذکر کر صابر کا
شاہ شہان مین کلیر کے لینگے تجھے دامن مین لگا

ساقیا نام خدا جام محبت کا پلا
جسکے پینے سے مستے سب کثرت و وہم و دوئی
ایسا ہون بیخود ولیکن ما سوائے ذات حق
کر عیان وحدت کے ساری جو مین سر نہان
محو ہو جاؤن مین ایسا ہی جمال یار مین
ہو ہوا ہستی کی ہستی پر خزان جبتک نہ ہو
لامکان کی آرزو مین کیا مکان سے ہی غرض
پس عقل جس جا نہ پونچی وکر وہان گیا میر ان شاہ

جان بلب ہون تشنگی سے اور پریشان ہو گیا
کشتۂ خنجر کا صدقہ کر عطا صبر درخسار
کچھ رہی مین تو نہ باقی جز لقائے مہ لقا
وصل مین غالب ہون ایسا نہ رہا اپنا پتا
نہ رہے مطلق خبر اپنے جو کیا تھا کیا ہوا
جب نہ دیکھا جان جانان کیا ہوا اور کیا جیا
ہو کے ویرانے کا مجھکو میر ہو نظر عطا
قطرہ دریا مین ملا جب وہ بھی دریا ہو گیا

اے عشق عجب تونے مزا آن دکھایا
کیا لطف و کرم ہمنے تیرے آنے مین دیکھا
جب کچھ بھی نہ تھا یار و بھلا لو تو کیا تھا
اے عشق محبت ہم تیری دامن مین پھنسی ہین
کثرت سے اوٹھا کر تونے اک جوش مین آ کر
وہ صل علے کیا تیرا آنا ہوا بہتر

آوارہ وطن بے سر و سامان بنایا
پل مین میری ہستی کا گلستان جلایا
وہ نور خفی حضرت انسان مین آیا
آباد سے کھو کر تونے ویران بنا دیا
وحدت کا جو رستہ تھا وہ آسان بنایا
دلدار کو دل مین تونے اعیان دکھایا

میران شاہ تجھے عشق نے سرشار کیا ہے
جب حضرت شاہ بھیکہ نے دامان لگایا

عشق نے یار کے ہمین کیا ہی مزا دکھایا
حضرت عشق نے کرم جب سے کیا ہی آنکر
استادِ عشق نے مجھے تلقین بیخودی کیا

جو دل مین غیر تھا خیال ہستی کا سب مٹا دیا
پردہ اٹھا کے وہم کا دل مین صنم لبھا دیا
اک الف کے سوا سبھی علم و عمل بھلا دیا

اس عشق مین مقام جو ذات محمدی کا ہے — مرشد کامل نے مجھے مسئلہ صحیح بتلا دیا

شکر خدا ہے میران شاہ جسکو وصال یار ہو
ساقی نے مجھکو جام مین بھر کے نشہ پلا دیا

طمانچہ عشق کا یارو اگر جسکو لگا ہوگا — وہ آہ سرد چشم نم کمر خم دل جلا ہوگا
ستایا عشق نے یارو مجھے اس ماہ تابان کے — نہین مطلق کہین ایسا کوئی دیکھا سنا ہوگا
میرا دل ہے فدا ہونا صنم کا بیوفا ہونا — یہ سارا فیصلہ روز جزا بہشت خدا ہوگا
نکل پردہ سے ای ساجن ذرا بہر خدا جلدی — تیری قدمون پہ یا عاشق ایجان دل فدا ہوگا
ارے قاصد میرا پیغام دلبر کو سنا دینا — جناب کبریا سرکار مین تیرا بھلا ہوگا
مین جب آیا تو تھا جیتا ولیکن نیم بسمل تھا — بس اب امید ہے مجھکو کہین مرکر پڑا ہوگا
نکر خوف وخطر روز حشر کا دلمین میران شاہ — شفیع تیرا معین الدین چشتی راہنما ہوگا

پھوکا ہے میان دل تیری الفت نے ہمارا — بدنام ہوا عشق مین بدنام تمہارا
اک جام محبت کا مجھے بھر کے پلا ہے — روشن ہو تیرے فیض کا عالم مین ستارا
باطن مین تصور ہے تو ظاہر مین جدائی — واللہ تیرے اس ناز و ادا نے مجھے مارا
دیدار تمہارا ہمین رویت ہے خدا کی — دکھلا دے عیان راز نہانی ہے نظارا
یا حضرت مخدوم علے احمد صابر — ہے کون بجز آپ کوئی اور سہارا
نا طالب دنیا ہون نہ عقبے کی ہوس ہے — بس عشق سلامت رہی مطلب ہے یہ سارا

میران شاہ سدا آپکا مشتاق لقا ہے
ہر آن یہی آپ کے دربار پکارا ہے

عشق نے کیا ہی ہمین رنگ دکھایا واہ واہ — وہم دل غیر خدا دل مین بسایا واہ واہ
کیا عجب لطف اٹھایا ہے فنا ہونے مین — حرف الآن کما کان سمجھایا واہ واہ
غرق دریا مین ہوے جس کا کنارا ہی نہین — اوس مین کیا گوہر نایاب ہے پایا واہ واہ
جب کھلی آنکھ تو دیکھا شمع سان روی صنم — مجھکو پروانے کی مانند جلایا واہ واہ
جان جانان کی محبت مین عجب محو ہوے — جسکو بھولے تھے وہی یاد مین آیا واہ واہ
ساقی پیر مغان کا ہوا الطاف وکرم — بیخودی کا مجھے اک جام پلایا واہ واہ

کر او داشکر خدا دل سے سدا میران شاہ
مجھکو صابر نے غلام اپنا بنایا واہ واہ

Gul Hayat Institute

تیرے عشق نے ہت مر لفتار   مجھے بے خبر کو جلا دیا
کیا ایک دم مین ظلم کیا   خواب عدم سے جگا دیا
تیرے وصل کی امید مین   دولو جہان کو بھلا دیا
تیرے یاد بن نہین ایک دم   میرے دل مین کیا یہ سما دیا
لاحوت سے ناسوت مین   کیا تھا جو کیا نہ دکھا دیا
تیرے کوچہ مین ہے عجب مزا   گیا جو کوئی تو رلا دیا
صحرا و ملک و دیار مین   وحشی بنا کے پھرا دیا
مجھے جام مست شراب کا   نظر عطا سے پلا دیا

مشکل ہے راز یہ میران شاہ
پیر مغان نے بتا دیا

ہے جب سے تشریف عشق لایا   مجنون وحشی مجھے بنا دیا
گیا جو کثرت سے سوے وحدت   وہ کون جانے وہان جو پایا
ہوئی جو مرشد کی نظر رحمت   کہون مین کس کو جو کیا سمجھایا
شراب گلگون سے جام بھر کر   کرم سے ساقی مجھے پلایا
کیا جو کلمہ سے صاف دل کو   جمال جانان نے تب دکھایا
رہا نہ مطلق جو فکر محشر   ہوا جو صابر کا سر پہ سایہ
فنا ہما کو جو خوب سوچا   نہ غیر کوئی نظر مین آیا
جو لامکان کا مکان دیکھا   تو بیچ دل کے ہمن سمایا

اونٹھایا میران شاہ وہم دوئی
جو پیر چشتی کمال پایا

دلدار نے جب جلوہ پرنور دکھایا   پھر جب شہ دکھا وصل کا دستور دکھایا
آگاہ کیا یار نے جب لطف و کرم سے   در ہر دو جہان صاحب فغفور دکھایا
ساقی نے مجھے جام پلا کر کیا سرشار   ہر ایک نشے اپنے سے معمور دکھایا
خود بیوک فنا مجھے کیا سنگ دلی کو   موسی کو وہان زلزلہ کوہ طور دکھایا
جب سیر کیا عشق کے میدان کا مجھے   سولی پہ چڑھا حضرت منصور دکھایا
قرآن مین وفی انفسکم حق ہے فرمان   اقرار کیے جنے خفا دور دکھایا
میران شاہ ادا شکر خدا چھم   مرشد بھی مجھے صاحب مقدور دکھایا

Gul Hayat Institute

جب یار نے جلوہ دکھا ہی دیا — ہستی کے چمن کو جلا ہی دیا
اک بادہ گلگون جام پلا — مجھے بیخود و مست بنا ہی دیا
جب یار نے اپنا یار کیا — سبھی خوف حشر کا مٹا ہی دیا
جب حضرت عشق نے کرم کیا — دلدار کو دل مین لبھا ہی دیا
یا بھیکھ ہے آپ کی نظر عطا — میرے دل سے حجاب اوٹھا ہی دیا
ہر مظہر جلوہ نور خدا . . . — تو نے اپنے ہی ہیچ دکھا ہی دیا

صد شکر خدا ہے میران شاہ
تجھے عشق نے یار ملا ہی دیا

ہم نے تو دلربا پہ میان دل فدا کیا — چاہے وہ اس مین سمجھے بھلا یا برا کیا
اس دل کے یار و مالک مختار ہم نہ تھے — شکر خدا کہ مال امانت ادا کیا
اس دل پہ منحصر نہین دونون جہان تلک — ایمان و جان دل کو بھلا کب روا کیا
ہم کچھ نہین تو کچھ ہے تو مطلق ہو دلربا — ناسوت کیا ہے نار کہ ہمکو بنوا کیا
بیہوش ہین خبر نہ سر و پا کی ہے ہمین — ساقی نے جب سے بادہ نظر عطا کیا
بہر خدا تو آ تو صنم میرے سامنے — ہم نے تمہارا کیا ہے گناہ وہ خطا کیا

میران شاہ اتنی چشم پر آبی ہے کس لئے
منظور حق ندان اگر چشتیا کیا

اے سجن نام خدا دل مست ستا — عشق مین رنج و الم کیا کیا سہا
ہو گیا حال جنون شیدا اے عشق — آتش فرقت سے تن من جل گیا
بس ہوا ہے بس صنم اب کیا کرون — دل تیری زلف سیاہ مین جا پھنسا
نا خبر ابنی نہ عالم کے رہی — مست دیوانہ مین ایسا بن گیا
ہو کی حیران و پریشان کو بکو — ڈھونڈھتا پھرتا ہون تجھ کو جابجا
کس لئے اتنا تقاضا وصل کا — مین فنا بالنفس تو حی البقا

میران شاہ بس طول ہے تیرا فضول
خوش بگو یا مرتضےٰ شیر خدا

اے یار مجھے عشق کا آزار ہے تیرا — نسخہ میرے آزار کا دیدار ہے تیرا
اکبار سجن بہر خدا میرے خبر لے — فرقت سے شب و روز یہ بیمار ہے تیرا
بسمل سا تڑپتا ہون صنم تیری گلی مین — پردہ سے نکل دیکھ طلبگار ہے تیرا

Gul Hayat Institute

یہ ہجر تیرا مجھکو قیامت سے غضب ہے — کرنا ہو سو کرے کہ سزاوار ہے تیرا
اس عشق کے بیمار کو دیدار دکھادے — ایمان دل وجان سے بلہار ہے تیرا
یارب میرا مقصود دلا اپنے کرم سے — یہ بندۂ ناچیز گنہگار ہے تیرا

میران شاہ نہ کر دل مین خطر رنج والم کا
جب حضرت شہ بھیکھ مددگار ہے تیرا

عشق مین جانان کے جو مشتاق قایل رہا — مثل بلبل حسن گل دلبر کا سایل ہو رہا
کوچہ جانان مین ہو چکا گذر بہر لقا — شعلہ تیغ نگہہ کو دیکھہ گھایل ہو رہا
حال فرقت بس وہ جانے جسکو ہو ہجر صنم — پھر کہے عاشق تیرا کیون رنگ زایل ہو رہا
یار کے قدمون پہ سر رکھ کر کہے شکر خدا — مذہب رندون مین یہ قطع مسایل ہو رہا

خاندان چشت مین داخل ہوا جو میر الشاہ
حضرت شاہ بھیکھ کا دل سے وہ قایل ہو رہا

صنم کے کوچہ مین اے دل ذرا سنبھل جانا — چمک کو دیکھ کہین پاؤن نہ پھسل جانا
صنم کا رخ تو مثال شمع کے روشن ہے — اگر طلب ہے تو پروانہ بن کے جلجانا
کمان ابرو مین جو ڈالے ہے تیر مژگان کا — جو خاک تو وہ بنادے کہین نہ ٹل جانا
جمال کرنے سے عاشق جو مست ہوتے ہین — یہی بتون کی ادا ہے نظر مین چھل جانا
وہان تو مرتبہ صبر و رضا کا حاصل ہے — قبول ہے تو مبارک ہے با عقل جانا

اک اور پند و نصیحت میری ہے میر الشاہ
جو شاہ بھیکھ بلاوین تو سر کے بل جانا

اے عشق تونے کیا ہے تماشا دکھا دیا — اک پل مین مجھکو بے سروسامان بنا دیا
سالک ہون مست ہون کبھی حالات رند ہون — دلدار کی تلاش مین در در پھرا دیا
اے عشق کیا کہون تیرا ایسا ہی جوش ہے — شعلہ سا ان کے دل کو بھڑک کر جلا دیا
اے عشق مین سدا تیرا احسانمند ہون — حسن و جمال یار کا دل مین دکھا دیا
اے عشق کیا عجب تیرا لطف و کرم ہوا — وہم و خیال ہستی کا دل سے اٹھا دیا

میران شاہ شکر اب تجھے لازم ہے عشق کا
تجھہ کو جناب چشت کے دامن لگا دیا

خبر لو یا علاؤالدین خدا را — تمہارا ہون تمہارا ہون تمہارا
دو عالم مین بجز تو ذات عالی — نہ مونس ہے نہ ہمدم ہے ہمارا

Gul Hayat Institute

بھلا میں کس طرح مد نظر ہوں
لگارا ہوں لگارا ہوں لگارا

پڑا پھرتا ہوں حیران حال مجنون
آوارہ ہوں آوارہ ہوں آوارا

سدا ہوں آستان بوسی کا مشتاق
ندانم غیبر جابر یا سوا را

زمین کلیر کی ہے عرش الٰہی
ترا روضہ مبارک ہے ستارا

رواں ہے فیض کا دریا جہاں میں
نہیں مطلق کہیں جس کا کنارا

کرو عزت نوازی ہر بلا میں
بیچارہ ہوں بیچارہ ہوں بیچارا

دکھاوے میراں شاہ کو راہ وحدت
طفیل مصطفیٰ و مرتضیٰ را

اب تو دیکھا دیدار پیارا تیرے ناز و ادائے یار لیا
زلف تیری نے مار کے دل میرے کو صنم پابند کیا

بے سر و سامان ہو کے تجھے ڈھونڈھتا ہوں بن تیرے دیوانہ
بہر خدا اے جان جہاں پردہ اٹھا کے مکھ دکھلا

صل علیٰ اے روئے قمر تیری ہجر نے ہوں کا جان جگر
اپنے بلا سے جا بیٹھی ہے ماہ لقا یہ جور و جفا

لطف و کرم سے آری صنم بدنام ہوا میں تیرے لئے
اب بھی پلا دے جام وصل تو ... شاہ جہاں میں ... گدا

دل کی حقیقت کس سے کہوں میں ہر بت کا فرد ہر ...
عشق میں تیری ہوا فنا اے میرے پیارے سار نور پیا

فرقت غم سے بیکل ہوں اب تو دکھا دے حسن ...
وصل خدا ہے وصل تیرا اے سر تا پا جلوہ دکھا

میراں شاہ یہ آہ و فغان ہے صابر کے در پہ
زبان سے میری داد ہے کہ ذات ہے انکی بحر سخا

جب سے دلبر کا آستان دیکھا
تھا جو دشمن وہ مہربان دیکھا

جس نے اس در کی خاکساری کی
اٹھ گیا گوشہ زمان دیکھا

جب سے دیکھا مقام وحدت کو
نہ دوئی کا کہیں نشان دیکھا

کیا کہوں عشق کا میں لطف و کرم
دل میں دلبر کو بے گمان دیکھا

جسکو کہتے ہیں صورت انسان
لامکان کا وہی مکان دیکھا

کیا ہیں دلبر کے خوب ناز و ادا
کہیں ظاہر کہیں نہان دیکھا

میراں شاہ کی طبع رسائی کا
اس جہان میں نہ قدردان دیکھا

جلوہ دکھلا کے یار وہ بیزار ہو گیا
میں اس ادا کے ناز سے بیمار ہو گیا

فرصت کہاں جو میری مصیبت کو سن سکے
صد ہا تو اس صنم کا خریدار ہو گیا

کس سے کہوں میں اسکی محبت کے راز کو
کتنا چھپایا یہ لا بن گفتار ہو گیا

Gul Hayat Institute

اسلام کفر چھوڑ دیا اس کی دید مین — یکسان مجھے یہ تسبیح و زنار ہو گیا
دل جا پھنسا جو یار کی زلف سیاہ مین — مین اپنے اختیار سے لاچار ہو گیا
صورت جو اس صنم کی جو ہو آپ ہو فنا — وہ رفتہ رفتہ محرم اسرار ہو گیا

میران شاہ ہو کے سوئے نجف یون پکار کے
مشکلکشا کے نام پہ بلہار ہو گیا

عجب تو نے نینون سے گھونگٹ اٹھایا — کہ ہر رنگ مین اپنا جلوہ دکھایا
کہین ہو کے ساقی دیا جام بھر کر — کہین آپکو مست بیخود ہے بنایا
نشان بے نشان اور مکان لا مکان سے — کہین شکل انسان مین آدم بنایا
کہین ہو کے مجنون کہین حسن لیلے — کہین عشق ہو کر کے تن من جلایا
بجز تیری ہستی کہون کیا وہ کیا ہے — کہین کچھ ہوا اور نہ دیکھا نہ پایا
جدھر دیکھتا ہون ادھر تو ہی ہے پیارے — نظر مین نظر کوئی کچھ بن نہ آیا

تو کر شکر میران شاہ ہر دم پیارے
تجھے پیر چشتی نے دامن لگایا

صابر تمہارے قدمون پہ سر کو فدا کیا — فریاد کس گناہ سے مجھکو بھلا دیا
معراج عرش کی مجھے کلیر کی خاک ہے — جب سے خیال خام کو دل سے اوٹھا دیا
آتی ہے بوئے خلد تیرے آستان سے — اوس بوئے خوش نما نے مجھے کیا سمجھا دیا
محمد وہ ہو جہان کے مین خادم ہون آپکا — کیون آتش فراق سے ہمکو جلا دیا
ہر کوئی قطب غوث ولی کوئی اولیا — ہمنے تو عشق آپ کا پانا تھا پا لیا
دنیا و دین مین لاج و شرم ہو میری تجھے — سب در کو چھوڑ آپ کا دربار آ لیا

روز حشر کا خوف اسے کیا ہے میران شاہ
صابر نے جسکو سائے مین اپنے چھپا لیا

اے میرے مہ لقا اے میرے پیارے آجا — مظہر نور خدا عرش کے تارے آجا
حق نے بخشا تجھے لولاک لما کا رتبہ — روز محشر کے غریبون کے سہارے آجا
زہے قسمت جو مدینہ کی زیارت ہووے — خود کرون چاک مین انکھون سے نظارے آجا
عشق کی آتش سوزان نے جلایا تن من — اٹھتے ہین دل سے جو آہون کے شرارے آجا
ہادی راہ مختار رشد مولا سب ہے — بحر غم سے میرے کرنے کو کنارے آجا
علم ظاہر ہوئی جن محمد ہو تو باطن مین خدا — کیا سمجھائے ہین یہ امت کو اشارے آجا

Gul Hayat Institute

میران شاہ خادم درگاہ معلے ہو غریب
دمبدم آپ کے دربار پکارے آجائے

اے عاشق تو ذرا عشق کمایا ہوتا
حسن محبوب مین دل اپنا جلایا ہوتا

گرچہ تھی تجھکو طلب عالم یکتائی کی
پردۂ ہستی موہوم اٹھایا ہوتا

عشق بازی مین رہی ہمت عالی تیری
مژدۂ دل کو کسی نے نہ سنایا ہوتا

راز مخفی کے عیان کرنے سے منصور ہوا
آپ کو ہستی خالق نے چھپایا ہوتا

اے واعظ تجھے کیا پند و نصیحت سے حصول
عشق بازی مین ذرا دل تو لگایا ہوتا

کفر اسلام کے جھگڑے مین نہ پڑا ای زاہد
مشرب حالت رندانہ بنایا ہوتا

میران شاہ شکر ہوا دامن چشتی حاصل
سوئے اجمیر ذرا سر کو جھکایا ہوتا

حسن دلبر کو حق نما دیکھا
جلوہ دیدار جابجا دیکھا

جب سے پردہ نہان کھلا دلمین
اپنی ہستی کو ناروا دیکھا

جام ساقی سے جسنے نوش کیا
بس اسی ہم نے بے ریا دیکھا

جب کہ وہم و خودی کی بو نہ رہی
آپ کو آپ مین خدا دیکھا

احد احمد سے جب کیا ثابت
دل سے دوئی کو جب اٹھا دیکھا

نحن و اقرب سے جب ہوئے ماہر
ناگہین حق کو ماسوائے دیکھا

میران شاہ کیا تیری رسائی ہوئے
پیر کامل جو چشتیا ...... دیکھا

اے عشق تو نے کیا ہی تماشا دکھا دیا
وہم و خیال ہستی کا دل سے مٹا دیا

جس دل مین لو لگی ہے صنم کے وصال کی
غیر از خدا لباس تعین جلا دیا

اے عشق کیا کہون مین جو احسان ہی تیرا
جو کچھ کہ مجھ مین گم تھا مجھ مین لبھا دیا

بس اب تو مین نہین ہون بخنجر شوخ دلربا
روح و مثال جسم مین جو تھا سمجھا دیا

غالب ہوا جو عشق جناب امیر کا
سر اپنا ہمنے سوئے نجف کو جھکا دیا

حق علیٰ شراب محبت کے جام نے
پیتے ہی اپنے آپ سے فوراً بھلا دیا

میران شاہ پیر چشتی کے در کا غلام ہون
کیا کیا دیکھایا اور مجھے کیا کیا سنا دیا

اے مہر ماہ لقا ہین تیرا اظہار ہوا
اپنا دیدار دیکھا

Gul Hayat Institute

غم فرقت سے شب و روز دل افگار ہوا
بے خبر مین تو ترے ہجر مین بیمار ہوا
نہ کبھی لطف و کرم سے میرا غمخوار ہوا
کوچہ و شہر بیابان پھرایا ہے مجھے
عشق کی آتش سوزان نے جلایا ہے مجھے
دل گیا ہاتھون سے واللہ کچھ انکار نہین
اتنا افسوس ہے اب تک تو خبردار نہین
دل میرا لیکے سجن تو نے عجب کام کیا
دل ستانے کے لئے کیا ہی سرانجام کیا
عشق مین تیرے سہا مینے بہت رنج و الم
اب بہی نام خدا مجھ پہ نہ کر اتنا ستم
میران شاہ سید شاہ سیکھ ہی کر حال بیان
آبرو رکھ لے میری بحر خدا ہر دو جہان

کر عطا بہر خدا
سخت آزار ہوا
واہ قسمت کا لکھا
کیا ستایا ہے مجھے
تجھ سوا کچھ نہ رہا
اسمین تکرار نہین
اب تو کر غور ذرا
مفت بدنام کیا
ہے یہی میری سزا
اے مرے پیارے صنم
عفو کر میری خطا
حسرتین دل کی بیان
مدعا دل کا دلا

صنم کے عشق نے مجھکو ستایا
نہ خط بھیجا نہ خود تشریف لائے
مین ہون مشتاق دیدار و لقا کا
نہ شب کو نیند نہ آرام دن کو
نہین دیکھا کوی آزاد اب
مرا جو آگے اس مرنے سے یارو

ہجر کی آگ نے تن من جلا دیا
خدا جانے یہ کیا دل مین سمایا
نہ عاجز کو جمال اپنا دکھایا
مثال مست گلیون مین پھرایا
نہ آپ آئے نہ مجھکو وہان بلایا
اسے دیدار جانان نے دکھایا

تصدق پیر کا جو میران شاہ نے
کفر اسلام کا جھگڑا اٹھایا

سجن تمہارے عشق مین عجب یہ مزا دیکھا
مین جان بلب ہون دیکھ لے تجھے قسم خدا کی
ملک زمین مین دیکھ کر پکارے آسمان پر
صنم ذرا نقاب کو اٹھا کے مکھ دکھا مجھے

ایمان جان و تن دیا پھر بھی خفا دیکھا
یہ دیری سے ہے آپکے قدم پر پڑا دیکھا
مریض عشق یار کی گلی مین رلا دیکھا
کسی نے ایسے چاند کو ہمیش چھپا دیکھا

میران شاہ سجن پیا کی یاد مین ہمیش رہو
دیدار کیا موسے نے کوہ طور جب سے دیکھا

قسم خدا کی سبحان کا ملنا بہت ہی مشکل محال دیکھا
نکلکے ہستی سے ہوکے بیخود مثال مجنون وصال دیکھا
پلایا ساقی نے جام وحدت کا ہاتھ ہی سے جسکو یارو
تمام عالم کا پیر و مرشد نظر مین اپنے کمال دیکھا
صنم کا دیدار جسنے دیکھا دوئی کا پردہ اٹھا کے یارو
تو غیر بولو بھلا کہان ہے کہ جسنے جز حق جمال دیکھا
کیا ہے لولاک جسکی خاطر اسی کا جلوہ ہے ہر طرف مین
بتاؤ یارو بھلا کسی نے کہین نبی کی مثال دیکھا

کیا ہے قربان اپنا تن من ولی محمد امیر النسا نے
ہوا جو عاشق کوئی صنم کا تو اسنے رنج و ملال دیکھا

کیا صنم نے غل مچایا
جو نہ تھا سو کر دکھایا
عشق سے جب کن پکارا
پل مین یہ سب کچھ بنایا
جو کہ تھا اسرار پنہان
آشکارا کر دکھایا
جب کیا آدم کو موجود
تھا عدم دم مین سمایا
کیا عجب ناز و ادا سے
حضرت انسان مین آیا
صورت یوسف مین چھپکر
کیا زلیخا کو رجھایا
کرہین مجنون و شیدا
دربدر کیا کیا رلایا
خود انا الحق آپ بولا
اور سولی کا سنایا
تھا وہی سب کچھ وہی ہے
احد احمد بن کے آیا
کیا محبت نے طلب مین
سارے عالم کو بجھایا
اٹھ گیا جب وہم دوئی
دل مین بس دلدار پایا

میران شاہ دربار اپنے
تجھکو صابر نے بلایا

جسنے دلبر کو میان دل ہی مین بس جان لیا
خوب پہچان لیا
عشق نے جب سے عطا لفظ عرفان کیا
کیا ہی احسان کیا
پھوک ڈالا ہے تعین کا محبت نے لباس
ہوئی کثرت وحدت
وہم دوری نے تو کیا مجھکو پریشان دیکھا
محو حیران کیا
جام مینے صاف سے ساقی نے عطا فرمایا
کیا ہستی نے [illegible]
دیکھو بے نام و نشان بیخود و سرشار کیا
غیر [illegible] کیا
بت پرستی جسے کہتے ہین نہین ہین یہ غلط
حق پرستی ہے وہی
اپنے ہونے سے میان آپکو جب خاک کیا
خوب فرمان کیا

میران شاہ راز جہان کرد یا تجھکو حصول   بس نکردو لکو طول
پیر چشتی نے عطا مسئلہ عرفان کیا   کیا تجھے دان کیا

ایسے گئے ہم یار و کسی کے بھی رہے نا   ہم کہنے سے چھوٹے کوئی ہم کو بھی کہے نا
جب سے کہ ہوا عشق حقیقت کا ٹھکانا   تا یار پرانے رہے اور آگئے نئے نا
جب چشم کھلی دل کی تو پہچان مین آیا   بنر مرشد کامل کہین آئے گئے نا
بازار محبت مین بکے بے زر و قیمت   محبوب سوا اور کوئی کوڑی کو لئے نا
دریائے فکر و ہم سے ہو پار گئے ہم   صدمے بھی سہے ایسے کوئی اور سہے نا
نہ خواہش جنت ہے نہ دوزخکا حذر ہے   اس جا نہ ٹھہرے ہونگے جہان یار کہے نا

میران شاہ عجب بارک جا ہے قدم اپنا
پہنچے نہ وہان جن و ملک شمس و مہے نا

دل زلف دلربا مین گرفتار ہو گیا   رسوا خراب کوچہ و بازار ہو گیا
اے دل سنبھل کہ عشق کی باریک راہ ہے   بھلا کوئی تو داخل فی النار ہو گیا
کس سے کہون مین دل کی جو کچھ دلبین ہو میرے   سر نہان بیان سے دشوار ہو گیا
دل بین پڑا جو عکس رخ پاک یار کا   منزل علے کہ مطلع انوار ہو گیا
جب سے جناب عشق کا دل بین اثر ہوا   ہستی کے وہم غیر سے بیزار ہو گیا
اے دل ہزار شکر کہ ناچیز تھا وے   قسمت مین تیری صابری دربار ہو گیا

لازم ہر ایک دل کی ہے تعظیم میران شاہ
تو تو جناب چشت پہ بلہار ہو گیا

Gul Hayat Institute

اے یار تیرے عشق نے حیران بنا دیا   آباد سے نکال کے ویران بنا دیا
بھاتی نہین ہے مجھکو جدائی صنم تیری   زلف سیاہ دکھا کے پریشان بنا دیا
کوچہ تیری مین بھول کے دیجان اگئی   مژگان کا تیر مار لب جان بنا دیا
تاثیر کیا عجب ہی تیری عشق مین صنم   رسوا خراب خستہ میری جان بنا دیا

یوسف کی طرح رات کو خواب وصل مین آہ
اب میران شاہ کو مثل زلیخا بنا دیا

یار کی زلف سیاہ مین جو گرفتار ہوا   بس اسے جلوۂ حق یار کا دیدار ہوا
ہو گئے دل کی سبھی اب دور خیال باطل   ایک دم مین بت کافر سے جو دوچار ہوا
جان دی مجنے فریدے بس جاہ مین جسکی یارو   اپنے یوسف کا وہی عین خریدار ہوا

خویش و بیگانے مین کیا فرق وہ ہین یار و
پیتے ہی جام محبت کا جو سرشار ہوا

شرک ہے اسمین جو کچھ آپکو سمجھے مین ہون
غیر حق گذرا جو اک دم تو گنہگار ہوا

جسکے آئینہ مین ہو کثرت و وحدت یکسا
ہمہ صورت ہمہ تن واصل دلدار ہوا

میران شاہ محرم اسرار ہین واللہ وہی
سرنگون جاکے وہ صابر کے جو دربار ہوا

مدت ہوئی ابتک وہ میرا یار نہ آیا
دل لیگیا پر دینے کو دیدار نہ آیا

کافر ہی ہوئی اس بت کافر کیلئے ہم
ڈالا ہے گلے عشق کا زنار نہ آیا

دیوانہ ہون مین حال جنون سے سرسامان
لو کرکے مجھے ہجر کا بیمار نہ آیا

ایمان و دل و جان تک کردیا قربان
پر مونس و ہمدم میرا غمخوار نہ آیا

اے باد صبا تو میرا احوال کر اظہار
افسوس کہ وہ محرم اسرار نہ آیا

مشتاق سدا ہم تو ہین اس حسن ازل کے
وہ شوخ نظر ثانی تلوار نہ آیا

میران شاہ تو اب حضرت صابر کو سنادے
مفلس ہون بہت اس لئے دربار نہ آیا

ساقی پلادے جام شراب طہور کا
معلوم فیض عام ہو نام غفور کا

پینے سے جسکے صاف ہو دل وہم غیر سے
جز نور دل سے دور ہو عالم ظہور کا

محو جمال یار کے حاصل ہو بے خودی
مٹجائے دل سے نقش خودی اور غرور کا

پہونکا ہے مجھکو ہجر کی آتش نے برملا
ملتا ہے یہ مزا مجھے اپنے قصور کا

من عرف نفسہ کی مجھے رمز ہو حصول
باقی رہے نہ دل مین میرے وہم دور کا

میران شاہ جلد تو سوے اجمیر ہو روانہ
لے دیکھ جاکے روضۂ انور حضور کا

ردیف ب

کیا جانے کہ وہ میرے ہمدم ملینگے کب
آواز آرہی ہے کہ جیتے مرینگے جب

ہوش و حواس اڑگیا فرقت مین یار کی
کس طور دل سکون کو آتا نہین ہو عجب

یارب ترے کرم سے نہ خورشید ہو غروب
امید وصل یار مین مشکل کٹے ہے شب

ہے جو عشق یار مین رنج و الم سہے
تن و رنگ بھی سینکے وہ ہوئی ہین مضطرب

آتی ہو ولیکن کوچۂ جانان مین جان و ین
اٹکی تن مین جان وہ جیب کھولینگے کب

وہ دلربا جنہون کو حسن حبیب دکھائینگے
مردی تمام صدق بھلا لو اٹھینگے سب

خواہش نہ حور کی ہے نہ جنت کی میرانشاہ
ے خاک اسکے کوچہ کی تن کو ملین گے تب

مشکل تمام رنج سے ہے عشق کا عذاب
عاشق ہے تن برہنہ تو معشوق بانقاب
معشوق مست چشم تو مسند نشین ہے
عاشق بچارہ ہو کرین کیا کر ہوا خراب
عاشق کا دمبدم پئے دیدار ہے سوال
معشوق اپنے روسے اٹھاتا نہین حجاب
اگر صنم جو لطف و کرم سے ملے ہمین
شکر خدا کرین جو دعا ہو یہ مستجاب
گر نام اس صنم کا زبان سے جو لے کوئی
صد بار دہولے اپنے دہن کو وہ با گلاب
وہ شوخ اپنا حسن ازل ہی کہین دکھائے
خورشید ہو سیاہ تو شرمندہ ماہتاب

میران شاہ اب روانہ نجف کی طرف ہو تو
حامی ہین تیرے میر عرب ابن بو تراب

دل من فراق یار مین جل کر ہوا کباب
کیونکر جلے نہ آتش ہجران ہے بیحساب
ایمان جان و تن بھی فدا دل فدا کیا
افسوس ہے کبھی نہ اٹھایا ذرا نقاب
اک پل مین اس صنم سے پلک اڑ گئی میری
اس ماہ روئے رخ پہ اسی دم لیا حجاب
کوچہ مین اس صنم کی ہوا جو کوئی شہید
وہ جانے اسکے خنجر مژگان کی آب و تاب
پیغام وصل یار کا کہدے اگر کوئی
جاگے میرا نصیب خدا دے اسے ثواب
گلزار رخ صنم کی کہلی زلف کی کلی
لوگ گئی وہ جسکو تو مطلق رہو نہ تاب

میران شاہ وصل یار کا ہے مجہکو عین عید
گر منہ دکھائے اپنا صنم مثل ماہتاب

اے عشق تو نے مجھکو ستایا یہ کیا سبب
ہر کوچہ شہر مین ہے رلایا یہ کیا سبب
لگتے ہی آنکھ ہمنے سہے سینکڑون الم
پھر آتش ہجر مین جلایا یہ کیا سبب
بس اب تو اس صنم سے یہ اپنی ہے آرزو
اپنا بناکے دل سے بہلایا یہ کیا سبب
دکہلاکے جلوہ ایک پری رو جمال کا
دنیا و دین سے تو نے اٹھایا یہ کیا سبب
اسلام کفر چھوڑ لیا ہے تمہارا در
شکوہ جو کچھ ہے من مین سمایا یہ کیا سبب

میران شاہ مجھکو دیکھ کے سب لوگ کہتے ہین
آنکھون سے اتنا خون بہایا یہ کیا سبب

عشق نے کیا ہے دکھائے ہین مقامات عجب
کیا کہون کیا ہے سمجھائی مجھے اک بات عجب
ہین نہین حسن ازل یاد کا ہر جا ہے ظہور
عشق بازی مین یہ کافی ہے کرامات عجب

Gul Hayat Institute

حضرت عشق کا کیا وصف قلم سے ہو رقم — دم مستی کے ہو جانے کی علامات عجب
دل وجان تن کے جلانے مین نہین اسکو حضر — دیکھو کیا طور ہے کیا نازہے کیا گہات عجب
عشق مین آب وغذا خون جگر ہے یارو — بیخودی مین جو بسر ہو تو ہے اوقات عجب
عشق ساقی ہو کرے جام جسے نظر عطا — کون جانے ہو کہ مین مستون کی حالات عجب

میران شاہ کر تو ثنا دل سے جناب چشتی
یہی کافی ہے مدح اور مناجات عجب

ردیف ت

ہے دل مین لکھون احمد مرسل کی مناجات — سب ان کی زبان سے کہین صلوت پہ صلوات
انا احمدٌ بلا میم ہے اک حرف کی فرقت — وہ حرف اٹھا دیکھو تو اک ذات ہی اک ذات
جب عرش خدا پر گئے احمد پئے معراج — کیا خوب ملاقات ہوئی یارو ملاقات
بس اول و آخر ہے وہی ظاہر و باطن — بولو تو بھلا یارو یہ کیا بات ہے کیا بات
جس رات ہوئی ذات محمدؐ کی حضوری — وہ صل علےٰ رات وہ کیا رات ہی کیا رات
حضرت کی جدائی سے تو جینا ہوا مشکل — یارب کہین آجائے میری مرگ مفاجات
اقرار لیا بخشش امت کا خدا ہے — کیا لطف و کرم کی ہے عنایت کا مقامات
مین بندہ ناچیز ہون عاجز وہ ہے معبود — واللہ یہی اپنی ہے سو بات کی اک بات

میران شاہ رہے دل مین صبر کلمہ زبان پر
صابر کے گھر آئینگے یہ اوقات ہے اوقات

کہون مین کس کسے در اپنی حقیقت — دکھائی عشق نے جو جو مصیبت
یہ بازی عشق کی ہے جان بازی — کوئی مرد خدا کھیلے یہ ہمت
کوئی پوچھے مزا کیا عشق میں ہے — کہون یارو اذیت ہے اذیت
ہوا جب عشق آکر دل مین داخل — رہی ظاہر نہ وہ میری حقیقت
جناب حضرت شاہ کھڑا ہے — اگر نکلے آگے وہ میری حمیت

ملی ہے عشق بازی میران شاہ کو
یہی ہے ذات باری کی مروت

اس عشق مین کیا خوب یہ ظاہر ہے کرامت — دم سرد بدن زرد اور انکھون مین تراوت
اس عشق مین ہفتاد مراتب یکے مولٰے — اس عشق مین دو کر دئے فرزند سخاوت
اس عشق مین یعقوب نے کی نالہ و زاری — اس عشق مین یوسف کو ملی چاہ مین راحت

Gul Hayat Institute

اس عشق کی حالت کوئی منصور سے پوچھے
سولی پہ ادا شوق سے کی حق کی عبادت

اس عشق کا انجام کوئی گر مجھ سے پوچھے
شبیر نے در کرب و بلا پائی شہادت

ایران مین تھا قیس ہوا عشق مین مجنون
لیلی کی ہوئی عشق مین برباد شرافت

اس عشق نے اسرار خفی کر دئے ظاہر
اس عشق مین ہوتی ہے محمدؐ کی زیارت

اس عشق مین صابر سے ہو جس شخص کو الفت
دوئی کا اوٹھے وہم خدا سے ہو رفاقت

ثابت جو رہا عشق مین وہ مرد خدا ہے
میران شاہ دیکھا تو بھی ذرا اپنی شجاعت

امید وصل جانان مین کٹی کیون دلفدا کی رات
قضا سے طول ہو جاتی ہے ہجر آشنا کی رات

مریض عشق کا دارو نہین ہے جز جمال یار
شفائی الفور ہے بس خاص وصل دلربا کی بات

پچھاڑ کر تیوری ساجن گئی مجلس رقیبون مین
ہمارا آسرا تو ہے فقط واحد خدا کی ذات

دکھا کر پٹ الٹ گھونگھٹ کے مستانہ کیا مجکو
رہا مین کر دین لیتا کہ جیسے ہو قضا کی رات

ہوا کیون چار دن کی زندگانی پر بھجن نازان
سرون پر موت پھرتی ہے سدا اپنی لگائی گھات

شب اول کہون مین قبر مین منکر نکیرون سے
ہٹیں جاؤ یہی ہے آمد ماہ لقا کی رات

ہوئی خورشید کی آمد ہو بس خاموش **میرالشاہ**
صنم کی انتظاری آہ وزاری مین ادا کی رات

بھاتی ہے میرے دل کو سدا یار کی صورت
بس قابل دیدار ہے دلدار کی صورت

فرقت مین سبھی ہوش و ہوا اڑ گئے یارو
دیکھو تو کوئی اُن کے بیمار کی صورت

کس طور مین یون یار کے قدمون کی بلائین
ہون اپنے گناہون سے شرمسار کی صورت

غلطان ہون تیری چاہ مین آ ای میرے یوسف
ہے ہجر تیرا دل مین میرے خار کی صورت

مین تو تیرے کوچہ کی سدا خاک ہے چھانی
پھر مجھکو نظر آئے نہ کچھ پیار کی صورت

جینے کا مزا کچھ نہین جز وصل صنم کے
آئے ملک الموت تو غم خوار کی صورت

میران شاہ تو اب حضرت شاہ سے یہ کہدے
آیا تیرے دربار ہون لاچار کی صورت

ردیف ث

مجھے ہے ہر دو عالم مین تمہارا آسرا یا غوث
کیا مینے تمہارے نام پر تن من فدا یا غوث

تمہارے ذات عالی کے سوا حامی نہین کوئی
ہے بس دل کی یہی حسرت کرو نظر عطا یا غوث

مدد یا قطب ربانی مدد محبوب سبحانی
مدد کر بحر حقانی طفیل مصطفےٰ یا غوث

Gul Hayat Institute

مدد یا پیر پیرانی مدد یا شاہ جیلانی
کرو مشکل کو آسانی جگت کے پیشوا یا غوث

مجھے تم بحر عصیان سے نکالو بھر یزدانی
کرو بخشش مریدانی ہمین بہر خدا یا غوث

ملائک جن و انسان مین نہین کوی تیری ثانی
دیکھاؤ حسن نورانی میری ماہ لقا یا غوث

مریدی لاتخف اللہ ربی ہے کہا تم نے
نہین کچھ خوف محشر کا جو ہو مشکلکشا یا غوث

تمامی مدعا میری تیری رحمت سے بر آوین
کرو زنگ دوئی سے آئینہ دل کا صفا یا غوث

سدا امید رکھتا ہے تمہارے در پہ میر انشاہ
کرو مقصود دل حاصل سمجھ اپنا گدا یا غوث

مجھے اتنا ستاتے ہو بھلا اے یار کیا باعث
نہین تم عمر بھر میری ہوی غمخوار کیا باعث

کمان ابروے خم دم سے چلایا تیر مژگان کا
بنایا خاک تو وہ دل گوا اے دلدار کیا باعث

نہین دلمین قرار اپنے زبان سے آہ و زاری ہی
تجھے کیون شرمساری ہو بتا یکبار کیا باعث

تیرے کوچہ مین آتا ہون کبھی دلدار کی خاطر
جھڑکتے ہو مجھے تم دیکھکر سو بار کیا باعث

جگا کر کے عدم سے مجھکو پھینکا شور ہستی مین
سنائی بھی نہین دیتی تیری رفتار کیا باعث

سمجھکر مجھکو بیگانہ ملے تم تو رقیبون سے
مثال برق چمکے ہے زلف کے تار کیا باعث

نہ شب کو نیند آتی ہے نہ دن کو چین ہے مجھکو
تجھے الفت نہ دلداری نہ کچھ گفتار کیا باعث

مریض ناتوان ہون بے محبت ہی طبیب اپنا
دوا دیتے نہین یارو مجھے عطار کیا باعث

بجان و دل سے میران شاہ لیا کر نام صابر کا
کیا دربار مین جاکر نہین اظہار کیا باعث

ردیف ج

اے یار تو نے مجھکو ستایا تمہاری موج
اور آتش ہجر مین جلایا تمہاری موج

اے جان تیرے فراق مین صدمی سہے بہت
اسپر بھی ہم نے لب نہ ہلایا تمہاری موج

مین تو تمہارے عشق مین دیوانہ بن گیا
بازار ہر گلی مین رلایا تمہاری موج

کس جرم مین یہ چاند سا مکھڑا چھپا لیا
اندھیر میری آنکھون مین چھپایا تمہاری موج

جانا گناہگار کی شاید سزا ہے یہ
دنیا و دین سے مجھکو اٹھایا تمہاری موج

فرقت کے غم الم کو سناؤن بھلا کسے
جز آپ کے کسی کو نہ پایا تمہاری موج

میران شاہ کس زبان سے گلا کرسکے بھلا
کیا جانون کیا ہے جی مین سمایا تمہاری موج

Gul Hayat Institute

شکر خدا کہ دلبر تشریف لائے آج
کیا شاد دل کیا ہے بیٹھے بٹھائے آج

مدت سے لگ رہی تھی دلکو لگن پیجن کی
اس عشق مین وہ دلبر دل مین لبھائے آج

فرقت مین اس صنم کے دکھ کیا کیا تم سہے
کیا ہجر کی ہو طاقت گر منھ دکھائے آج

اس جلوہ گر صنم کی عجب ہے چمک دمک
موسیٰ کو کیا ہے جرات جو تاب لائے آج

دلبر کی جو ادا ہین دل مین سمارہی تھین
وہ ناز سب خدا نے انکھون دکھائے آج

از فرش تا بہ عرش ہے سب سیر گاہ اپنی
اس عشق سے یہ کہدو اب گھر کو جائے آج

دوئی کا وہم دل سے جب سے اٹھا یا یارو
ممکن نہین جو ہم مین نقطہ سمائے آج

ساقی نے صاف جسکو مے بیخودی پلائے
کیا خوب لن ترانی مضطر سب بجائے آج

وصل صنم کی خواہش میران شاہ جسکو ہووے
ہندالولی کے فوراً دربار جائی آج

وہی ظاہر مین ولی ہے وہی پنہان کے بیچ
وہی آباد مین خوش ہے وہی ویران کے بیچ

کیا لاہوت سے ناسوت مین کیا اپنا نزول
آیا کس طور سے وہ صورت انسان کے بیچ

دیکھو قران مین وفی انفسکم صاف رقم
گوش مین ناک لب و دیدہ و دہان کے بیچ

سنگ مین بحر مین اور خار مین ذرہ مین محیط
گل و گلزار مین اور سنبل و ریحان کے بیچ

اوٹھ گیا نام ونشان اپنا تو مطلق ہے وہی
جب کھلی چشم تو دیکھا وہی ہر شان کے بیچ

وہم دوری کا اٹھے اور ہو ہستی سے بری
نحن و اقرب ہے لکھا حضرت قران کے بیچ

قادری چشتی نظامی کہین صابر مخدوم
میران شاہ ہے وہی ہر طور سے آن کے بیچ

ردیف ح

عشق نے دل کو جلایا تن بچاؤن کسطرح
آگ لگی سر پا تلک یارو بجھاؤن کس طرح

شعلہ غیبی نے یارو کیا ہے دل مین گھر
جب رہا مین تو نہ باقی اب سناؤن کس طرح

جب نکلے ہم آپ سے اور خویش و بیگانی ہو گیا
ہو گیا راز نہان ظاہر چھپاؤن کس طرح

عشق سے پایا خدا کو بیخودی مین آپ کو
جبکہ یہ احسان ہوا اسکو بھلاؤن کس طرح

عشق کی جب راہ مین ہم کر چکے سر کو فدا
ہے رضا تسلیم لازم بلبلاؤن کس طرح

عشق کا ہے فرش سے لے عرش تک پیدا و ظہور
جسم اور جان مین سمایا سر ملاؤن کس طرح

میران شاہ یہ فیض ہے درگاہ عالی چشت کا
سید شاہ جیسے کے اب ورنہ جاؤن کسطرح

Gul Hayat Institute

ردیف خ

مجھہ دل جلے کو یار وپھر کیون ستای چرخ
کہدے کوئی نہ مطلق ہمکو رلائے چرخ

ہجر وفراق ہمکو تو خود رنج دے رہا ہے
گر کچھہ رہا ہو باقی گیا ہی دکہائے چرخ

ہم تو برائے گردش پیدا ہوئے ہین یارو
تو خود ہی مر رہے مین پھر کیون دکھائے چرخ

ہر حال جانان کرتے ہین خاک ساری
پھر ہم سے وہ خفا ہے آگر منائے چرخ

کیا جانون کس خطاسے جور وستم ہے اتنا
طاقت بہی کچھہ نہین ہے لے ازمائے چرخ

فرمان نحن اقرب محفوظ کی ندا ہے
پھر کس لئے وہ ہمکو در در پھرائے چرخ

میران شاہ گر عطاسے بخشین جو صبر جابر
جو کچھہ کیا سو وہ کرتا ہے جانے چرخ

ردیف د

یارب تو دکھادے مجھے دربار محمدؐ
ہو جائے جو مشتاق کو دیدار محمدؐ

خارج ہے وہان عقل طبیبون کی سراسر
جس دل مین سرایت ہوا آزار محمدؐ

اے ساقیا اک بادۂ وحدت کا عطا کر
کہل جائے کہین قلب مین اسرار محمدؐ

رہتے ہین سدا در پہ ملایک ہی تسلیم
ہے عرش سے اعلے در و دیوار محمدؐ

کچھہ خوف نہین روز حشر کا ہی مطلق
پہنچا جو کوئی شوق سے زوار محمدؐ

لیجائے خدا شہر مدینہ مین جو مجھکو
ہو جاؤن دل وجان سے بلہار محمدؐ

میران شاہ وسیلہ ہے علی شیر خدا کا
دکھلائین گے وہ لطف سے گلزار محمدؐ

اے یار مجھکو شام وسحر ہی تمہاری یاد
کچھہ سوجھتا نہین ہے مگر ہی تمہاری یاد

جنت کی بس طلب ہے نہ حور وقصور کی
دوزخ کا کچھ نہین ہی حذر ہے تمہاری یاد

مثل حباب کے مجھے نابود بود ہے
آدم سے تا بروز حشر ہے تمہاری یاد

فی الارض والسماء مین سمائی بہلا کہان
واللہ جسم وجان وجگر ہے تمہاری یاد

پوچھین گے کیا وہ ہم سے نکیرین قبر مین
واہ رے صنم بے خوف وخطر ہی تمہاری یاد

بے یاد آپکے تو سروکار کچھہ نہین
لا علم وعقل اور نہ ہنر ہے تمہاری یاد

میران شاہ کیا زبان سے بھلا مین ثنا کرون
ہر دم جناب چشت کے در سے تمہاری یاد

اس عشق نے عالم مین مجھے کردیا برباد
مشتاق مین ہون جسکا وہ سنتا نہین فریاد

اب کیا ہی کرون کس سے کہون حال دل اپنا — بیداد ہے بیداد ہے بیداد ہے بیداد
لے میری خبر یار کوئی دم کا ہون مہمان — ایسا تو نہین کوئی سدا جسکی ہے بنیاد
دل لیکے بھی افسوس نہ ساجن ہوا اپنا — ایسا تو دو عالم مین کوئی بھی نہین آزاد

میران شاہ ہو دلین تو حیران و پریشان
کر دینگے ابھی حضرت صابر تیری امداد

روئیت نما خدا ہین شاہ ولی محمد — ہادی راہ نما ہین شاہ ولی محمد
نگہ سر مخفی دریا رفیض عرفان — منشاء دل کشا ہین شاہ ولی محمد
قرب حضور عالی اندات لایزالی — مقبول مصطفےٰ ہین شاہ ولی محمد
اوصاف لا بیان ہین قاصر میری زبان ہے — خواص ہین پارسا ہین شاہ ولی محمد
عصیان سے پاک کردین دیکھین جو یک نظر سے — بیسے ہی باسخا ہین شاہ ولی محمد
صورت ماہ انور طاقت مین شیر صفدر — منظور مرتضےٰ ہین شاہ ولی محمد

میران شاہ خاص قبلہ و کعبہ ہین ہمین شیر کے
محبوب چشتیا ہین شاہ ولی محمد

ردیف را

اے میرے صابر پیارے لو خبر — آپڑا ہون در تمہارے بے خبر
دود دل کس سے کہون مین تم سوا — دین و دنیا کے سہارے لے خبر
ہجر نے پہو کا ہے میران تن — اٹھتے ہین دل سے شرارے لے خبر
فخر ہے تم سے جہان مین جلوہ گر — دین احمد کے ستارے لے خبر
یا علاؤالدین تم بن کون ہے — ہادی مولے ہمارے لے خبر
فرقت و غم نے رلایا ہے مجھے — کوچہ و بازار سارے لے خبر
کیا تمہاری خاکساری ہے مجھے — عین وحدت کے اشارے لے خبر
بحر عصیان مین ہون ڈوبا اندن — اب کرو جلدی کنارے لے خبر

میرن شاہ عاجز بیچارہ ناتوان
کہگئے در جاکر پکارے لے خبر

شکر صد شکر کہ ہون دل سے فدائے صابر — خاکسار و سگ در یار و گدائے صابر
کسطرح جلوہ صنم ماہ لقا کا دیکھون — صاف ہو دل جو گر پردہ اٹھائے صابر
راز پنہان جو حقیقت کے عیان ہون سارے — اپنا گر لطف سے دیدار دکھائے صابر

Gul Hayat Institute

ایک دم یاد سے غافل مین آتا ہی نہین — یاد صابر ہے ولی یاد خدا ہے صابر
خاص کلیر ہے مجھے حضرت خانہ کعبہ — کہون لبیک جو روضے پہ بلائے صابر
جائے مردہ جو حضوری مین تو دیتے ہین جلا — قم باذن اللہ ہے واللہ ندائے صابر

کچھ نہین خوف و خطر حشر کا میران شاہ تجھے
اپنی رحمت سے جو دامن مین لگائے صابر

مدعا دل کے سبھی مجھکو دلا دے صابر — اب تو مشتاق کو دیدار دکھادے صابر
شربت وصل بالطاف وکرم اے شاہان — نظر رحمت سے تو اک جام پلادے صابر
دور ہو دل سے دوئی اور خیال باطل — میری ہستی کا بھی رخت جلادے صابر
کیجئے راز حقیقت سے مجھے محرم راز — کرکے بیخود ہمہ دم مست بنادے صابر
اپنے دربار معلے مین بلالو مجھکو — خواب غفلت سے بھلا اب تو جگادے صابر
جان و تن ہمنے ترے نام پہ قربان کیا — رنج فرقت کا میرے دل سے اٹھادے صابر

تو خبر ہے سگ دربار سدا میران شاہ
تیرے دامن تو مجھے اپنے لگادے صابر

یارب کہین آجائے مجھے جسکا ہے آزار — مین ہون مبتلا جسکی ہمہ دم ہر ہر بار بار
ہے سخت زبون یار کی فرقت کا تقاضا — ہون رات کو بیدار تو دن کو بیدل زار
وہ حسن مین یوسف ہے مثال مہ انور — مین غرق ہوا چاہ مین اسکی پئے دیدار
کیا وقت تھا جسوقت ہوا عشق صنم کا — آواز الستم کی تہ کن سے تھا سروکار
سب کچھ ہی دیا ہائے ولیکن وہ خفا ہے — ایمان دل و جان نمک اور مئے اسرار
اے باد صبا لادے پتا مجھسے پیالے — رخ اسکا ہے والشمس و قمر زلف ہے خمدار

میران شاہ تو عرض وے شاہ نجف سے
حامی ہین تیرے شیر خدا حیدر کرار

مجھے ورد زبان ہے شام و سحر یا گنج شکر یا گنج شکر — کرتا ہے صفا میرے دل کو ذکر یا گنج شکر یا گنج شکر
ہے دل مین یہی اور تن مین یہی ہر آن وظیفہ میرا یہی — غافل نہوا ہون کبھی دم بھر یا گنج شکر یا گنج شکر
بے علم و عمل بیحال ہو مجھے بلی جعفری فال معین ہین — پیشہ ہی میرا اور خاص ہنر یا گنج شکر یا گنج شکر
جب روشن نام فرید ہوا مخفی وجلی کا دید ہوا — ہے کون و مکان مین فیض کا در یا گنج شکر یا گنج شکر
محبوب خدا یا گنج شکر تم بہر خدا لو میرے خبر — اب آن پڑا ہون آپکے در یا گنج شکر یا گنج شکر
کیا پاک پٹن ہے تمہارا وطن ہر دلکو لگی ہے تمہاری لگن — یہی عین کرامت کا ہے اثر یا گنج شکر یا گنج شکر

Gul Hayat Institute

بس میران شاہ کر غزل ختم چلتا نہیں آگے میرا قلم
بلہار کر اپنا جان وجگر یا گنج شکر یا گنج شکر

مجھے اپنا پاک جمال دکھا یا حضرت بابا گنج شکر
مین آپکے در پر آن پڑا یا حضرت بابا گنج شکر

اے مظہر نور ذات خدا ای قطب ربانی روز جزا
مجھے اپنی دامن لیجیو لگا یا حضرت بابا گنج شکر

جو آپکے در پر آتا ہے سبھی مقصد دل لیجاتا ہے
وہ قرب حضوری پاتا ہے یا حضرت بابا گنج شکر

جو آپکے در سے پار ہوا وہ محرم حق اسرار ہوا
پی جام وصل سرشار ہوا یا حضرت بابا گنج شکر

اے مرشد عین علاؤ الدین ای ناز نہاز علاؤ الدین
اے چشتی چراغ نور یقین یا حضرت بابا گنج شکر

تم شاہنشاہ پٹن کی ہو مالک ہر ملک وطن کے ہو
مختار بہشت عدن کی ہو یا حضرت بابا گنج شکر

بس میران شاہ کر بند زبان کیا وصف کرون تمہین نسبی عیان
خود آپ خدا ہی کرے ہی بیان یا حضرت بابا گنج شکر

دنیا و دین کیا ہی ہم ہین فدائے صابر
راضی ہین ہم تو اسمین جو ہی رضائے صابر

مسلی وہ ہم باطل مطلق رہو نہ باقی
اک جام گر عطا سے ہمکو پلائے صابر

حور و قصور کا ہون طالب نہ حرص جنت
سایہ ہے میری سر پہ سایہ ہمائے صابر

دیکھا تو ہر طرف مین جلوہ ہو خاص چشتی
کر غور دل مین دیکھو نور لقائے صابر

ظاہر مین عین باطن باطن مین عین ظاہر
ہے ابتدائے صابر اور انتہائے صابر

حاصل ہوا ایک پل مین اسرار لا یزالی
مشتاق ہو کے دل سے دربار جائے صابر

میران شاہ تجھکو پیارے کیا خوف روز محشر
جیسا ہون مین ولیکن ہون خاکپائے صابر

عشق نے مجھکو ستایا میری پیاری صابر
فرقت غم نے جلایا میرے پیارے صابر

واسطہ گنج شکر پیر کا لو جلد خبر
حال دل تجھکو سنایا میری پیارے صابر

تیرے دربار کی ہے خاک مجھے خاک شفا
ہے یہی دل مین سمایا میری پیارے صابر

اے مسیحا عقدہ کشا ای میرے کیجیر لئے
کیون مجھے آج رلایا میرے پیارے صابر

دین و دنیا کی ہوس چھوڑ ہوا حال جنون
سر بازار پھرایا میرے پیارے صابر

عرش اعلے سے تو آگے ہی ہوا اسکا مقام
جسکو دامن مین لگایا میری پیاری صابر

میران شاہ کو ہے طلب قرب حضوری ہو سدا
کس لئے مکھڑا چھپایا میرے پیارے صابر

کیون خفا ہم سے ہو میرے دلدار
کسی چلئے کرون حال دل اظہار

ناسوا تیرے دل ربا میرے
فرقت غم سے مرگیا ہوں میں
تم تو خوب چھپے پردہ دل میں
کردیا ہم نے جان و دل قربان
آگ ہجران میں جل گیا ہوں میں

دین و دنیا میں کون ہے غم خوار
مجھکو بہر خدا اب دیکھا دیدار
جستجو میں ہوئے سیکڑوں چار
اے میرے پیارے مظہر الاسرار
بحر وحدت کی اب دکھا گلزار

میران شاہ جلدی اب تو چل پیارے
خواجہ پیر دلی ہند کے دربار

کس گھات سے نکلا ہے تو اے شوخ ستمگر
شعلہ میں بھبوکے ہیں میان تیری ادا میں
جس دل کی ہوا سامنے آگر جو تیر عشق
بے وصف کرشمہ ہے تیری ناز میں پیارے
وحضرت انسان کی ہے تیری لبوں میں
چالاک گئے رفتار کے قربان ہوں میں تو

سب دیکھنے ہاروں کے ہوئے صفحہ ابتر
عاشق کو فراموش ہوا خاک کا بستر
لغزش نہ ہوئی اسکو ذرا دار پہ چڑھکر
شرمندہ ہیں افلاک پہ شمش و مہ و اختر
اس بوسے ہوا عارفون کا سینہ معطر
یا عرش پہ یا عالم ناسوت میں اکثر

میران شاہ نہیں اور ہے کچھ طور ہی یارو
یہ لطف و عنایات ہے بس حیدر صفدر

خاص محبوب خدا پیران پیر
بادشاہ دو جہان مختار دین
دستگیر بے کسان آرام دل
غوث صمدانی شفیق انس و جان
محرم راز الٰہی حق نما
شاہ شاہان قطب عالم فخر دین
عالم علم حقیقت احمدی
یا محی الدین لو میری خبر
عاجزوں کے مونس و غمخوار ہو
از طفیل مرتضےٰ و مصطفےٰ

مرشد اہل صفا پیران پیر
گمرہوں کے رہنما پیران پیر
ہر مرض کے ہیں دوا پیران پیر
ہادی شاہ و گدا پیران پیر
ساکن عرش علا پیران پیر
فیض بخش باسخا پیران پیر
بحر عرفان اولیا پیران پیر
ہوں تمہارے در کا گدا پیران پیر
مدعا دل کا دلا پیران پیر
کر مدد اس وقت یا پیران پیر

میران شاہ کی عرض ہے یہ دم بدم
دے مجھے اپنا لقا پیران پیر

Gul Hayat Institute

ردیف ز

عشق میاں جس دل کو لگا کون ہو دل سے محرم راز
جو گدا رسول نے سہا کون ہے دل سے محرم راز

دل کی لگی جس دل کو لگی ہو دل تڑپتا پھر غیر سجن
آپ میں سمجھا یار ہوا کون ہے دل سے محرم راز

دل ہی کرے دلکو عیاں دل ہی میں ہے اسرار نہاں
کہتے ہیں دل کو عرش خدا کون ہے دل سے محرم راز

دل میں بسی ہے نور و ظہور علم صفات ہے معمور
دل ہے آئینہ روئے نما کون ہے دل سے محرم راز

دل میں یقین اور دین نبی دل میں صفدر الغضنفر علی
دل میں صبر تسلیم و رضا کون ہے دل سے محرم راز

دل میں جناب معین الدین قطب الدین فرید الدین
دل میں نظام الدین کی جا کون ہے دل سے محرم راز

دل میں ہے مخدوم علی صابر ہیں خدا کے ولی
میران شاہ ہو دل سے فدا کون ہے دل سے محرم راز

ردیف س

دل ستانا چھوڑ دے بہر خدا اے یار بس
وصل کا ہم سے تقاضا بس ذکر ہر بار بس

جل گیا ہے آتش سوزاں میں دل اے گلبدن
کیوں نہیں دیتے ہو تم اپنا مجھے دیدار بس

سخت حیران ہو رہا ہوں فرقت غم سے صنم
جلوۂ حسن ازل دکھلا مجھے دلدار بس

اے مرے ہمدم مسیحا لے خبر ہوں جاں بلب
انتظاری میں ہوا ہوں میں ترا بیمار بس

یا علاؤ الدین تم بن کون ہے حامی مرا
کیوں نہیں لیتے خبر اے محرم اسرار بس

میران شاہ کی التجا ہے عقدۂ دل ہو کشا
اے مرے مونس نگہبان اے مرے غمخوار بس

ردیف ش

سما ہے دلکو اے پیارے تری دیدار کی خواہش
کفر اسلام اور تسبیح نہ ہے زنار کی خواہش

نہ ہوش اپنا رہا مطلق بجز مخفی تصور کے
مقام غور ہے بس عشق کو بیمار کی خواہش

فنا کر آپ کو دیکھا ہر مظہر تو ہی ہیں تو
و لیکن دل میں رہتی ہے تری رفتار کی خواہش

میاں بحر وحدت میں ہوا جو غرق بامعنی
تکلف جب ہوا غالب ہے کیا یار کی خواہش

پکارا جب انا الحق تو کہاں منصور تھا یارو
نہیں ہے جبکہ غیر اللہ تو پھر کیا دار کی خواہش

ہے شمع روئے جاناں پر چلا جو مثل پروانہ
کہو یارو کہاں پھر اسکو پانچ اور چار کی خواہش

ولی ہند اجمیری سے ہے فریاد میران شاہ
یہی ہے جستجو ہر دم ترے دربار کی خواہش

ردیف ص

صنم مجھکو تیری ہے یاد خالص ولیکن میں تو ہوں بے یاد خالص
ہوا ہے جب سے مجھکو عشق دیدار تمھارے در پہ ہے فریاد خالص
نہیں حامی کوئی غمخوار و مونس مگر ہے آپ کی بیداد خالص
اگر نفرت ہے دیدار لقا سے کوئی بھیجو یہاں جلاد خالص
پھرون بن بن مثل مجنون کے وحشی بگولے کی طرح برباد خالص
سخن شیرین کبھی کیجے زبان سے میں ہوں مشتاق جوں فرہاد خالص

بس اب تو میران شاہ کر تو غزل ختم
ردیف خاص ہے یہ صاد خالص

ردیف ض

یا بیکہ مجھکو آپ سے بربار ہے غرض فیض عام دو جہان میں یہ دربار ہے غرض
کیا فکر و غم گناہ صغیر و کبیر کا مشکل کشا جو آپ کی سرکار ہے غرض
روشن جناب چشت کے گھر کا چراغ ہو مخفی جلی سب آپ پہ اظہار ہے غرض
ممکن نہیں جو عقدہ کشائی نہ ہو سکے جو آپ سا ہو محرم اسرار ہے غرض
دنیا و دین کی مجھکو بس اب کچھ ہوس نہیں گر ہے تو مجھکو عشق کا آزار ہے غرض
دوزخ بہشت سے مجھکو راحت نہ رنج ہے بندہ فقط یہ طالب دیدار ہے غرض

یا بیکہ میران شاہ کو عطا ہو شراب عشق
جز ذات غیر سے نہ سرو کار ہے غرض

ردیف غ

دل لیگیا ہمارا دل دار بے دریغ مطلق نہ پھر دکھایا دیدار بے دریغ
گھایل کیا ہی اسکی ترچھی نگاہ نے بار و ہے دمبدم چمکتی تلوار بے دریغ
دکھلا کے ناز اپنا کھینچا ہے طرف اپنی بھولا ہے مجھکو یار و گھر بار بے دریغ
مشتاق ہوں میں اسکی زلف سیاہ کی خم کا شاید وہ اس لئے ہے بیزار بے دریغ
عاشق خراب خستہ کے جل جانیکے لئے ہوتی ہے آگ عشق کی ہشیار بے دریغ
جلوہ بتوں کا دیکھ فضا ہوئی ہو نماز برہمن نے توڑ ڈالی ہے زنار بے دریغ

میران شاہ اپنے دل کے تو سب آرزو سنا
چلکر جناب چشت کے دربار بے دریغ

ردیف ف

Gul Hayat Institute

کیا عجب چشم ہی معشوق کی تیر بہدف
کرلیا صاف نشانہ دل عاشق کا کھف

کیا ہی اسرار نہان عاشق و معشوق مین ہے
کبھی نشق رہا اسکے رسولان سلف

سہ گئی جور و جفا سر پہ جو امت کیلئے
ہاے احمد کے نواسی جو علی کی مین خلف

کیون نہون مجرم کرم کردہ گہر پاک لطیف
جنکی مان فاطمہ خاتون قیامت ہو صدف

ہوئی معراج محمد کو تو بر عرش برین
بہر تعظیم ملایک تھی کھڑی باندہ کی صف

اے دلا تو ہو معصوم براے حاجات
پیشوا خود ہین تیرے ہر دو جہان شاہ نجف

میران شاہ فارسی عربی نہ پنجابی کی خبر
ذات چشتی کے سوا مجھکو نہین یاد حرف

ردیف ق

الحمد و لا سید ابرار کا ہے عشق
کر شکر خدا احمد مختار کا ہے عشق

کعبہ مین ہوا پشت محمد پہ جو اسوار
اس شیر خدا حیدر کرار کا ہے عشق

دلبند علیؑ فاطمہ اطہار کے فرزند
اک شاہ حسن حامی غم خوار کا ہے عشق

خنجر کے تلے جسنے نماز عصر ادا کی
شاہ شہید اس مہ انوار کا ہے عشق

سقاء سکینہ جو ہوا نہر پہ مقتول
اس حضرت عباس علمدار کا ہے عشق

دونون کی رسن ہاتھ رہ شام روانہ
اس شاہ ہدا عابد بیمار کا ہے عشق

کیا عشق خدا جسمین ہوئے قتل بہتر
وہ صل علے عروفا وار کا ہے عشق

یاران کی مدد اور معہ چاردہ معصوم
عرفان خدا چشت کے دربار کا عشق

میران شاہ تیرا مرشد و مولے وہی حادی
سید حسنی محرم اسرار کا ہے عشق

ردیف ک

در ہر دو جہان عشق کا اقرار ہے بیشک
دیکھو جسے اچھا وہ ہے بیمار ہے بیشک

کیا جانی کوئی دلکی حقیقت کو بجز دل
موسے کی طرح طالب دیدار ہے بیشک

واقف نہ کوئی ہے کسی دوزخ کسے جنت
سب مستعد رحمتِ غفار ہی بیشک

جس دل لین میان اپنی ہی یوسف کی تمنا
جاتا وہی سدا بر سر بازار ہے بیشک

صحرا ہین اگر وصل صنم ہو گیا حاصل
فردوس ہی جنت ہی وہ گلزار ہی بیشک

عاشق کو بہشتون مین نہو یار کا دیدار
دوزخ ہے جہنم ہے وہی نار ہے بیشک

عاشق ہو اگر کچھ دلدار مین ہجان
بس عشق کے میدان مین ہشیار ہی بیشک

Gul Hayat Institute

ا میران شاہ تجھے کیا ہے گناہون سے سروکار
شافع محشر احمد مختار ہے بیشک

فرقت مین مصطفیٰ کی یارو سدا ہون غمناک
ہے دمبدم وظیفہ یا بادشاہ لولاک

جبریل جسکے در کا خادم ہو خاص دربان
ہے سرنگون ملائک سب کنگران افلاک

وہ سید البشر ہے ہین شافع روز محشر
نور ظہور انکا تحقیق خاص املاک

دھو لے زبان عطر سے تب نام لے محمد
حاصل ہو شاخ طوبےٰ کرلے دہان مسواک

ہے دل مین شوق ہر دم دیکھون جمال احمد
ہو جلد میران شاہ تو ہشیار اور چالاک

تعریف مصطفیٰ کی لکھون مین کہان تک
صل علیٰ کا شور ہے کروبیان تلک

لولاک کا چھتر سر پہ نور جھلے ہے
طاقت کہان جو وصف مین لاؤن زبان تک

اسرار احمدی کا جلوہ ہے ہر دو عالم
روشن ہو نور فرش سے تا آسمان تلک

روح الامین ہو خادم دربان حضور کا
باطل کیا ہے کفر کو نام و نشان تلک

ہے آرزو دل کہ مدینہ کو سر کے بل
امداد ہو حضور کے پہنچون یہان تلک

یسن اور طہ لقب ہین حضور کے
پوچھو ذرا یہ حافظ قرآن خوان تلک

یارب جو میران شاہ کو زیارت ہو نصیب
عاجز کی التجا ہے فقط جو اجکان تلک

سر حقانی میرے مخدوم پاک
گنج عرفانی میرے مخدوم پاک

محو ہین بحر حقیقت دم بدم
اعظم الشانی میرے مخدوم پاک

آپ ہین عرش و سما مین جلوہ گر
روئے سبحانی میرے مخدوم پاک

خاص ہین اولاد نور العین ہین
شاہ جیلانی میرے مخدوم پاک

مظہر نور الٰہی بے مثل
رتبہ لاثانی میرے مخدوم پاک

جانکر مجذوب کامل ہو گئے
سر پنہانی میرے مخدوم پاک

جو گیا کلیر مین اس کو دیتے ہین
فیض روحانی میرے مخدوم پاک

لیتے ہین دامن مین زائر کو چھپا
ذات رحمانی میرے مخدوم پاک

میران شاہ کیا وصف صابر کر سکون
نور نورانی میرے مخدوم پاک

ردیف ہ

ردیف لام

پوچھے کوئی گر ہم سے ہے کیا عشق کی منزل — ثابت کرے منصور سے جا عشق کی منزل
تبریز نے خود عشق میں آ کھال اُتاری — کیا خوب ہوئی دل سے ادا عشق کی منزل
سرمد نے دیا سر پئے خوشنودئے معبود — کہتے ہیں اسے مردِ خدا عشق کی منزل
کیا جانے کوئی لیلیٰ و مجنون کی حقیقت — پیشانی پہ تھا ان کی لکھا عشق کی منزل
کیا عشق میں سر کر دئے قربان بہتر — طے کر گئے شاہِ شہدا عشق کی منزل
کیا عشق سے ہے نفس پرستوں کو سروکار — بس جانتے ہیں مردِ خدا عشق کی منزل

میران شاہ ہوا عشق میں گھر چشت کا روشن
شاہ بھیکھ سے تو مانگ سدا عشق کی منزل

محبت میں ہے کیا حاصل — بتا دیوے کوئی کامل
تڑپنا خاک ہو جانا — جہ نادان اور کیا عاقل
سدا دل میں پریشانی — جدائی دم بدم شامل
ملامت اور بدنامی — دل سوزان جگر گھائل
دلا دربار جانان میں — نہ پرسش نہ کوئی عادل
جئے دیدار دلبر کے — ہوا حیران دجگر مائل

تصور ہے میران شاہ
کبھی یک دم نہ ہو غافل

ستایا دلبر نے دل ہمارا انہیں کسیکو تو کیا ہے حاصل — رہا نہ مطلق کچھ اپنا چارا انہیں کسیکو تو کیا ہے حاصل
یہی ہی ناز و ادا بتوں کا دکھائے جلسن بنا نہ بیکل — نہ کچھ عدالت نہ کچھ سہارا انہیں کسیکو تو کیا ہے حاصل
ہوئیں صنم سے جو چار آنکھیں بنو اور دل کو ہی پھنسایا — جگر میں تیر نگاں کا تیر مارا انہیں کسیکو تو کیا ہے حاصل
ہے عشقبازی میں جانبازی لکھا پڑا ہے محبت سرا کجا — اب آنکھیں شکوہ غلط ہی سارا انہیں کسیکو تو کیا ہے حاصل
جو آنکھیں رازِ نہاں ہی یار دہنیں ملا ہے ناک سے اس آگاہ — بس اب لازم ہی آشکارا انہیں کسیکو تو کیا ہے حاصل
نہ دل ہی اپنا صنم کا دل ہی وہی ہی مختار جان و تن کا — اب اپنی ہستی سے ہو کنارا انہیں کسیکو تو کیا ہے حاصل

جب ایسا میران شاہ سرِ کامل ہے پیر چشتی ولی محمد
اسی کا آنکھوں میں ہی نظارہ انہیں کسیکو تو کیا ہے حاصل

دلا یاد خدا سے ہو نہ غافل — تو لیپٹے مدعا سے ہو نہ غافل
شہِ لولاک احمد فخرِ انسان — محمد مصطفیٰ سے ہو نہ غافل

ابوبکرؓ و عمرؓ عثمان عفان	علی مشکل کشا سے ہو نہ غافل
امام ہر دو عالم سرو قامت	تو حسنؓ مجتبےٰ سے ہو نہ غافل
ملا دشمن سے جسکو آب خنجر	شہید کربلا سے ہو نہ غافل
جناب حضرت سجاد عالی	کبھی زین العبا سے ہو نہ غافل
رہ اسلام کے ہادی ہیں جعفرؓ	سدا صادق صفا سے ہو نہ غافل
شہ عرفان محرم راز پنہان	علی موسےٰؓ رضا سے ہو نہ غافل
امام باکرم باقرؓ جو امداد	کرین نظر عطا سے ہو نہ غافل
تقی تکیا نہ تقوے سے غیر معبود	تو اس ماہ لقا سے ہو نہ غافل
نقی کا نام ہر دل پہ رقم ہے	صحیح صاحب حیا سے ہو نہ غافل
امام المتقین موسےٰؓ کاظم	مرض دل کی دوا سے ہو نہ غافل
امام عسکری حامی ہیں تیرے	وصی شاہ و گدا سے ہو نہ غافل
امام مہدی آخر زمان ہیں	شہ ارض و سما سے ہو نہ غافل
جناب غوث اعظم شاہ جیلان	تو محبوب خدا سے ہو نہ غافل
معین الدینؒ اجمیری شہ ہند	معلےٰ چشتیا سے ہو نہ غافل

فدا کر جان و دل میران شاہ ہر دم
تو اپنے پیشوا سے ہو نہ غافل

در کلیر ہے فیض عام ہوا مخدوم علیؒ صابر کامل	مشہور جہان میں نام ہوا مخدوم علی صابر کامل
ہے مظہر نور خدا صابر اور ہادی راہ نما صابر	مقبول ہوا جس نام لیا مخدوم علی صابر کامل
ہیں مالک ملک ولایت کے مختار ہیں اہل بہشت کے	مجھے ہے ورد صبح اور شام ہوا مخدوم علی صابر کامل
کہتے ہیں جسے سب غوث زمن خاص محمد کے امیں	وہی قاب قوسین مقام ہوا مخدوم علی صابر کامل
ہیں محرم راز نہان و عیان کیا کروں میں بیان ہے عیان	عاجز السبحٰن میں غلام ہوا مخدوم علی صابر کامل
ہو صاف جو دل سے نکتہ دوئی بطفیل جناب گنج شکر	یہی ولمیں وظیفہ مدام ہوا مخدوم علی صابر کامل

کر شکر خدا ثقلین ہوئی تسکین ہوئی ہے تجھے میران شاہ
بانظر عطا الغام ہوا مخدوم علی صابر کامل

ردیف م

جس طرف منہ کا شاہ نے کیا ہے علم	اسم اعظم مرتضےٰ ہے کیا ہے علم
جسکو اسد اللہ حق نے خود کہا	رحمت شبیر خدا ہے کیا ہے علم

لحمک لحمی محمد نے کہا | داد خواہ انبیا ہے کیا ہے غم
محرم راز نہان و ہم عیان | ہر مرض کی وہ دوا ہے کیا ہے غم
مرتبہ الفقر فخری کا ملا | ساکن عرش علا ہے کیا ہے غم
دیکھ ہے قرآن میں سورہ ہل اتیٰ | خود خدا اگر تا ثنا ہے کیا ہے غم
ہے علیؑ بیشک وصی دو جہان | شافع روز جزا ہے کیا ہے غم
خود ہے حضرت نے کہا اپنا وصی | ہر دو عالم رہنما ہے کیا ہے غم
ہے امام شاہ ولایت راہ دین | جب کہ ایسا پیشوا ہے کیا ہے غم
مشت زن خیبر شکن اور بت شکن | فیض بخش اولیا ہے کیا ہے غم
نعمت راہ خدا خود نان جو | وارث صبر و رضا ہے کیا ہے غم
کر مدد لے بادشاہ لافتیٰ | آپکے در التجا ہے کیا ہے غم
دشمنوں کے فتنہ و شر سے دامان | بس وسیلہ آپ کا ہے کیا ہے غم
یا علیؑ بہر حسنؓ بہر حسینؓ | اب طلب نظر عطا ہے کیا ہے غم

میران شاہ کیا حال دل ظاہر کرے
آپ کا سب آسرا ہے کیا ہے غم

در روز ازل عشق کے بیمار ہوئے ہم | تو قالو بلیٰ کہہ کے گرفتار ہوئے ہم
کچھ عالم لاہوت میں فرقت تھی نہ یارو | اس ہستی موہوم میں لاچار ہوئے ہم
طاعت کے لئے عالم ملکوت تھے کم | بس عشق میں جلنے کے سزاوار ہوئے ہم
جز آپکے یوسفؑ کی تمنا نہیں رکھتے | بازار محبت میں خریدار ہوئے ہم
ساقی سے نے دیا جام فنا نظر عطا سے | فی الفور وہیں پیتے ہی سرشار ہوئے ہم
جب یاد دل میں ہوا شوق چلا یار کو دیکھوں | راہی طرف کوچہ و بازار ہوئے ہم

میران شاہ سمجھتے ہیں نہ ہم آپ کو اپنا
واللہ حسن یار پہ بلہار ہوئے ہم

عجب جان بازی ہے عشق صنم | سدا دل پہ رہتا ہے رنج و الم
اشد من الموت ہے انتظار | ہے جینے سے بہتر نکل جاے دم
جہان میں کرے عشق رسوا خراب | کمر خم دم سرد آنکھوں میں نم
ہے دشمن دلی چارہ پیر دل کا عشق | یگانہ بیگانہ حیا اور شرم
گئی ہجر میں جو عمر سب گذر | تو بہتر تھا ہستی سے ملک عدم

جو منصور نے دار منظور کی … رکھا عشق میں جبکہ اپنا قدم

نہ کر دل میں خوف و خطر میران شاہ
رہے پیر صابر کا تجھ پہ کرم

اے یار تیرے عشق میں بیمار ہوئے ہم … زلف سیاہ میں جو گرفتار ہوئے ہم
لاہوت سے نزول جو ناسوت میں کیا … حسن ازل کے طالب دیدار ہوئے ہم
ساقی تیری شراب کا کیا وصف ہو سکے … پیتے ہی مست بیخود و سرشار ہوئے ہم
جب سے ہوا فراق عدم بارگاہ سے … ہستی کے بیچ آن کے لاچار ہوئے ہم
اسلام و کفر سے نہ ہمیں کام ہے ہمیں … جب ہم ہم اپنے یار سے دوچار ہوئے ہم
ایسا جلایا عشق نے مطلق نہ کچھ رہا … ہر عشق سے تو محرم اسرار ہوئے ہم

میران شاہ دل میں دید جمال صنم ہوئی
سائل جناب چشت کے دربار ہوئے ہم

عشق نے کیا کیا دکھلائے درد و غم … دل سے جاری آہ سوزان چشم نم
خاک کر ڈالا ہے میرا تن بدن … سوختہ جان کے لئے سو سو ستم
ہائے کیا حق نے لکھا میرا نصیب … آتش دوزخ ہے فرقت کا الم
ہے فراموشی مرے دلدار کو … کچھ ہے دل لے یاد مجھکو دم بدم
یا معین الدین چشتی لو خبر … آپڑا ہوں آپ کے زیر قدم
کس طرح تسکین ہو جز وصل دوست … مظہر نور خدا ہے وہ صنم

کوئی جاناں ہیں تو اب چل میران شاہ
کوچہ دلدار ہے باغ ارم

کیا کہوں اس عشق نے کیا کیا کیا مجھ پر ستم … تن جلا اور من جلا باقی رہا دل پر الم
کچھ خبر اپنی نہ مجھکو اور نہ عالم کی رہی … کر دیا مجنون و شیدا ماسوا ذات صنم
رخت ہستی کا جلایا اور اٹھا وہم دوئی … اصل تھا جو رہ گیا باقی ہوا سودا ختم
یہ خلل تھا دل میں ہو نہیں دوزخی یا جنتی … لی خبر صابر نے میری تب اٹھا سارا بھرم
ہے فنا جو عشق میں اور وہ ہے حی لا یموت … قطرہ دریا میں ملا دریا ہوا سارا بھجم
جو کوئی اس عشق کے اسرار سے واقف نہ ہو … اسنے کھویا مفت میں افسوس ہے اپنا جنم

جب کیا جام محبت مجھکو مرشد نے عطا
میران شاہ نے شاد ہو کر سر دیا زیر قدم

Gul Hayat Institute

گھائل شوخ نظر یار کے ہم ہیں پر غم
وصل دلبر ہے میسر نہ غم ہجر کا مرہم

کون پوچھے ہے میاں حال دل زار میرا
نہ کوئی یار نہ غمخوار نہ مونس نہ ہمدم

فرقت غم سے تڑپتے ہیں مثال طیور
پھنس گئے دام محبت میں تمہاری ستم

اے صبا بہر خدا یار سے کہہ دے پیغام
دل پہ سوز غم جگر سوختہ اور لب پہ ہے دم

میں تو کہتا ہوں سدا اے میرے پیارے آجا
جان جاتی ہے میری کر تو صنم مجھ پہ کرم

مر گئے پر نہ ہوا یار کا دیدار نصیب
کس لئے چھوڑ کے ہم آئے یہاں ملک عدم

میران شاہ اب تجھے جانا ہے مناسب کلیر
سر پہ رکھ لیجئے میاں حضرت صابر کے قدم

ردیف نون

خاص ولی محبوب خدا حضرت پیر نظام الدین
ہادی محلے راہ نما حضرت پیر نظام الدینؒ

مشرق مغرب تیری دھوم عرش علا پر ہے ہر دم
نام تیرا حی القیوم حضرت پیر نظام الدینؒ

تم ہو خدا کے خاص ولی محرم اسرار خفی و جلی
اور مقبول نبیؐ و علیؓ حضرت پیر نظام الدینؒ

مظہر اسرار ہو تم روشن قطب منار ہو تم
بے یاروں کے یار ہو تم حضرت پیر نظام الدینؒ

چشمہ فیض تیری درگاہ عارف واقف سر الہ
مجھ پہ کرم کی کیجو نگاہ حضرت پیر نظام الدین

بیکس عاجز ہوں لاچار تم بن اور نہیں غمخوار
بہر خدا اب لیجو سار حضرت پیر نظام الدینؒ

میران شاہ پہ کیجو نظر بہر جناب گنج شکرؒ
آن پڑا ہوں آپ کے در حضرت پیر نظام الدینؒ

سکھی تم ایسا جتن بتاؤ کہ جس جتن سے پیا کو پاؤں
جو درد و غم نے کیا ہے گھائل ہجر پیا کے کسے سناؤں

پڑے ہیں دل پر غموں کے چھالے جگر سے جاری ہیں آہ و نالے
جو آکے ساجن گلے لگا لے نہیں تو جینے سے مر ہی جاؤں

میں جب سے ملک عدم سے آیا تلاش دلبر میں دل لگایا
یہ کیسا ہستی نے غل مچایا میں حال اپنا کسے بتاؤں

بھٹکے در در کی خاک چھانی ملا نہ مطلق وہ لا مکانی
نہیں دو عالم میں اس کا ثانی کہیں بتاؤ جہاں میں جاؤں

یہ ہستی میری پہ وہم سارا تمہی ہو صابر علی پیارے
سدا لگا ہوں قدم تمہارے میں اب پیا کا جمال پاؤں

کمال مشکل ہے عشق بازی اگر حقیقی ہو یا مجازی
وہ جان جاناں کی بے نیازی میں دل میں کب تک بھلا چھپاؤں

غریب بیکس یتیم عاجز فقیر میران شاہ داد خواہاں
وہ شاہ شاہاں پہ گنہگاراں مجال کیا ہے جو لب ہلاؤں

ہے جاری فیض کا در تمہارا یا معین الدین
سدا ہم عاصیوں کے ہو سہارا یا معین الدین

مجھے اک جام وحدت کا تری رحمت سے مل جاوے
کروں میں دمبدم شکر خدارا یا معین الدین

ترا جلوہ دو عالم میں جو ہے ہند الولی روشن
جمال پاک دکھلانا گدارا یا معین الدین

تمہیں اول تمہیں آخر تمہیں ظاہر تمہیں باطن
دکھا دو راز پنہان آشکارا یا معین الدین

ہوا ہے خاندان چشتی تمہارے نام سے جاری
جو ہو دین محمد کا ستارا یا معین الدین

سبھی شاہ گدا اوپر تری غربت نوازی ہے
سبھی کرتے وظائف ہیں تمہارا یا معین الدین

تری درگاہ عالی کا ہوتا ہے بیان مجھ سے
تو شاہنشاہ میں ہوں عاجز نکارا یا معین الدین

تری فرقت سے مرشد ہوا ہوں بے سر و سامان
دکھا دو دیدہ تر کو نظارا یا معین الدین

جہان کے فتنہ و شر سے رہے آزاد میران شاہ
یہی حاجت یہی مطلب ہے سارا یا معین الدین

جز عشق عاشقوں کو سروکار کچھ نہیں
قید زلف سے طوق گران یار کچھ نہیں

باطن میں محو رہتے ہیں صورت میں یار کے
ظاہر پرست چشم کا دیدار کچھ نہیں

رسوا خراب خستہ و بیمار لا دوا
پوچھا اگر کسی نے تو لاچار کچھ نہیں

فضل خدا سے حسن کے بازار میں بکے
جز خاک خون جس کا خریدار کچھ نہیں

رخت وجود جل کے ہوا ننگ و عار خاک
حال جنوں کو جبہ و دستار کچھ نہیں

دوزخ بہشت کا ہے نہ غم اور صراط کا
مطلب سوائے صورت دلدار کچھ نہیں

عاشق سوار رہتے ہیں نازک دیوار پر
ایسی دیوار جب کا کہ آثار کچھ نہیں

بے امتحان رہتے ہیں آزادگان عشق
جس حباب پہ آب و خاک دوار کچھ نہیں

کیا خواجگان چشت کا ہے فیض میران شاہ
ایسا دیا ہے گل کہ جہان خار کچھ نہیں

عشق میں مست کے صنم دیوانہ ہوں
شمع رخ کے حسن کا پروانہ ہوں

دل دیا ایمان دیا اور جان دی
اپنے بھی وادتہ میں بیگانہ ہوں

اب دکھا مکھڑا سجن بہر خدا
بے وطن آوارہ و ویرانہ ہوں

جز جمال یار کیا دنیا و دین
طالب مسجد نہ میں بت خانہ ہوں

ہوں طلب گار شراب شوق کا
ساقیا لے ہاتھ میں پیمانہ ہوں

ہوں غلام خاک پا حیدر علی
جان فدا لیے عاشق مستانہ ہوں

میران شاہ گر ہو عطا پیر مغان
معرفت کے راہ میں مردانہ ہوں

کبھی مجھ کو جمال اپنا دکھا بہر خدا ساجن
تری فرقت کی آتش نے تن من جلایا جن

Gul Hayat Institute

ہوئی تقصیر کیا مجھ سے نہیں تو بیر بن آتی
یہی تقدیر ہے میری لیا ہا مکھڑا چھپا ساجن

میں آوارہ دشت ہوا گشتہ ہوا رسوا خراب از غم
تو اگر ہے خبر میری میرے ماہ لقا ساجن

تو ہی ساقی تو ہی ساغر تو ہی حاضر تو ہی ناظر
مجھے مئے صاف کا اک جام ہاتھوں سے پلا ساجن

تڑپتا ہوں تیرے کوچے نہ کوئی حال دل پوچھے
غرض تیری رضا تیری تو ہی آکر دوا ساجن

تو ہی مطلب اور محبوب حق آگہ دل و جانی
نہیں کوئی تیرے ثانی تو ہی لائق ثنا ساجن

ستایا عشق نے ایسا مجھے کچھ بن نہیں آتا
کہاں جاؤں کہوں کس سے میں اپنا مدعا ساجن

میرا یہ وہم اور ہستی خیال غیر حق سارے
طفیل خواجہ ہند الولی دل سے اٹھا ساجن

عطا کر صبر و تسلیم و رضا میران شاہ عاجز کو
سمجھا دے نقطۂ عرفان طفیل مصطفے اساجن

شکر خدا سگ دربار صابری ہوں
ہر دم بجان و دل سے بلہار صابری ہوں

مئے شوق کا پیالہ جب سے ہوا عنایت
محو جمال رہ کے سرشار صابری ہوں

دوزخ بہشت کی ہے پروا نہ مجھکو یارو
مشتاق مثل بلبل گلزار صابری ہوں

منکر نکیر ہم سے کچھ حال قال پوچھیں
مطلق بھی کرونگا اقرار صابری ہوں

میں عشق کا ہوں عاشق مذہب ہے عشق اپنا
جو کچھ کہ ہوں سو طالب دیدار صابری ہوں

کیا نبض دیکھتے ہو حضرت طبیب میری
بیمار ہوں تو عاشق بیمار صابری ہوں

میران شاہ کیا لکھوں میں وصف و ثنائے صابر
اسرار ذات سمجھا اسرار صابری ہوں

کرو مجھ عاجز پہ نظر کرم یا غوث الاعظم آپکا ہوں
ہٹے وہم دوئی کا دل سے بہم یا غوث الاعظم آپکا ہوں

یا عبد القادر جیلانی محبوب جناب سبحانی
رہی شوق سوا کوئی اور نہ غم یا غوث الاعظم آپکا ہوں

ای قدرت قادر لم یزلی ای آل نبی اولاد علی
ای پشت پناہ پاک قدم یا غوث الاعظم آپکا ہوں

اے شاہ شہان مختار جہان ہے املاک ملک کون و مکان
رہی فتنہ دشمن سے لاج و شرم یا غوث الاعظم آپکا ہوں

ای محرم راز خفی و جلی اے بحر کرم سلطان مدد
اے نگہبان رنج و الم یا غوث الاعظم آپکا ہوں

ای باد صبا بغداد میں جا سب حال مرا حضرت کو سنا
اب دور ہو دل سے جور و ستم یا غوث الاعظم آپکا ہوں

تم چور کو قطب مدار کیا تم ڈوبا بیڑا پار کیا
لو میران شاہ کی خبر ہر دم یا غوث الاعظم آپکا ہوں

صنم کے ہجر کا بیمار میں ہوں
اوسی کے عشق میں سرشار میں ہوں

رخ دلبر ہے روشن ماہ تابان
چکوری کی طرح بیدار میں ہوں

لئے پھرتا ہون ہاتھون پر سر اپنا
نظر دلبر سر بازار میں ہون

غلام خاک پا مخدوم صابر
فدا سے لئے جان سگ دربار میں ہون

بلاؤ یا علاؤ الدین مجھکو
تیرے روضے کا اگزوار میں ہون

کوئی مونس نہ ہمدم آشنا ہے
یہ فرماؤ تیرا غم خوار میں ہون

نظر کیجو عطا سے میران شاہ پر
دل و جان سے سدا بلہسار میں ہون

غلام خاک پا ہون میں تمہارا یا فرید الدین
تیرے در کا گدا ہون میں پکارا یا فرید الدین

نہیں کچھ خوف دوزخ کا نہ خواہش ہے بہشتون کی
جو دکھلاؤ جمال اپنا خدارا یا فرید الدین

ہجر ہے آپکا دوزخ ہے وصل حق وصل تیرا
دیکھاؤ پھر حق اپنا نظارا یا فرید الدین

نہ کچھ پرواہ رکھتا ہون کسی کی دین و دنیا میں
تمہارا ہون تمہارا ہون تمہارا یا فرید الدین

مکان پاک پٹن تیرا لستان ہے ہر دلمن تیرا
ہے دروازہ عدن تیرا ہمارا یا فرید الدین

سبھی یہ وہم دل سے تیرے اٹھاؤ پھر قطب الدین
جو دیکھون فیض یکتائی عیارا یا فرید الدین

تیری درگاہ عالی میں ہے سایل میر الشاہ عاجز
دکھاؤ راز پنہان آشکارا یا فرید الدین

اے مرے جانان ہمکو ستانا خوب نہیں
آگ ہجر سے دل کا جلانا خوب نہیں

اے مرے یوسف حسن تمہارا صل علٰے
خواب میں اپنی شکل دکھانا خوب نہیں

دلکی حقیقت کس سے کہون اے ماہ لقا
بھیکھ پیا بن اور ٹھکانا خوب نہیں

لطف و عطا سے عرض پیا منظور کرو
صفت ثنا بن مصرع بنانا خوب نہیں

زلف نے دلکو مار کے حلقہ لوٹ لیا
مجھ بیدل کو اتنا رلانا خوب نہیں

میران شاہ یہ عشق صنم کا رنج و الم
سیس دیا پھر لب کا ہلانا خوب نہیں

تمہارے عشق میں ایجان میں بیجان مرتا ہون
ہوا برباد ہون برباد میں ہر آن کرتا ہون

میں اپنے دل کی حالت کو کہون کس سے تو خود دانا
کسی سے بھی تیری الفت کو میں کب عیان کرتا ہون

ابھی آتی ہے نہ میں اب چلون صحرا میں ہو وحشی
میں اب گلزار ہستی کا سبھی ویران کرتا ہون

پیئے دیدار جانان سے کوئی لیتا ہے اے یار د
میں اپنی جان و تن ایمان کی دوکان کرتا ہون

سگ دربار ہون صابر تیرے جانو یا نہ جانو
تمہاری شان میں تصنیف اب دیوان کرتا ہون

اسے دامن حسن نورانی کی کب دیکھون جہاں کے پیارے
تیرے قدمون کے تلے پر میں سر قربان کرتا ہون

Gul Hayat Institute

بیکاری ہین تو میران شاہ جناب چشت کے درکلر
تصدق حضرت شہ بہیکہ پہ دل جان کرتا ہون

ہوئی مدت کہیں جا کر مین اپنی یار کو ڈہونڈون
چھپا لعل چہپنکر میرا مین اوس دلدار کو ڈہونڈون

بس اب چلنا ہی بہتر ہے مجہے امداد کی خاطر
شہ لولاک احمد سید ابرار کو ڈہونڈون

ہرم کے برج پر یارد فتح نامے کلہے دعوے
علی شیر خدائے حیدر کرار کو ڈہونڈون

دہر لے ہے عشق کے میدانین اب ہمنے قدم یارد
جچہ ہے ہند الولی چشتی مین اوس سرکار کو ڈہونڈون

جناب قطب اقطاب معلے ساکن دہلی
فرید الدین با باجنتی دربار کو ڈہونڈون

دو جگ مین خاندان چشت کا سب فیض روشن ہے
علاؤ الدین صابر صاحب غمخوار کو ڈہونڈون

جناب حضرت شاہ گرامی پیر ہین میرے
چراغ ہر دو عالم محرم اسرار کو ڈہونڈون

تصدق مرشد کامل کے جو کچہہ ہے وہی دہ ہے
اُسے دیکہون اُسے اجالون اُسے مختار کو ڈہونڈون

صحیح عاشق ہو میران شاہ صفا کر دل کا آئینہ
جب اپنے آپکو ڈہونڈون تو خود اس یار کو ڈہونڈون

افسوس ہجر یار مین ہوتی سحر نہین
مین بیقرار ہون وے اسکو خبر نہین

کس سے کہون بھلا مین کہان جاؤن کیا کرون
رستہ تو میری آنکہون مین آتا نظر نہین

جب سے فراق یار کا ہمکو ہوا نصیب
وہ وقت کونسا ہے جو درد جگر نہین

اے چرخ اپنے جور و ستم سے تو باز آ
واللہ اپنی آہ مین بہی کچہہ اثر نہین

اے یار مجہہ پہ بہر خدا اب تو کر نظر
مجہہ سا جہان مین اور کوئی دربدر نہین

کس طور و ہم ہستی کا اندیشہ مٹ سکے
جبتک ہمارے گہر مین وہ آتا قمر نہین

بس اب صنم کے کوچے میں مرنا ہی خوب ہے
زندہ پہریگا کوئی وہ ایسا تو در نہین

بے یاد اس صنم کے نہ آرام ہے مجہے
ایسا ہون بیقرار کوئی دم صبر نہین

گر عرض جلد حضرت صابر سے میران شاہ
ایسا کوئی جہان مین تو فیض عام در نہین

ہے عشق محمد کا میسر جہان دو جگ مین
لیتا ہون سدا نام بہی شام و سحر مین

ہے ذکر بہی ورد بہی خاص وظیفہ
امید شفاعت کا ہے مجہے روز حشر مین

ہین اول و آخر وہی ظاہر وہی باطن
موجود ہین حور و ملک و جن و بشر مین

ہر شان ہین ہر رنگ مین ہے نور ہویدا
کیا آتش و خاک آب و ہوا اور ابر مین

ہر شہر بیابان مین ہر بحر روان مین
طائر و سمندر مین وہی کوہ و شجر مین

Gul Hayat Institute

کیا لطف یہ میں بھی جو ہر نور خدا کے — ہے گل میں لطافت نہ وہ خوشبو ہے عطر میں
دندانِ مبارک میں عجب جلوہ گری تھی — یاقوت و زمرد میں نہ وہ لعل و گہر میں
واہ صلِ علیٰ کیا قد و قامت کی صفا ہے — سب سرو گلستان ہی پراگندہ فکر میں
شیرین دہنی کا میں لکھوں وصف بھلا کیا — وہ سیب ذقن میں ہے نہ جنت کے ثمر میں
دیکھا جو محمدؐ کو تو بس دیکھا خدا کو — مطلق نہ جدائی ہے ذرا میری نظر میں
گنجینۂ عرفان محمد کا ہے سینہ — پایا ہے خدا جسنے تو پایا اسی گھر میں
معراج کی شب ساری ملائک جو کھڑی تھے — شایق ہی تعظیم وہان عرش کے در میں
فریاد گنہگار کی سُن لو تو محمدؐ — ہے نور تیرا ارض و سما شمس و قمر میں
اے صاحب لولاک شہ یثرب و بطحا — للہ بچا لیجو نکیرین سے قبر میں
ہے دلمیں کہ ہو مجھکو مدینہ کی زیارت — نہ زر ہے میرے دامن میں طاقت ہے کمر میں
یا ختم رسل میری تجھے لاج و شرم ہے — کچھ پاس نہیں ہے میرے محشر کے سفر میں
محتاج ہوں بیکس ہوں بیا الغرباہوں — نا علم نہ واقف ہوں کسی کار و ہنر میں

میران شاہ گدائی کا یہی مقصود ہے دل میں
مصروف رہوں حضرت صابر کے صبر میں

اب بھی آ، نام خدا تجھکو قسم اے گلبدن — عشق میں تیرے سہا دل پہ سدا رنج و محن
عیش و عشرت اُٹھ گیا دل سے گئے آرام چین — خار ہے اور تار ہے تجھہ بن سجن باغ عدن
ڈھونڈھتا ہوں بنکے دیوانہ سب تیرے ہر سو — مثل لیلے کیوں کیا اتنا ستم مجھہ پر سجن
ہے تیری صورت سبھی مجھے آئینۂ ذات خدا — بس فقط ہے چاہ یوسف میں الم در جان و تن
از برائے وصل تو من در بیابان گشتہ ام — یاد آتا بھی نہیں ہے ایک دم اپنا وطن
لکھہ نہیں سکتا ہے تیرا وصف کچھ میرا قلم — شکل محبوبی کے ہے تجھہ پر ختم سارا چلن

میران شاہ میں خاکساری خاص صابر کا ہوں
سر فدا قدموں پہ اسکے اور اپنا تن بدن

اے صنم صورت پہ قربان تیری ہیں — جان و دل ایمان سے خواہان تیری ہیں
بیٹھے ہیں در پہ تیرے دھونی رما — کشتہ دل چشم گریان تیرے ہیں
کر عطا اپنا لقا بہر خدا — نور انور ماہ تابان تیرے ہیں
کیا خطا مجھہ سے ہوئی کیوں ہو خفا — اے میرے مشفق مہربان تیرے ہیں

اے میرے سرو چمن اے گلبدن
مثل بلبل آہ و نالان تیرے ہیں
اے صبا جاکر تو کہدے یار سے
مثل مجنون دل پریشان تیرے ہیں
عاشقون کا مذہب و ملت ہے عشق
ہم نہ کافر نہ مسلمان تیرے ہیں
ہوگیا ہون خاک تیرے ہجر میں
جانون ناجانون مری جان تیری ہیں
کیا مجھے ہستی کی ہستی سے غرض
مست سیر در بیابان تیرے ہیں
خواجۂ ہندالولی لیجو خبر
مدح خوان ذاکر ثنا خوان تیرے ہیں

ہوگیا آزاد میران شاہ گر
پر اسیر زلف پیچان تیرے ہیں

ہر دو عالم میں جز علی ہے کون
اور نبی کا بھلا وصی ہے کون
جنکو حق نے کہا ہے اسد اللہ
رہنمائے خفی جلی ہے کون
وصف حق نے کیا ہے قرآن میں
اس سے بہتر ثنا صحیح ہے کون
زور بازوئے صاحب لولاک
جن و انسان میں منجلی ہے کون
اسم اعظم ہے خاص نام علی رض
انکے در کے سوا ولی ہے کون
سمجھے احمدؐ کو حیدر صفدر
سمجھے حیدرؓ کو جز نبیؐ ہے کون

میران شاہ سر کے بل نجف جانا
بات اسکے سوا بھلی ہے کون

عاشق زار جان فدا ہون میں
ہجر دلبر میں دل جلا ہون میں
لے خبر جلد اے مسیحا دم
تیرا بیمار لادوا ہون میں
کس لئے ہم سے اے صنم ہو خفا
تیری صورت پہ مبتلا ہون میں
دیدیا جان و دل تجھے پیار
غیر کس کا نہ آشنا ہون میں
لو خبر یا علاء الدین صابر
تیرے دربار کا گدا ہون میں
مجھکو دکھلا صنم رخ زیبا
تیرے کوچے میں آپڑا ہون میں

میران شاہ دلربا سے یوں کہدے
سگ دربار چشتیا ہون میں

سلطان نظام الدین ولی محبوب الٰہی فخر جہان
ای شاہنشاہ زری زر بخش ای محرم اسرار نہان و عیان
یا نظر کرم فی الفور کرد مجھسے ہستی ہو ہو مری
گرد و ہم خودی سے دل کو صفائے باغ نبی کی سیر کران
ای ساقی وحدت جام پلا مخمور رہو دیکھون سیر فنا
آباد رہے میخانہ تیرا اے گنج شکر کے نور فشان

مجھے اپنی ہی شوق کا بخشوا از ہی حص حشمت نخوف سقم
ملا رتبہ جلال جمال تجھے تحقیق ہی قرب کمال تجھے
اے دہلی کے سراج کرن ہاری سب شاہ و گدا ہیں تیرے ستوار

ہو صفا دلم از خلش دگر ملے ہا حقیقت بے پایان
ہمہ دم ہی حصول وصال آنکہ ای عالم علم سیر دلان
لے چشت نگر کے اجیالے ہے آپکا جلوہ کون و مکان

مسکین غریب ہے میر الشاہ اور بے سر و سامان حال تباہ
دو جگ میں ہو میری پشت پناہ تجہ در کے سوا اب جاؤن کہان

گنج شکر کے نور العین نظام الدین و محمد حسین
کعبہ مدینہ ہے زیب زمین شمس و قمر ہے عرش برین
فرد عالم کا پھولا چمن سرو خرامان سیب ذقن
علم اور حلم ہے اپنہ ختم راحت جان ہین انکی قدم
ہر دو جہانین کو دہی نشان مبدہ فیض کے بحر روان
پورب دکھن کے لکو ہین ہین کرت ہین سب ہین دعا

خواجہ چشت کے دل کے چین نظام الدین و محمد حسین
شرق اور غرب ہے شور و شین نظام الدین و محمد حسین ض
خاص یہ گل ہین ذالقرنین نظام الدین و محمد حسین رض
رتبہ اعلی ہے طرفین نظام الدین و محمد حسین رض
زیر قدم ہے قاب قوسین نظام الدین و محمد حسین رض
بیگ ہے آن خبر بالین نظام الدین و محمد حسین رض

میران شاہ نے دیا سنا طالبو نکی ہی دل سی دعا
ہے سروں پہ دہرین نعلین نظام الدین و محمد حسین رض

دلا کچھ غم نہ کر مشکل کشا ہیں
نہ کر خوف و خطر رنج و محن کا
ملیگی داد تجھکو اُن کے در سے
وہی ہیں مالکِ ملک ولایت
کرینگے اب تیری غربت نوازی
اکھاڑا ہی ہیں در خیبر کا جس نے
کیا ہے وصف حق نے ہل اتے ہین
وہی مختار ہین بحرِ حقیقت
سبھی حور و پری انسان ملائک
وہی ہیں محرم راز نہانی
علی کو مرتبہ جو حق نے بخشا

مددگار وصی خیر الورا ہین
حمایت کے لئے شیر خدا ہین
ہے امداد شاہ لافتا ہین
وہی مظہر اتم اہل صفا ہین
غریبون بیکسون کے پیشوا ہین
تیری وہ دو جہان میں رہنما ہین
تیرے ہر درد کی بس وہ دوا ہین
وہی مولا علی عقدہ کشا ہین
علی پر جان اور دل سے فدا ہین
تیری حالت سے کب وہ ماسوا ہین
بجز اسرار کیا جانے وہ کیا ہین

تو کہدے میران شاہ شاہ نجف سے
میرے مولا تیرے در کے گدا ہیں

اے دلبر رعنا تیرا مشتاق دیوانہ ہون ہیں
دکھلا رخ زیبا مجھے بے حال مستانہ ہون ہیں

Gul Hayat Institute

حیران پریشان کو بکو کرتا ہون تیری جستجو
اے سرو قامت گلبدن سیمین ذقن غنچہ دہن
اول توہی آخر توہی باطن توہی ظاہر توہی

آ مل کہ دلدار تو گم گشتہ ویرانہ ہون مین
اے شمع روے انجمن دل وجان سے پروانہ ہون مین
بس ہین نہین ہوہی توہی تو ہی مکین خانہ ہون مین

سنتا توہی اور دیکھتا آتا توہی جاتا توہی
بس وہم باطل کے سبب میرانشاہ بیگانہ ہون مین

مین جسکو ڈہونڈتا ہون وہ آتا ادہر نہین
بیمار عشق بے سروسامان ہون لا دوا
قربان کردیا ہے دل وجان تن تلک
حسن ازل کا اسکے مین کیا وصف کر سکون
ناسور دل مین پڑگیا فرقت مین یار کی
بیکس غریب مونس وہمدم نہین کوئی

فرقت سے میری آنکھون مین آتا نظر نہین
میری طرح سے اور کوئی دربدر نہین
افسوس ہے کہ اسکو میری کچھ خبر نہین
ایسا چمک دمک مین تو شمس وقمر نہین
مرہم بجز وصل کوئی زخم جگر نہین
مل جائے جس ہنر سے وہ آتا ہنر نہین

میران شاہ جس تو خواجہ ہندالولی کے در
فیض عام دوجہان مین کوئی اور در نہین

یا علی مجھ دل بیمار کی امداد کرین
تو خبر بھر بی بھر حسن اور حسین
جسکے حامی ہو مددگار ہو مونس غمخوار
جسطرح شیر سے سلمان کو چھڑایا مولے
کچھ نہین آپ کی سرکار مین اقرار کوئی
خوش نصیبی ہے جو داخل ہون ثناخوانون مین

شیر دربار سوا اور کہان فریاد کرین
اول برباد کو الطاف سے آباد کرین
کیا اسے قتل جو تلوار سے جلاد کرین
قید ہستی سے مجھے آنکے آزاد کرین
عقدہ کھل جاتے ہین بس جی سے جسے یاد کرین
اس گنہگار کی تصنیف پہ گر صاد کرین

میران شاہ ساقی کوثر پہ فدا ہو دل سے
جام وحدت کا عطا کرکے مجھے شاد کرین

عشق نے کیا کیا دکھایا نہ میان
جسقدر مجھکو تمہارا عشق ہے
جلوہ حسن ازل اے دلربا
تا رہے دونو جہان کی کچھ خبر
تیری فرقت مین ہے جو جو ستم
کردیا مین جان ودل اپنا فدا

کون ہے جسکو ستایا نہ میان
تونے ایسا تو بہایا نہ میان
کس سے تونے دکھایا نہ میان
ہمنے کچھ اپنا بنایا نہ میان
حال دل اپنا سنایا نہ میان
تجھ سے کچھ ہمنے چھپایا نہ میان

Gul Hayat Institute

میران شاہ کو سب کہیں ہیں صابری
اس لئے ہیں بل بلایا نہ میان

مظہر نور خدا خواجہ معین الدین ہیں
چشم چراغ مصطفےٰ خواجہ معین الدین ہین
واصل ذات الٰہی عارف اسرار حق
آرام جان مرتضےٰ خواجہ معین الدین ہین
مقبول حضرت فاطمہ منظور حسنؑ مجتبےٰ
فرزند شاہ کربلاؑ خواجہ معین الدین ہین
منصب ہند الولی الغام ذات احمدی
خورشید و ماہ چشتیا خواجہ معین الدین ہین
دریاء فیض انس و جان صوفی مکمل در جہان
مسند نشین عرش علا خواجہ معین الدین ہین
زیب زمان شاہ گدا غمخوار و مونس رہنما
ہر درد اور غم کی دوا خواجہ معین الدین ہین

چل میران شاہ تاخیر کیا اجمیر کی اب راہ سے
مشکلکشا عقدہ کشا خواجہ معین الدین ہین

عاشق وشیدا جمال یار ہون
جان و دل سے یار پر بلہار ہون
طالب حسن ازل کا ہون سدا
مست دیوانہ ہون چشم زار ہون
کچھ خبر میری اسے ہے یا نہیں
میں تو اسکی یاد میں سرشار ہون
اب تو کر مجھ پر نمائی لطف سے
اے مسیحا میں ترا بیمار ہون
میں اسیر زلف پیچیدہ کا ہون
خاکپا ہون بندہ ہون اشیار ہون
کیا ادا و ناز ہیں صل علےٰ
کیا بیان ہو مجھ سے میں ناکار ہون

میران شاہ ہے بس یہی حاصل کلام
خاکسار سے عاشق دربار ہون ...

اے گنج شکر کے لال کردو تم کشتی پار نظام الدین
محبوب خدا نبیؐ و علیؓ عالی سرکار نظام الدین
ہے کون و مکان میں دھوم تیری اے محرم راز خفی جلی
کرتے ہیں سب جن و بشر تمن بلہار نظام الدین
اے شاہنشاہ امیر و نکے مونس غمخوار فقیر و نکے
اے پشت پناہ اسیر و نکے ای دلکے قرار نظام الدین
منظور نبیؐ و علیؓ ہو تم دلیوں کی شاہ دلی ہو تم
مقبول جو لم یزلی ہو تم محرم اسرار نظام الدین
اے واعظ قول شریعت کے ای ہادی راہ طریقت کے
ای مالک سر حقیقت کے مجھے ہو دیدار نظام الدین
عاجز یہ کردو تم نظر عطا اب کون ہے میرا آپ سوا
وحدت کا مجھے اک جام پلا رہے جس سے خمار نظام الدین

تم بہر جناب گنج شکر دو میران شاہ پر بھی نظر
مٹ جائے دوئی کا دل سے اثر سنو میری پکار نظام الدین

مطلق نہ آشنا میں کسی اہل زر کا ہون
میں تو بھکاری حضرت صابر کے در کا ہون

Gul Hayat Institute

بندہ ہوں میں تو حضرت مخدوم پاک کا
جیسا ہوں یار دیں تو ولے اسکے گھر کا ہوں

شکر خدا کہ ہم بھی کہاتے ہیں صابری
رکھتا نہیں ہوں ڈر میں حذر میں حشر کا ہوں

اس نخل بامراد کا عالم میں فیض سے
نا چیز برگ میں اسی نور شجر کا ہوں

منظور گر کریں تو میں اکسیر خاک ہوں
بجز نظر التفات بھلا کس قدر کا ہوں

شرم و حیا غریب کی صابر کے ہاتھ ہے
واقف رمل جفر سے نہ کار ہنر کا ہوں

میران شاہ کوئی پوچھے کہ طالب تو کسکا ہیں
کہہ دے ولی محمد عالی پدر کا ہوں

ردیف واوٗ

کیا مزا یار کی یاری نے دکھایا مجھہ کو
جلوہ بیرنگ ستے ہر رنگ دکھایا مجھہ کو

ہو گئے ہمراز حقیقت کی جھلک کھلائی
کیا کہوں بے خبر و مست بنایا مجھہ کو

مے فروش آپ ہی ہو کر ہوا ساقی مئے جام
اپنے ہاتھوں ستے بالطاف پلایا مجھ کو

محفل عشق میں مطرب نے بجایا نغمہ
اپنا خود ناز دکھلانے کو نچایا مجھ کو

کہا تحقیق ہے قرآن میں وفی انفسکم
کوچہ و شہر بیابان میں پھرایا مجھ کو

راز معشوق کیا صورت احمد میں محیط
ما عرفناک تو فرمان سنایا مجھ کو

ہستی اور نیست کی حاجت نہ رہی میرالشاہ
پیر چشتی نے جو دامن میں لگایا مجھکو

اے بت دلربا میری جان جہان توئی تو ہے
مظہر حق نما میری جان جہان توئی ہے تو

در گہ تو گدا ہو نہیں از دل و جان فدا ہو نہیں
پیر چشتیا میری جان جہان توئی ہے تو

صادق راہ قادری ہادی فیض صابری
مرشد پیشوا میری جان جہان توئی ہے تو

حامی طالبان توئی دین و ایمان جان توئی
عقدہ دلکشا میری جان جہان توئی ہے تو

پردہ صنم اٹھا ذرا حسن ازل دکھا ذرا
الورمہ لقا میری جان جہان توئی ہے تو

شاہ شہان بے ریا عاشق زار ہوں تیرا
خواجۂ دل صفا میری جان جہان توئی ہے تو

بدنام اور پر گناہ خستہ خراب میرالشاہ
کیجے حسن خطا میری جان جہان توئی ہے تو

ملے پیر مغان دانا رفاقت ہو تو ایسی ہو
نہ کچھہ غیر خدا جانا عنایت ہو تو ایسی ہو

نفی کر آپ کو دیکھے ثبات مرشد کامل
بجز مظہر وہی پانا ہدایت ہو تو ایسی ہو

نکل کر کثرت وہمی سے ہو کر غرق وحدت میں
اول مرنے سے مرجانا شہادت ہو تو ایسی ہو

Gul Hayat Institute

کفر اسلام سے فارغ بری ہو دین و دنیا سے
شود در عشق مردانا شجاعت ہو تو ایسی ہو
اٹھا ماد ہم ودوئی کا سمجھنا غیر غیر اللہ
خودی سے خود ہو بیگانہ قناعت ہو تو ایسی ہو
اصل اپنے سے ہو واقف یہی ہیں ان کے معنے
قدم پر ہو قدم اپنا اصالت ہو تو ایسی ہو

جناب سید ابرار سے کر عرض میراں شاہ
جمال پاک دکھلانا شفاعت ہو تو ایسی ہو

اے زاہد و عابد یوں ہی سر کو نہ مارو
محرم ہو حقیقت سے یہاں دل کو سنوارو
گر حق کی طلب ہے تو کرو نیستی اپنے
مردانِ خدا ہو چلو ہمت کو نہ ہارو
بیخود ہو میاں سمجھو حقیقت کو خدا کی
کوشش سے ذرا زنگ دوئی دل سے اتارو
دوزخ کا فکر ہے تمہیں جنت کی طلب ہے
دلبر کی رضا ہو تو دل و جان کو وارو
کہتے ہیں اسے شرک جو کچھ اس کو سمجھے
ہر صفت میں موصوف میاں حق کو شمارو
گنجینۂ عرفان کا فیض عام ہے کلیر
مشکل جو بنے حضرت صابر کو پکارو

میراں شاہ محبت سے یہی سب کو سنادے
جانا ہو جسے اب چلو تم شوق سے یارو

کوئی بتاؤ تو مجھکو یارو کہیں ہمارا صنم ملا ہو
ہیں اسکو مدت سے ڈھونڈتا ہوں بتاؤ مجھکو کہیں ملا ہو
جو میرے دلبر بنی ہے یارو کہوں حقیقت میں کس کے آگے
ہے کون محرم بجز پیا کے وہ جانے جسکو ہجر ہوا ہو
پڑی ہیں دلبر غموں کی چھالے ہیں چشموں سے خون کے نالے
کوئی تو بہر خدا سنبھالے کہ جسنے دلبر کا غم سہا ہو
نہ مجھکو جینے کا کچھ مزا ہے نہ چین آتا ہے نہ قضا ہے
وہ ایسا بے رحم بے وفا ہے کہیں بھی دیکھا نہ اور سنا ہو
بہت ہے گلیوں کی خاک چھانی ملا پتا نہ کچھ نشانی
جناب شہ سے کہا یہ کہانی سنیں تو مشکل میری کشا ہو
عجب یہ مشکل ہے عشقبازی غلط ہے سمجھیں عقل رازی
اگرچہ عربی ہو یا ریاضی وہ کیوں نہ حیرت میں آگیا ہو

گدا ہوں ہند الولی کے گھر کا غلام صابر کے ہوں میں در کا
چل اب تو میراں شاہ جلد پیارے کرم سے انکے ترا بھلا ہو

GulHayat Institute

مدت ہوئی دیکھا نہیں افسوس سجن کو
ہو کا ہے مجھے اس عشق نے آوارہ وطن کو
آتی ہے یہ میرے دلمیں کہیں یار کو ڈھونڈوں
جوگن کا کروں بھیس ملوں خاک بدن کو
نہ خط نہ کتابت نہ زبان سے بھی طلب کی
کس سے میں کروں جاکے عیاں رنج و محن کو
ہر آتش غیبی نے ہے کیا شور مچایا
کس طور بجھاؤں میں یہ برہوں کی اگن کو
جنت کی ہوس ہے نہ طلب حور کی مطلق
کیا جاکے کروں یار سوا باغ عدن کو
مر جاؤں اگر یار و صنم پاس نہ ہووے
جانا نہ کہیں لیکے میری لاش دفن کو

میران شاہ تیرا مونس و ہمدم نہین کوئے
صابر کے سوا کس سے کہون دل کی لگن کو

دل کو ہمیشہ وصل صنم کی ہے آرزو	اس آرزو مین ہستی کی مطلق رہے نہ بو
جاتا رہا وہ دل سے خلل وہم غیر کا	دیکھا تو عین یار کا جلوہ ہے سو بسو
جس دل کو آشیانہ ملا زلف یار کا	جاتی رہی وہ شرم و حیا اور آبرو
ساقی نے باکرم مجھے مئے صاف دی پلا	اسلام و کفر کی رہی باقی نہ جستجو
خواہش ہو جسکو دیکھ لے گم کرکے اپنے کو	تصویر اپنے یار کی رہتی ہے رو برو
اثبات جان یار کو اور آپ کو نفی	جز ذات بے مثال بتا پھر کہاں ہے تو

میران شاہ اب تو جان لے من عرف نفسہ
کسکی تلاش کے لئے پھرتا ہے کو بہ کو

مجھے اے گنج شکر اپنا بناؤ	کرم سے روئے محبوبی دکھاؤ
نہین مجھکو امن جز ذات تیری	دو عالم مین مجھے غم سے بچاؤ
مٹے وہم دوی اور شرک دل سے	مجھے مئے بیخودی ایسی پلاؤ
شہ شاہان عالی قطب عالم	سبھی مقصود دل کا اب دلاؤ
روان ہے خاندان چشت تم سے	جو اسرار حقیقت کو سمجھاؤ
ہے رتبہ تجھکو زبدۃ الانبیا کا	مجھے بھی قید ہستی سے چھڑاؤ
جو آوے در پہ تیرے جنت کو جاوے	مجھے بھی مژدہ جنت سناؤ

سگ دربار عاجز میران شاہ کو
کرم سے اپنے دامن مین لگاؤ

یارو کوئی جا حضرت شاہ بھیکھ کو کہدو	گر نظر عطا حضرت شاہ بھیکھ سے کہدو
میخانہ وحدت سے تو اک جام محبت	رحمت سے پلا حضرت شاہ بھیکھ سے کہدو
پابند ہون مین حرص و ہوا رنج و بلا مین	ہو میری رہا حضرت شاہ بھیکھ سے کہدو
بیدل مین تڑپتا ہون پڑا بے سر و سامان	دیکھو تو ذرا حضرت شاہ بھیکھ سے کہدو
لو میرے خبر بہر شہنشاہ معالی	دیدار دکھا حضرت شاہ بھیکھ سے کہدو
ہر آن وظیفہ تیرا اسماء معظم	ہے دل مین سدا حضرت شاہ بھیکھ سے کہدو
ہشکہ و گلفام ہر دو تیرے عرش کے تارے	اس ماہ لقا حضرت شاہ بھیکھ سے کہدو
میران شاہ تیری یاد مین مصروف ہے ہر دم	مسکین گدا حضرت شاہ بھیکھ سے کہدو

اب کوئی جاکر کہے دلدار کو
دل تڑپتا ہے ترے دیدار کو

سخت حیران ہوں پریشان ای صنم
مت ستاؤ عشق کے بیمار کو

قاصد لادے خبر بہر خدا
کچھ خبر ہے یا نہیں غمخوار کو

یا علاؤالدین صابر کلیری
یاد فرماؤ دل آزار کو

جسپہ پڑ جائے تمہاری یک نظر
کیا وہ سمجھے غیر حق اغیار کو

ناتوان ہوں بیکس و بے آشنا
تم سا چارہ گر نہیں ناچار کو

میران شاہ کو کچھ نہ ہو رنج و الم
گر کرو منظور اس گفتار کو

ملا دلدار اب ہم کو آہا اہا اوہواوہو
ہوا دیدار اب ہمکو آہا آہا اوہواوہو

ہوا اک جام ساقی سے عطا جی ارغوانی سے
کیا سرشار اب ہمکو آہا آہا اوہواوہو

جناب عشق سے یارو کہوں کیا خواب غفلت سے
کیا بیدار اب ہمکو آہا آہا اوہواوہو

اٹھا پردہ دوئی کا جب کہاں ہو غیر حق یارو
ملا اسرار اب ہمکو آہا آہا اوہواوہو

عجب پردہ نہانی سے نظر آئی جو دلبر کی
زلف بلدار اب ہمکو آہا آہا اوہواوہو

زہے قسمت ہو میران شاہ کیا منظور جابر
سر دربار اب ہمکو آہا آہا اوہواوہو

دل دے چکا ہوں پیارے تم جانو یا نجانو
مشتاق ہیں تمہارے تم جانو یا نہ جانو

روز ازل سے ہم ہیں حسن ازل کے طالب
اے مہ لقا ہمارے تم جانو یا نہ جانو

عالم میں منکشف ہے جلوہ نمائی تیری
مرتے ہیں ہم بچارے تم جانو یا نہ جانو

دکھلا جمال اپنا اجمیر کے بسیا
چاہوں کروں نظارے تم جانو یا نہ جانو

جسطرف دیکھتا ہوں آتا نظر ہے تیرا
نور و ظہور سارے تم جانو یا نہ جانو

پھر خدا دکھا دے گھونگٹ اٹھا کے مکھڑا
کہتا ہوں میں پکارے تم جانو یا نہ جانو

ہر دل میں بس رہو ہیں بس آپکی طرف سے
عرفان کے اشارے تم جانو یا نہ جانو

آتش ہجر سے تن من جل بل گیا ہے میرا
تھکتے ہیں اب شمارے تم جانو یا نہ جانو

ہے شوق میران شاہ کو [illegible] کا ہر دم
اے میرے دلدارے تم جانو نہ یا نہ جانو

خبر لو یا علاؤالدین دو عالم میں سہارے ہو
فرید الدین بابا کے دل و جان سے پیارے ہو

غریبوں کے سروں اوپر سدا ہے آسرا تیرا
تمہیں مونس تمہیں غمخوار اور حامی ہمارے ہو

تیرے دیدار کا مشتاق ہر دم ہوں علی احمد
دو جگ میں ہو تیرا جلوہ مثل روشن تلدی ہو

رواں ہو فیض کا دریا تمہاری عشق کامل سے
ملایک جن و حیوان اور انسانوں میں ساری ہو

تیرے دربار عالی کے ہیں سب شاہ و گدا عاشق
نظر میں نظر بازوں کی تمہیں کامل نظاری ہو

نظام الدین علاؤ الدین خلیفے فرد عالم کے
مثال چاند اور سورج بہر دو ماہ پارے ہو

کرے رتبہ رقم تیرا کہاں تک میران شاہ
نواسے ہو محمد کے علی کے دل کے پیارے ہو

ارے صنم عشق تیرے نے کیا ہی ستایا مجھکو
ہائے افسوس نہ دیدار دکھایا مجھکو

کیا ہوئی مجھ سے خطا جس لئے یہ جور و جفا
تو نے دشت بیابان میں رلایا مجھکو

دل دیا جان بھی دی اور کیا سر کو فدا
تو نہیں میں ہوں عجب راز سمجھایا مجھکو

آہ میرے پیارے تھے حضرت صابر گو قسم
کیوں بھلا خواب عدم سے تھا جگایا مجھکو

ماسوا تیرے نہیں غیر سے درکار مجھے
دو جہان سے تیری الفت نے اٹھایا مجھکو

دمبدم در پہ تیرے کہتا ہوں ارنی
لن ترانی کے آوازے نے جلایا مجھکو

میران شاہ کیوں نہیں میں اب سوی اجمیران
خواجہ ہند الولی نے بلایا ہے مجھکو

جناب مخدوم علاوالدین جمال اپنا دکھا دی ہمکو
ظہور کثرت سے سوی وحدت کرم سے اپنی لگا دی ہمکو

تیرے کلیر کی خاک ہمکو ہے ہمیں عرش بریں سے بہتر
جو شوق اپنے سے جام پر کر بہ نظر رحمت پلا دی ہمکو

تمہیں نے فیض عام صابری کو کیا ہے روشن ہر دو عالم
میں خواب غفلت میں پڑ رہا ہوں اے شاہ عالی جگا دی ہمکو

اے میرے مونس اے میری ہمدم تمہارے دیدار کا ہوں مشتاق
مریض تیرا ہوں اے مسیحا ملک اٹھا کر جلا دی ہم کو

بروز محشر کے ہو سہارے اے میرے صابر علی پیارے
لگا ہوں دامن سے تمہارے وہم خودی سے گما دی ہمکو

میں جانوں کاسف حضرت ای راز مخفی جلی کی
جو قید ہستی سے ہو رہائی فنا بقا سے چھڑا دی ہمکو

طفیل بابا فرید چشتی کے میران شاہ لگو دامن
یہی ہے مقصود دل کا سارے سرور اپنا دلا دی ہمکو

ہمیں دامن سے یا خواجہ لگا لو
حضوری میں مجھے اپنے بلا لو

تمہارے عشق نے پھونکا ہے تن من
کبھی جام وصال اپنا پلا لو

سدا یہ آرزو ہے دل میں میرا
سگ درگاہ عالی کا بنا لو

تیرا دیدار ہے دیدار ربی
ذرا گھونگھٹ اٹھا کر کے دیکھا لو

[illegible]
[illegible] لو

تیرے دیدار کی حسرت ہی دل مین ۔۔۔ رخ پر نور سے پردہ اٹھا لو

تمنا دم بدم ہے میران شاہ کی
مجھے بھی اپنے روضہ پر بلا لو

ردیف ہ

صنم کے عشق مین یارو ہوا ہون مین تو دیوانہ ۔۔۔ زبس حسن شمع پر جل گیا ہون مثل پروانہ
نہین ہوش و خرد قایم میرا فرقت مین جانان کی ۔۔۔ کوئی کہتا ہے سودائی کوئی کہتا ہے مستانہ
جلایا ساقیا ای اتشی سے وہم دوری کا ۔۔۔ رہے روز ازل سے تا ابد آباد میخانہ
اٹھا یا دین و مذہب ہے نہ خواہش حور و جنت کی ۔۔۔ رہا مین تو نہ کچھ باقی بنہا یا خوب یارانہ
دکھایا جب سے تو نے ہے مجھے جلوہ فقیرانہ ۔۔۔ کبھی مست اور کبھی سالک کبھی ہون حال عندانہ

اٹھا دے وہم غیر اپنا بری ہو رنج و راحت سے
تو چل اجمیر میران شاہ وہ ہے دربار شاہانہ

یہی ہو آرزو ہر دم تیرے دربار یا خواجہ ۔۔۔ کرون پردہ نہانی سے عیان دیدار یا خواجہ
جو ہو ہند الولی رونق معین الدین اجمیری ۔۔۔ فنا فی تو خبر میری ہے غم خوار یا خواجہ
تیرے روضے مبارک مین اگر میرا گذر ہووے ۔۔۔ کبھی رنج و الم اپنے کرون اظہار یا خواجہ
نسیم فیض عرفان ہو علیم راز پنہان ہو ۔۔۔ مرض دل کے بھی درمان ہو سبھی آزار یا خواجہ
مجھے نظر عطا سے اب دکھاؤ راہ وحدت کا ۔۔۔ صفا ہو دل کا آئینہ کھلے اسرار یا خواجہ
تمامی اولیاؤن کے تمہین شاہ ولایت ہو ۔۔۔ حقیقت کی ہدایت ہو صحیح سرکار یا خواجہ

رہی مین تو نہ کچھ باقی گذر اپنے سے میران شاہ
ہے بس دم جب تلک میرا رہے گفتار یا خواجہ

کیا پاک خاندان تمہارا ہے شاہ بھیکھ ۔۔۔ میرے یہ دل مین نام پیارا ہے شاہ بھیکھ
کیا خوب اس طریق مین عیش و سرور ہے ۔۔۔ ٹوٹے ہوئے دلون کا سہارا ہے شاہ بھیکھ
تحقیق دو جہان مین تمہارا ظہور ہے ۔۔۔ روشن نبی کے دین کا تارا ہے شاہ بھیکھ
اے بادشاہ فیض مین ہون آپ کا گدا ۔۔۔ مجھکو تمہارے ہجر نے مارا ہے شاہ بھیکھ
بس دل کو اشتیاق ہو حسن و جمال کا ۔۔۔ ذات خدا کا صاف نظارہ ہے شاہ بھیکھ

ہے اپنے کرم کا طلبگار میران شاہ
جو تھا خراب دل مین پکارا ہے شاہ بھیکھ

وظیفہ ہے مجھے ہر دم تمہارا یا رسول اللہ ۔۔۔ درود پاک اظہر ہے ہزارا یا رسول اللہ

Gul Hayat Institute

کہاں مقدور ہی مجھ مین لکھوں اوصاف حضرت کے
ہے بیشک ذات اللہ کا نظارا یا رسول اللہ

یہی ہے آرزو دل مین پلا دو جام وحدت کا
مٹے تب وہم ہستی کا یہ سارا یا رسول اللہ

عرش اور فرش تک ہی ملائک جن اور انسان
سبھوں کا ورد ہے کلمہ تمہارا یا رسول اللہ

ہوا وعدہ شفاعت کا شب معراج اللہ سے
اسی باعث ہے امت کو سہارا یا رسول اللہ

یہی مقصود ہے دل کا رہے تجھ نام کی تسبیح
اٹھوں جب دم قیامت کو دوبارا یا رسول اللہ

ابی لہب کو دکھلایا عجائب معجزہ تم نے
کیا شق القمر بھیجے اوتارا یا رسول اللہ

مجھے گردش نے گھیرا ہے طفیل بجناب اللہ
اٹھا فکر و غم دل سے خدارا یا رسول اللہ

طفیل اپنے نواسوں کے میری مشکل کشائی ہو
مدد کو بھیجدو اب مرتضےٰ را یا رسول اللہ

غلام سید شاہ بھیکھ ہے ناچار میران شاہ
مجھے محشر مین بخشا ناخدا را یا رسول اللہ

اب تو چل تو اسے دلا اجمیر کا دربار دیکھ
خواجہ ہندوالی کی با کرم سرکار دیکھ

پاتے ہین فیض انکے در سے جن و انس وحش عام
تو بھی چل کس کر کمر ہو جا خبر ہوشیار دیکھ

ایسے مردان خدا ملنے سے ملتا ہے خدا
روئے خواجہ حق نما ہے انکا تو دیدار دیکھ

گر خودی کو دور دل سے گر خدا کی ہو طلب
کنت کنزاً مخفیا کا جا کے وہان اسرار دیکھ

عقدے کھل جاتے ہین دل کے مرقد انوار پر
وہان تجلے مصطفےٰ و حیدر کرار دیکھ

کیا مزار نور سے آتی ہے جنت کی ہوا
خلد کا تو اس زمین پر گلشن و گلزار دیکھ

اب تجھے کیا دیر ہے چل جلد جا با صدق و صفا
میران شاہ بلہار ہو کر جا کے اپنا یار دیکھ

کیا حسن ازل یار کا دیدار ہے واللہ
سب عشق مین معشوق کے بیمار ہی واللہ

اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن
دیکھا ہے میان جسنے وہی یار ہی واللہ

آئینہ دل صاف کرو زنگ دوئی سے
مطلق ہم صورت وہی دلدار ہی واللہ

غائب جو کیا انکو در پردہ وحدت
بس اسمین ہی مخفی اسرار ہی واللہ

طالب ہین جو جنت کے ہم وہم تو مری کی شیدائی
جسکا ہے صنم بس وہی گلزار ہی واللہ

کافر ہے میان عشق مین ہم عشق کے کافر
اسلام ہے ہمکو نہ سروکار ہی واللہ

میران شاہ رضا یار مین ہم بھی رضا مند
جو کچھ ہے ولی چشت کا دربار ہے واللہ

Gul Hayat Institute

یہی ہے آرزو میری معین الدین اجمیری ۔ حضوری ہو مجھے تیری معین الدین اجمیری

تمہیں شاہ ولایت ہو تمہیں ہادی ہدایت ہو ۔ دوئی نے جان ہی گھیری معین الدین اجمیری

ہجر کی اگ سوزان نے جلایا تن بدن میرا ۔ ہوا ہون خاک کی ڈھیری معین الدین اجمیری

خدا کیواسطے بخشو مجھے جام محبت کا ۔ اٹھے ہے دل میں اندھیری معین الدین اجمیری

طفیل خواجہ عثمان کے سبھی مقصود ہو حاصل ۔ ہمیں ہن در بدر کی پھیری معین الدین اجمیری

کہیں منکیر نکیر آکر تیرا اب کون ہے حامی ۔ کہون میں خاص اجمیری معین الدین اجمیری

تیرے در کے گداؤن کا گدا ونی ہو میران شاہ
جو ہو قدمون میں جا میری معین الدین اجمیری

جس دل کو تمنا ہے میان چشت کے در کی ۔ مطلق نہ محبت ہے اسے دولت و زر کی

جس جا پہ گذر حضرت انسان کی ہے یارو ۔ طاقت وہان نہیں قوت ہے جبرئیل کی پر کی

پی لو جسے خواہش ہے میان جام محبت ۔ مجھکو وہ کہے کوئی کہ ہم کو نہ خبر کی

جو عشق کا گھایل ہے وہ اجمیر کی راہ لے ۔ مرہم وہان ملتی ہے میان زخم جگر کی

کیا فخر ہے کیا شان ہے کیا رتبہ اعلے ۔ اوصاف کرے بس کہان طاقت ہو بشر کی

حاصل ہے میان عشق جسے اپنے صنم کا ۔ کچھ اسکو خبر ہے نہ ادھر کی نہ ادھر کی

میران شاہ تیرے سر پہ سدا سایہ ہے چشتی
حیرت تجھے اب کیا ہے بھلا روز حشر کی

افسوس عشق ظالم تن میں جلا رہا ہے ۔ کیا ہجر اس صنم کا دل کو ستا رہا ہے

کس سے کہون میں اپنی سنتا نہیں ہے کوئی ۔ جو کچھ کہ دل میں اپنے یارو سما رہا ہے

گھایل ہوا ہون اسکی گھونگٹ کی چوٹ سے ۔ وہ شوخ نازنین کیا کیا دکھا رہا ہے

ارنی تو یہ ندا ہے اس در پہ رب ارنی ۔ واللہ لن ترانی ہم کو سنا رہا ہے

قربان نحن اقرب ہر جا وہو معکم ۔ کیا خوش ادا وہی پیارا بنا رہا ہے

مرتے ہیں ہم تو یارو حسن ازل پہ اس کے ۔ کیا جانے کس خطا پر مکھڑا چھپا رہا ہے

میران شاہ سر کے بل تو اب چل پیران کلیر
فیض عام گنج مخفی صابر لٹا رہا ہے

مرنے کا تیرے عشق میں اے جان نہیں غم ہو ۔ لیکن تیری فرقت کا بہت رنج و الم ہے

پھرتے ہیں تیرے عشق میں ہم پا بسر عریان ۔ یہ ہجر تمہارا نہیں دوزخ سے نہ کم ہے

Gul Hayat Institute

گر بیچ بھی ڈالیں تو ہمیں بر سر بازار
انکار نہیں ہے مجھے قرآن کی قسم ہے

ایک دم بھی جو غافل ہوں تو ہے کفر سراسر
نقشہ تیرے صورت کا میری دل پہ رقم ہے

ہمنے تو تیرے عشق میں تن من کیا قربان
پر تجھکو محبت نہ دلاسا نہ کرم ہے

جائینگے نہیں چھوڑ کے مطلق تیرا دامن
جبتک میرے دلدار تیرے سینہ میں دم ہے

شائق ہوں تیرے حسن ازل کا میرے ہمدم
کس واسطے عاجز پہ سدا جور و ستم ہے

منظور نہیں تجھکو گنہگار سے الفت
عاشق کا تو آگے سے بھی آگے ہی قدم ہے

میران شاہ کہاں طاقت تحریر ہے پیارے
کاغذ نہ سیاہی نہ بیان ہے نہ قلم ہے

سجن کو کرم سے اپنا مکھڑا
دیکھا دے تو دکھا دے تو دکھا دے

جمال حسن لوانی ہے پردہ
اٹھا دے تو اٹھا دے تو اٹھا دے

شراب شوق کا اک جام مجھکو
پلا دے تو پلا دے تو پلا دے

تیرے کوچہ صنم میرا گذر ہو
رضا دے تو رضا دے تو رضا دے

خداوندا کرم سے مجھکو پیارا
ملا دے تو ملا دے تو ملا دے

ہوا ہے گر خفا دلدار ہم سے
منا دے تو منا دے تو منا دے

جو دل کی آرزو ہے **میران شاہ** کی
دلا دے تو دلا دے تو دلا دے

جو عشق میں سرشار ہی بدنام نہیں ہے
یہ مسئلہ خاصان خبر عام نہیں ہے

جب کثرت وہمی سے کھلے چشم حقیقت
جز ذات کوئی اور سرانجام نہیں ہے

ہر طرف ہویدا ہی ہمہ یار کی صورت
قرآن مین آیا ہے یہ الزام نہیں ہے

ہستی سے نکلکر جو کرے آپکو منسوخ
ایسا کوئی اسلام مین احکام نہیں ہے

ساقی نے جسے جام محبت کا پلایا
لیں اسکے سوا اور کچھ اکرام نہیں ہے

اک آن گوارا نہیں دلبر کے جدائی
جز عشق میرا اور کوئی کام نہیں ہے

کیا لطف ہو یار کی تصویر پہ قربان
گر کفر سے فارغ ہے تو اسلام نہیں ہے

اس عشق کے بیمار کی مطلق نہ دوا ہے
دیدار سوا یار کے آرام نہیں ہے

میران شاہ یہی حضرت شاہ کا ہو فیض
جز شوق محبت کے صبح شام نہیں ہے

صل علیٰ صنم کے حسن کے بہار ہے
اس حسن کے بہار پہ عاشق ہزار ہے

Gul Hayat Institute

اٹھ جائے گر صنم کے رخ پاک سے حجاب
جا بجا ہے دل اُنہی کا یہی افتخار ہے

ناز و ادا صنم کا بیان کیا کرے کوئی
ارض و سما میں جن و ملک بیقرار ہے

ساقی پلا دے جام وصال صنم مجھے
کیا سخت میرے دل پہ ہجر کا غبار ہے

یارب کسی کو فرقت جانان نہ ہو نصیب
دلبر کے درد و غم سے میری چشم زار ہے

باشاہ بھیکھ بہر خدا لو خبر میری
دربار میں حضور کے میری پکار ہے

چل بیدرنگ کوچہ جانان میں میران شاہ
تیرے مدد کو شاہ علی ذوالفقار ہے

دیکھو طرف صنم کے لگانا ہی چاہئے
اور وہم دل سے اُٹھانا ہی چاہئے

تا ذات تجھ سوا ہے نہ ذات کے سوا
اپنے ہی پیچ یار کو پانا ہی چاہئے

ہے عین صفت ذات کی موجود آپ میں
حرف دوئی کو دل سے مٹانا ہی چاہئے

جسطور سے ہو یار کا دیدار نصیب
تن مثل کوہ طور جلانا ہے چاہئے

کافر ہوا وہ جس سے ہوا دلربا خفا
جس مذہب میں سکھی لو منانا ہی چاہئے

گر تجھکو شوق ہے تو چل اب کوئے یار میں
آتا نہیں ہے وہ تجھے جانا ہی چاہئے

جس غزل میں ہو یار کا اوصاف میران شاہ
اس غزل کو ضرور سنانا ہے چاہئے

باشاہ بھیکھ اپنے روضہ پہ اسدم بلا مجھے
میں آپکا غلام ہوں درشن دکھا مجھے

ہستی کی فکر غم سے زبس بیقرار ہوں
تا مہ خدا نہ اتنا جہان میں رلا مجھے

بہر خدا جناب معالی کا واسطا
وحدت کا ایک جام کرم سے پلا مجھے

مشہور خاندان تمہارا ہے صابری
تسکین دل کو دیجئے بہر خدا مجھے

میں عشق کا مریض ہوں کوئی دوا نہیں
پر آپکے جمال سے ہو گی شفا مجھے

دکھتا ہے آرزو سگ دربار میران شاہ
امداد ہو حضور سے نظر عطا مجھے

گر کوئی ہمسے پوچھے کیا عشق میں مزا ہے
تن من بھی جلانا یہ عشق کی ادا ہے

کس سے کہوں میں اپنی قسمت کے کم نصیبی
دلبر کو دل دیا ہو پھر ہمسے وہ خفا ہے

وہ ہم جو نبض میری ہنس کر طبیب بولا
دیدار ہو صنم کا عاشق کی یہ دوا ہے

دیدار اس صنم کا ہم کو جمال ربانی
جن و پری ملائک انسان بنتا ہے

اوصاف اس صنم کا کیا جو سکے ہے کوئی
ظاہر ظہور یارو عالم میں ہو رہا ہے

قربان ہوئیں صنم پردہ جانی نہ جا لے ۔ قدمون سے سر اٹھانا عاشق کو کب روا ہے

یا بھیکھ میران شاہ کی منظور التجا ہو
مے بے خودی پلانا یہ آپ کے عطا ہے

جام ساقی جسے پلاتا ہے ۔ مست بے خود اسے بناتا ہی ہے
جسنے دیکھا جمال ماہ لقا ۔ چشم بالا کو کب اُٹھاتا ہے
جس پہ کرتا ہے عشق لطف و کرم ۔ دل مین حسن صنم دکھاتا ہے
جسنے سر کو رکھا ہے زیر قدم ۔ راہ حق کا وہ فیض پاتا ہے
عشق کے کیا عجیب آتش ہے ۔ رخت ہستی کا سب جلاتا ہے
کلمہ لا الہ مین جو ہے فنا ۔ وہی ذات بقا کو پاتا ہے

چل در خواجگان پہ میران شاہ
دل کے حسرت سبھی مٹاتا ہے

اے دل جو لگن ہے تجھے جسکی وہ بسی ہے مدینے نگری ۔ ہے عشق سدا درشن کا تجھے چل چھوڑ کے سب اب دنیا سگری
جس نام رسول محمد ہے وہ صل علی ہے شان خدا ۔ سب نور ہماری کا ہے لولاک کی ہے سر پہ چھتری
نہین پلک پلک مون منہ بھی مجھے غم فرقت مون روتے نین دہو ۔ ہے ہم جیا مون ٹہنی ہے اوت ڈہرن جا کر پگڑی
اے باد صبا تو بہر خدا اک راہ تو شہر مدینہ کی ۔ اٹہ بی مدنی ہاشمی کو ہم سے ملکو جائے کہین خبری
ذرا ہمسے پتا تو لیتا جا او بدے مانگے پر چلکے ہی نارا ۔ سو ہے مہر نبوت کا سید رنت چھاؤن کرت سر پہ بدے
ہے ختم رسل شاہ دو جہان تم بن تو شفیع کوئی اور نہین ۔ مکھڑہ دیکھنے کو جیا ترست ہے تجھ بن دکھو لگی ہے بی صبری
بیش طہ لقب ہے تیرا عاشق جو ازل سے رب ہے تیرا ۔ مختار رہو ساری خدائی مین ہین ہجر مون جادو ہون مری
کوہ قاصد ہو تو کرے یاری میرا حال نبی کو سنا دیوے ۔ کس ورا جا رکھون بیان تم آن لیو موری ساز وزری
وہ جہان جہان کی جان ہوا جبرئیل مین دربان ہوا ۔ اسی سیر فلک اک آن ہوا وہی مالک ہو شمش و قمری

گر دستگیری یار رسول اللہ نہین بحر الم مین ڈوبتا ہون
کہے نپٹ کمینہ میران شاہ رہون دو جہان مین ممنون تمہارا

مجھے تو اے صنم مکھڑا دکھا دے ۔ لگی ہے اگ تن من سے بجھا دے
تیرا جیدار ہے دیدار حق کا ۔ ذرا نام خدا پردہ اٹھا دے
تیرا مشتاق ہون روز ازل سے ۔ تمنا غمزدہ دل کے دلا دے
تصدق ہون مین یا مخدوم صابر ۔ دوئی کا خوف اب دل سے مٹا دے
شراب بیخودی کا جام مجھکو ۔ کرم سے ہاتھ اپنے سے پلا دے

ہوے مدت مجھے اس آرزو مین
بمیدان حقیقت کے رضا دے

تو اب چل میران شاہ ہے شوق تجھکو
قدم سے جاکے سر اپنا لگا دے

اے صنم ہم سے تو گھبرایا نہ کرجانے دے
دیکھے دیدار تو پچھتایا نہ کرجانے دے

ہے ترا کوچہ ہمین کوچہ امید وصل
ہمکو اس کوچہ مین رلوایا نہ کرجانے دے

ہے تیرے قدمون کا سایہ تو ہما کا سایہ
ہمکو اس سایہ سے بے سایہ نہ کرجانے دے

جاکے مجلس مین رقیبون کی بھلایا مجھکو
کہین تشریف کو لیجایا نہ کرجانے دے

اتنا افسوس ہے دیکھی نہ وفائی تیری
دل کسی بندہ کا الجھایا نہ گرجانے دے

دل تیرے زلف سیہ مین ہوا پابند مرا
اس لئے زلف کو سلجھایا نہ کرجانے دے

اس تیرے شوخ نگہ نے کیا زخمی مجھکو
ایسی تلوار کو چمکایا نہ کرجانے دے

ہوگیا خاک تیرے شمع حسن پر جل کر
ایسے اجلال کو دکھلایا نہ کرجانے دے

ہوکے سائل تیرے دربار گیا میران شاہ
ایسے غمگین کو دھمکایا نہ کرجانے دے

دکھلا جمال اپنا اے دلربا پیارے
تیرے عشق کی لگن سے تن من جلا پیارے

مئی بیخودی کا پیالہ پر کر پلا دی مجھکو
رنگ دوئی سے میرا دل ہو صفا پیارے

اے بادشاہ عالم مین ہون گدا تمہارا
سائل پہ جلد کیجے نظر عطا پیارے

ہستی کی حاجتون مین محتاج ہو رہا ہون
بہر خدا کرم سے کیجو رہا پیارے

ہمنے تو جان و دلکو بلہار کردیا ہے
آگے پھر اسمین جو کچھ تیری رضا پیارے

ہے شوق دلمین ہردم دیکھون جمال تیرا
رخسار حق نما سے پردہ اٹھا پیارے

یا جیکہ میران شاہ کو اپنا غلام جانو
دامن مجھے لگانا روز جزا پیارے

ملک عدم سے آئے ہین اس یار کیلئے
سو سو جتن بنائے ہین دلدار کے لئے

فرقت کے غم مین ہوش و ہواس گئے ہمہ
کیا درد غم اٹھائے ہین غمخوار کے لئے

ای کاتب ازل میری قسمت مین کیا لکھا
کیون چرخ نے ستائے ہین ازار کے لئے

الفت مین اس صنم کی تو ہم ہوگئی فنا
کیون قبر مین جگائے ہین اظہار کے لئے

کشتہ بنادیا مجھے اے فتنہ گر طبیب
کتنے ہی فن سکھائے ہین بیمار کے لئے

کوچے مین تمنے جاگے تو دلبر کے بارہا
زنجیر در ہلائے ہین دیدار کے لئے

Gul Hayat Institute

پہنچی جب اسکے وصل کی آواز کان مین ... ہوئی پلک بچھانے مین رفتار کیلئے
اے قادر قدیر تو پروردگار ہے ... مشکل یہ حل ہو حیدر کرار کے لئے

امداد میران شاہ کی کردیا علاؤ الدین
مصرعے یہ سب بنائے مین سرکار کے لئے

خواجہ خواجگان چشتی کر کرم سے پار کشتی ... حق نما اہل بہشتی کر کرم سے پار کشتی
صاحب ہند الولی ہو محرم نفی جلی ہو ... نائب حضرت علی ہو کر کرم سے پار کشتی
اے شہ شاہان عالی لو ذات لایزالی ... ایکا مین ہون سوالی کر کرم سے پار کشتی
مظہر کون و مکان ہو پیشوای عاجزان ہو ... رہنمائے انس و جان ہو کر کرم سے پار کشتی
از طفیل خواجہ عثمان بحر عصیان مین ہون حیران ... ہر مرض کے تم ہو درمان کر کرم سے پار کشتی
کون ہے تم بن ہمارا ایکا جس سے سہارا ... مین تمہارا ہون مین تمہارا کر کرم سے پار کشتی
اب دکھا وحدت کی لذت ہو عطا جام محبت ... ہے تمہاری یہ مروت کر کرم سے پار کشتی
مین تیرا عاجز گدا ہون اور مشتاق لقا ہون ... جان اور دل سے فدا ہون کر کرم سے پار کشتی

میران شاہ ہو داد خواہ ہون پریشان پرملال
اب مدد اے شاہ شاہان کر کرم سے پار کشتی

دلبر کو ہر دم یاد کیجئے ... رہے خوش جس مین وہ بس شاد کیجئے
دوئی سے درگذر ہو خاص یکتا ... خیال و وہم کو برباد کیجئے
نفی اپنی اثبات پیر کامل ... بس اپنا آپ بے بنیاد کیجئے
مقام بیخودی مین ہو کے ویران ... خودی سے آپ کو آزاد کیجئے
جناب عشق کی ہو رہنمائی ... تو پھر کس طور سے بیداد کیجئے
فنا اول ہو تو مرنے سے پہلے ... نشہ وحدت سے دل آباد کیجئے

طلب ہو میران شاہ دل مین جو نالہ
معین الدین سے فریاد کیجئے

اے یار مجھ کیا ہو لیا تو نے ستا کی ... کیا ہم نہین تم آپہی بندے ہو خدا کے
کیون وصل کا ہر بار تقاضا کیا ہمسے ... کیا ہم سزاوار ہین اس جور و جفا کے
صورت تو دکھائی نہین پردہ سے نکلکر ... کیا ہاتھ لگیگا ہمین کوچے مین رلا کے
کیون حسن خداداد یہ اغماض ہوا تنا ... ہے کون جو پہنتا نہین تجھ مین تفہ کے
ویران کیا عشق مین اور دل سے بھلایا ... ہم بھی سگ دربار مین اک راہ نما کے

ہم اپکی الفت مین میان خاک ہو رہے ہین
کیا لوگے مجھے آتش فرقت مین جلاکے

میران شاہ سدا دام محبت مین پھنسا ہے
ہم جاوین کہان آپ کے دربار مین آئے

اے صنم بہر خدا تو مجھے دیدار دکھاوے
حسن نورانی سے ای جان ذرہ پردہ اٹھادے
ساقیا آتش فرقت نے جلایا مجھہ کو
اپنے ہاتھون سے تو ایک جام محبت کا پلادے
کوئی قاصد بھی نہین ہے جو لے نامہ بری
کچھ پتا یار کے آنے کا تو اے باد صبا دے
یا علی ابن ابی طالب للہ مدد کر
ہو گیا مجھ سے خفا ہے میرا دلدار منادے
بر سر خاک تڑپتا ہون مسیحا میرے
جس سے راحت ہو میرید لکو وہ فی الفور دوا دے
ہادی پیر مغان مرشد کامل میرے
کوچہ یار کے جانے کی مجھے راہ بتادے

چل در حضرت مخدوم علی میران شاہ
جو تمنا ہے تیرے دل کی وہان جاکے سنادے

دیا بھیکھ از بحر معانی
سدا ہون آپ کے در کا سوالی
مٹے ہستی میری اور وہم دوئی
تیرے ہے ذات اللہ تعالی
پلاؤ جام وحدت کا کرم سے
دیا حق نے تجھے قرب کمالی
کہون جاکر کسے اپنے حقیقت
اغثنی سیدا امدد بجالی
جناب خواجگان کے لال ہو تم
جو ہو مقبول ذات لایزالی
تمہارا فیض ہے جاری جہان مین
جنوب و مشرق و مغرب شمالی

سدا یہ آرزو ہے میران شاہ کی
دکھاؤ دین و دنیا مین خوشحالی

سگ دربار ہون تیرا جناب شاہ جیلانی
کرم سے پار کر بیڑا جناب شاہ جیلانی
ہوا ہون غرق عصیان مین دو عالم مین سوا تیرے
نہین حامی کوئی میرا جناب شاہ جیلانی
تیری درگاہ عالی مین سدا ہے آرزو میری
مٹاؤ دل سے اندھیرا جناب شاہ جیلانی
دیا حق نے تمہین قرب کمالی خاص محبوبی
ہوا بالمقدم تیرا جناب شاہ جیلانی
نہین کوئی دو عالم مین سوا تیرے پناہ میری
مجھے ہے درد و الم گھیرا جناب شاہ جیلانی
مٹایا وہم دوئی نے دکھاؤ نور وحدت کا
مین ہون دربار کا چیرا جناب شاہ جیلانی

تیرے قدمون پہ میران شاہ کی جان ہوا قربان
لگے بغداد مین ڈیرا جناب شاہ جیلانی

Gul Hayat Institute

محبوب پیا اب تو میرے دکھ کو دوا دے — مین طالب دیدار ہون دیدار دکھا دے
فرقت مین شب روز میری دلکو نہین چین — اب نام خدا جام محبت کا پلا دے
مشتاق ہون واللہ تیری حسن ازل کا — تو رخ انور سے ذرا پردہ اٹھا دے
مخدوم علی احمد صابر کا تصدق — مقصود میرے دل کا تو فی الفور دلا دے
بسمل کیطرح تڑپتا ہون تو آ میری مسیحا — مین عاشق مردہ ہون مجھے آ کے جلا دے
برباد ہوا مین تو تیرے ناز کا مارا — ای بحر کرم دامن ہستی سے جھڑا دے

میران شاہ تیرے در کے گداؤن کا گدا ہے
دنیا کے ہوس وہم دوئی دل سے مٹا دے

چلی پریم کی ایسی یار ہوا بس ہم کدہر ہی اور تم کدہر ہے — جو کچھ کہ ہوا کہون کس سے بہلا ایسی ہم کدہر اور تم کدہر
کثرت سے لگی وحدت کی جھلک سبھی وہم دوئی کا ہوا باطل — جب پردہ غفلت کا ایسا اٹھا بس ہم کدہر ہی اور تم کدہر
ساقی نے مجھے بانظر کرم دیا بادۂ وحدت جام پلا — میری ہستی کا سبھو رخت جلا بس ہم کدہر ہی اور تم کدہر
اسرار نہان جو ہوا ظاہر کچھ کیا ہی جو ہم سے رہا باہر — وفی انفسکم کا راز کھلا بس ہم کدہر ہی اور تم کدہر
جب کچھ بھی ذرا نہ رہا باقی اٹھا بود نابود کا نام و نشان — رہا محض و فکر کا کچھ نہ پتا بس ہم کدہر ہی اور تم کدہر
دلدار کا دل ہی مین حسن ازل ہوا میری نظر مین جلوہ نما — جب ہستی و وہم کا نقش مٹا بس ہم کدہر ہی اور تم کدہر

جب شاہ جنونی ہوئی آندر رہا ہوش و خرد نہ ذرا باقی
بس میران شاہ نہین فکر رسا بس ہم کدہر ہی اور تم کدہر

نہین کوئی دو عالم مین ہے زبدۃ الانبیا ثانی — کہ جیسا پیر وحدت ہے شکر گنج قطب ربانی
وہی ہادی وہی مولی وہی ہی رہنما میرا — نہین مقبول حقانی ہے زبدۃ الانبیا ثانی
دو عالم مین ہے مظہر چراغ چشت ہے روشن — نہین محبوب ربانی ہے زبدۃ الانبیا ثانی
خلیفے آپکے ستر ہزار عالم دو عالم مین — کہان ایسی مہربانی ہے زبدۃ الانبیا ثانی

ہوا ہے کون میران شاہ نہ ہوگا فی الحقیقت ہے
تسلیم فیض عرفانی ہے زبدۃ الانبیا ثانی

ستایا عشق جانان نے جسے اسکو خدا جانے — جلا جو ہجر کی آتش اسے کوئی جلا جانے
حقیقت عشق کی بار و ملایک بھی نہین آگاہ — وہ ہے معلوم عاشق کو دیا ماہ تعا جانے
صنم بہر خدا ہم سے نہ کر جور و جفا اتنا — ہوا ہے کام جو میرا اسے تیری بلا جانے
سجن اپنا دو عالم مین نہین تیرے سوا کوئی — ہزار افسوس اپنے سے جو تو مجھکو سوا جانے
نہین ظاہر کیا مینے تیرے اس بیریائی کو — ہوا کافر سراسر وہ تجھے گر بیوفا جانے

Gul Hayat Institute

اٹھا یا دین و دنیا سے تیرے فرقت نے ای دلبر
جو گذری ہے میرے دل پر سے مشکل تا جانے

نہ کر اتنا بیان ہرگز غم فرقت کا **میران شاہ**
تیرے اس دل کی حاجت کو تیرا ہی پیشوا جانے

کیا جناب عشق کے لو رہنمائی ہو گئی
بود اور نابود کی باہم رسائی ہو گئی

آتش سوزان نے تن مین کیا عجب تاثیر کی
وہم باطل سے میان دل کو صفائی ہو گئی

کوچہ جانان مین یارو خاکساری جسنے کی
صورت دلدار کی دل مین سمائی ہو گئی

بادۂ و مئے صاف ساقی نے کیا لطف عطف
عقل کی فی الفور کیا تن سے جدائی ہو گئی

خواجہ ہند الولی کی پارسائی ہو گئی
جب گئے دربار مین روے نمائی ہو گئی

وہم دوری سے منزہ ہو کے جب یکہا میان
آپ مین پہر جلوہ گر ساری خدائی ہو گئی

میران شاہ ہے شکر لازم خاندان چشت کا
پیر کامل سے تیری عقدہ کشائی ہو گئی

عجب اس یار نے اپنا تماشا آ دکھایا ہے
جو پردہ غیب کا لیکر ہر اک شے مین سمایا ہے

کہا جب کن محبت سے ہوا ہر دو جہان روشن
کیا جب شوق محبوبی تو الانسان ستایا ہے

کہیون کیا لا مکان کو مین کیا ہر جا مکان اپنا
کہین مسجد مکان تکیہ کہین کعبہ بنایا ہے

کہین ملا کہین قاضی کہین عرفان الفاظی
کہین ہو حال مجذوبی کہین سالک ہو آیا ہے

کہین احد کہین احمد کہین لا میم فرمایا
دیکھو رے کس ادا سے بھید اپنے کو چھپایا ہے

کہے ہے **میران شاہ** عاجز ولی شاہ محمد کو
جو تھا وہم دوئی یارو بھی دل سے اٹھایا ہے

بیخود ہو کر تو پھر نہ خدا ہو تو جانئے
بندہ خدا سے دم نہ جدا ہو تو جانئے

دعوےٰ کرے جو عشق کا منصور کی طرح
سولی اوپر بھی جا کے چڑھا ہو تو جانئے

عاشق ہو جان جانان پہ یارو کوئی یارو
ایمان و جان و دل سے فدا ہو تو جانئے

قربان ہو کوئی جو محمد کی ذات پر
روز حشر کو پھر نہ رہا ہو تو جانئے

شبیر کی طرح سے پڑھے کیا کوئی نماز
خنجر کے نیچے سر بھی رکھا ہو تو جانئے

کعبے مین جا کے حاجی ہوا کیا عجب ہوا
آئینہ دل دوئی سے صفا ہو تو جانئے

پہلے مرے جو موت سے مرد خدا ہے وہ
دنیا مین آ کے پھر نہ گیا ہو تو جانئے

بیساختہ زبان سے کہے یا علی مدد
حاجت نہ دو جہان کی روا ہو تو جانئے

میران شاہ جسکو دامن چشتی نصیب ہو
دل مین نہ اسکا عقدہ کشا ہو تو جانئے

Gul Hayat Institute

مشکل کشا حیدر کرار علی ہے — حامی دد بہ ان صاحب دلدار علی ہے
خیبر کا قلعہ توڑ کیا کفر کو برباد — کیا شیر خدا قوت جبار علی ہے
اژدر کو کیا چیر کے اک پلمین دو پارہ — کافر کے لئے موت ذوالفقار علی ہے
اسوقت مین سب جن و ملائک نے پکارا — سب شاہ و گدا کا بھی سردار علی ہے
انگشتری دی ہاتھ سے سایل کو رکوع مین — بخشش کا سدا گرم جو بازار علی ہے
تھا لحمک لحمی کہا منبر پہ نبی نے — واللہ دین کا مختار علی ہے
اور علم لدنی کا ہوا فیض نبی سے — مخفی و جلی محرم اسرار علی ہے
براق پہ اسوار نبی تھی شب معراج — دل دل پہ ہوا جنگ مین اسوار علی ہے
کرزل مین نمودار ہوئے جب گل فردوس — پیش حضرت عباس علمدار علی ہے
ہیبت سے لرز کر بھی کفار پکارے — کیا حسن و جوانی مین کماندار علی ہے
ہنسکر کہا عباس نے جب کٹ گئے شانے — صد شکر کیا خلد برین بلہار علی ہے
شبیر نے در کربلا پائی شہادت — امت کے لئے بخشش دربار علی ہے
مین پنجتن پاک پہ قربان گیا ہر — کیا باغ نبی اور یہ گلزار علی ہے
یا شاہ ولایت میری امداد کو پہنچو — سینے ہے سنا رحمت غفار علی ہے

میران شاہ پڑھا کر ہمہ دم نادِ علی کو
وہ شاہ نجف تیرا مددگار علی ہے

آئینہ حق منظور نظر محبوب خدا شاہ بھیکھ ہوئے — اور محرم راز خفی و جلی وہ وصل علی شہ بھیکھ ہوئے
ہر مظہر جلوہ ذات احدی اور گل گلزار جناب نبی — ہین سرو ان بستان علی اور ثمرہ فاتحہ بھیکھ ہوئے
ای بحر کرم سلطان جہان اے چشمہ فیض نہان و عیان — مٹی وہم دوئی کا نام و نشان تم رہنما شہ بھیکھ ہوئے
سنو عرض میری یا بھیکھ پیا کرو مجھ عاجز پر نظر عطا — اک بادہ گلگون جام پلا تم ساقی ما شہ بھیکھ ہوئے
تم حضرت شاہ گرامی ہو تم فیض رسان مدامی ہو — تم چشتی صابر نامی ہو تم بحر سخا شہ بھیکھ ہوئے
مقبول جناب گنج شکر ہین پیش نظر حضرت صابر — ہوئی عاشق درگہ جن و بشر ہو دماہ لقا شہ بھیکھ ہوئے

اے باد صبا دربار مین جاکر میران شاہ کی تھی صدا
مجھے رنج و بلا سے کھو رہا دکھ مین دعا شہ بھیکھ ہوئے

خدائی جو ظاہر خدائی ہوئی — بلندی مین اک روشنائی ہوئی
وہ تھا آشکارا محمد کا نور — تھی وحدت مین کثرت چھپائی ہوئی
صفین چار کرکے الستم کہا — حکم کی دہان آزمائی ہوئی

ہوئی سب کو آواز قالو بلیٰ
تو جب سے وصل اور جدائی ہوئی

وہی نور آدم مین داخل ہوا تھا
تو مسجود کی وان سنائی ہوئی

کیا جسنے سجدہ اسے صدق دلسے
قیامت کو اسکی رہائی ہوئی

کیا دل سے انکار شیطان لعین نے
تو برباد ساری کمائی ہوئی

ہر اک امر پر ذات قادر ہے مطلق
نہ فکر و عقل کی رسائی ہوئی

یہ رمز نہان ہو گئی جسپہ ظاہر
اسی کی ہے دل مین سمائی ہوئی

ہوئی حضرت عشق کی جبکہ آمد
دو عالم مین گھر گھر دہائی ہوئی

ہوا جسکو عشق اپنے دلبر کا یارو
تو فوج ستم کی چڑہائی ہوئی

ملا جسکو دلبر تو دل ہی مین یارو
عجب شوق کی رہنمائی ہوئی

کھلا جسپہ اسرار وحدت کا پردہ
یہ نظر عطا پیشوائی ہوئی

کیا اپنے ہونے کو جسنے فنا
اُسے حالت ایکتائی ہوئی

ہوا چشت کا جو کوئی دل سے شائق
وہ عارف ہوا اور صفائی ہوئی

لیا جس نے میران شاہ نام علیؑ کو
تو فی الفور مشکل کشائی ہوئے

دلا تجھکو یاد خدا چاہیئے
کوئی دم نہ غافل ہوا چاہیئے

بھروسہ نہ کر ایک دم دم کا تو
حقیقت کو ثابت کیا چاہیئے

تو کر اپنی ہستی کو اب نیستی
یہ بار خودی سے رہا چاہیئے

نکل حرص و حاجت سے ہشیار ہو
شفیع احمد مصطفےٰ چاہیئے

اگر تجھکو حاجت ہے ذات بقا کی
تو پہلے مرن سے موا چاہیئے

اگر اپنے ہونے کو ثابت کرین تو
تو فرمان مشکل کشا چاہیئے

ہے من عرف نفسہ قول علیؑ
عمل اسپہ کرنا روا چاہیئے

تو کر سرمہ خاک پا پیشوا
جو آنکھون مین نور و ضیا چاہیئے

کھلے تجھپہ یہ اسرار رمز نہان
تو جام فنا کو پیا چاہیئے

دوئی دور کر ایک بول ایک دیکھ
سمجھنا نہ غیر از خدا چاہیئے

کرین زہد و تقوے کا گر ذوق شوق
شکر گنج سے شکر گنج کہا چاہیئے

جو ہند الولی مین عطاء رسول
بس انکے ہی در پر گرا چاہیئے

دلا جسکو ہو قرب حق کا عطا
تو درویش کو اور کیا چاہیئے

طلب ہے رضا صبر و تسلیم کی
تو پیران کلیر چلا چاہیئے

جو ہیں پیر چشتی ترے میران شاہ
اسی پر دل و جان فدا چاہیئے

مجھکو اے یار سدا رنج دکھایا تو نے
دل تو میرا ہی نہ تھا جسکو ستایا تو نے

کس لئے میری طرف سے ہو چرائی آنکھیں
دربدر مجھا پھلا کسکو پھرایا تو نے

جان مٹتے ہیں یہاں وصل کی امید پہ ہم
تن بدن ہجر کی آتش میں جلایا تو نے

عشق بازی میں ہوئی خانہ خرابی حاصل
ہائے افسوس نہ دیدار دکھایا تو نے

عشق میں تیری خبر مجھکو سر و پا کی نہیں
مست برگشتہ و دیوانہ بنایا تو نے

ہو گئے ہم تو تیری ناز و ادا پہ قربان
جب سے بیرنگ ہے ہر رنگ دکھایا تو نے

میران شاہ کو نہ طلب تیرے سوا غیر کی ہے
حرف ہر اک کو تو ایسا نہ سمجھایا تو نے

بس جی بس ہو صنم ہم تجھے پہچان گئے
جب اٹھا وہم دوئی دل کے سب اب مل گئے

کیا کہوں جب جنے تیرے ناز و ادا کو سمجھا
بس وہی در پہ ترے صاحب عرفان ہو گئے

واہ قسمت ہوا جسکو ترا دیدار نصیب
اس ترے حسن کو وہ حسن خدا جان ہو گئے

محو سرشار ہوئے دیر و حرم سے چھوٹے
پیر میخانہ وحدت گئے جو دو کان گئے

اے صنم عشق ترا جنکو ہے منظور نظر
قتل ہونے کیلئے بر سر میدان گئے

جان دی جسنے تیری کوچے میں جیتے جی
سرخ رو ہو کے وہی صاحب ذیشان ہو گئے

میراں شاہ جلد چل اب شوق سے اجمیر شریف
کھل گئے راز نہان جو کوئی حیران گئے

کیا مزا ہمنے لیا پیران کلیر جا کے
جلوہ فیض عام دیکھا صابری در جا کے

عشق میں طیور و وحشی مست اور سرشار ہیں
وجد کرتے ہیں سبھی اس آستانہ پر جا کے

کھل گئے دل کے سبھی اسرار پنہان عیان
وہم باطل اٹھ گیا روضے کے اندر جا کے

عالم بالا سے آتے ہیں ملک تعظیم کو
پڑھتے ہیں صل علے وہ آسمان پر جا کے

مرتضے کے فیض کا دریا چھلکتا ہے یہاں
جو کوئی طالب ہے پی لے آب کوثر جا کے

راحت روحی و قلبی ہے مزار نور حق
سب کے دلمیں ہے یہی اب کیا کریں گھر جا کے

میراں شاہ پایا سو پایا کیا کروں کس سے کہوں
بس سدا بجتا ہی سگے یارو جلنم بر جا کے

Gul Hayat Institute

اے ساجن کبھی آجانا تجھ بن چین آتی ہے
نہ کچھ آرام ہے دن کو نہ شب کو نیند آتی ہے

تیری فرقت میں ای جاناں ہوا ہوں مست دیوانہ
بجز تیرے کوئی صورت نہیں مجھکو بن آتی ہے

نگاہ شوخ سے ساجن کیا ہے نیم جان تو نے
نہیں آتا ہے دم دم میں تن سے جان جاتی ہے

تمہارے عشق نے مجھکو کیا ہے بے سر و سامان
سوا تیرے دو عالم کی نہ الفت دل کو بھاتی ہے

صنم تیری جدائی سے ہی بہتر موت آجائے
نہیں اب آتش فرقت مرے تن میں سماتی ہے

جمال حسن نورانی دکھا بھر خدا پیارے
نہیں اب تک میری قسمت تیری صورت دکھاتی ہے

ہوئی مدت ہے میران شاہ خبر مخدوم صابر کی
کبھی باد صبا جا کر نہیں افسوس لاتی ہے

اے دلربائے من ذرا ہم کو دیدار دے
اس بگڑے دل کو اپنے کرم سے سنوار دے

ہیں جان بلب ہوں اے میرے ہمدم سوا تیرے
اس بحر غم سے یار میری جان اتار دے

اے ساقیا خودی سے بری کر تو اب مجھے
اک جام بیخودی کا پلا کر خمار دے

اے گلبدن وصال سے تجھے گر ہے ناپسند
تلوار لیکے دست مبارک سے مار دے

بیدل تڑپتا ہوں تیرے کوچے میں رات دن
تن من تو جل گیا ہے یہ دل کو قرار دے

گر صبر صابری تو کہتا ہے میران شاہ
مشکل ہے تجھے تو بھیکھ پیا کو پکار دے

عشق کی آتش سے یارو کیا لے اسکا ہے
جس نے آنکھوں کی آگے جلوۂ دیدار ہے

دہم دوری سے مبرا اور خودی سے بیخودی
نیستی ہستی سے اسکو بس نہیں کچھ کار ہے

جسکا ہو ساقی جناب عشق بانظر کرم
جام وحدت سے وہ ہر دم محو اور سرشار ہے

کفر اور اسلام سے اسکو بھلا کیا احتیاج
جب اتحاد ہم دوئی بھر آپ ہی مختار ہے

وصف اپنا جب ہوا تبدیل فی ذات الہ
ما سوائے حق نہیں موجود کیا تکرار ہے

غیر حق سمجھو بھلا یارو ہمہ صورت ہے کون
غور سے دیکھو بھر مظہر جمال یار ہے

ہر دو عالم فیض ہے یارو جناب چشت کا
اسلئے ہے جان و دل سے میران شاہ بلہار ہے

بھاتی ہیں دل کو پیارے ناز و ادائیں تیری
دل میں یہ آرزو ہے لے لوں بلائیں تیری

اک پل پلک اٹھا کر دیکھو بہ نظر رحمت
اسرار گنج مخفی آنکھیں لبھائیں تیری

زلف سیاہ کے بل میں عالم تو مبتلا ہے
عاشق بھلا یہ کسکو باتیں سنائیں تیری

دیدار حق نما ہے پیارے جمال تیرا
مستانہ جلوہ گریاں کیا کیا بتائیں تیری

Gul Hayat Institute

روز ازل سے ہم ہیں حسن و لقا کے شایق — شرم و حیا کی باتیں کیا کیا سنائیں تیری
بس میں نہیں ہوں تو ہے پھر کیا حجاب باقی — کب تک بھلا یہ رمزیں دل میں سمائیں تیری

یہ عشق سوز مستی ہے میران شاہ کو حاصل
کیا کیا یہ حالتیں ہیں مجھکو سجھائیں تیری

دکھا دیدار اے دلدار میرے — مرے مونس ارے غمخوار میرے
تیری الفت نے بھولکا جان و دلکو — شتابی لے خبر اے یار میرے
میں عاجز ناتوان مسکیں گدا ہوں — شہ ہند الولی سرکار میرے
کرو نظر عطا اے شاہ عالی — سنو دل کے کبھی اظہار میرے
میرے کیا عشق نے آفت مچائی — جناب سید ابرار میرے
تمامی دل کا ہو مقصود حاصل — عیاں ہوں دل میں سب اسرار میرے

سدا ہے عشق میران شاہ کے دل میں
ہو قسمت میں تیرا دربار میرے

تجھے ہمنے کعبہ بنا ہی لیا ہے — دل و جان سے سر کو جھکا ہی لیا ہے
نہ پایا ہے ہمنے دو عالم میں تجھ بن — جو تھا دل کا مطلب کہ پا ہی لیا ہے
مٹا دل سے غوغائے وہم دوئی کا — ہوا شکر ہم کو گما ہی دیا ہے
کہا خود انا الحق زبان سے تو پیارے — تو منصور سولی چڑھا ہی دیا ہے
عجب راز مخفی کیا آشکارا — احد سے جو احمد دکھا ہی دیا ہے
دیا صورت آدم میں اپنا ہی جلوہ — عجب یہ تماشا دکھا ہی دیا ہے

تجھے پیر چشتی میران شاہ عاجز
جو دامن میں اپنے چھپا ہی لیا ہے

دکھا دے جلوہ دیدار پیارے — تیری فرقت سے ہوں بیمار پیارے
ہوا ہے اسقدر جوشش محبت — کروں دل کے کہاں اظہار پیارے
صنم تیری طلب میں حال مجنوں — پھرا ہوں کوچہ و بازار پیارے
میری اس گریہ زاری پر کرم کر — خدا کے واسطے غمخوار پیارے
نہ کر جور و جفا مجھ ناتوان پر — دل و جان سے ہوا بیمار پیارے
تمہیں تو ہیں نہیں کچھ میری ہستی — اٹھا دے وہم دل سے یار پیارے

سنا دیں میران شاہ سب دل کا مطلب — معین الدین کے دربار پیارے

Gul Hayat Institute

رخ سیتی پردہ اوٹھا پیارے — حسن محبوبی دکھا پیارے
جان و دل سے ہون تیرا شیدا — مجھپہ کر نظر عطا پیارے
جان بلب ہون اے طبیب دل — کر مسیحائی دوا پیارے
نذر ہے مین تو تن سوا تیرے — جام وحدت کا پلا پیارے
پڑ رہا ہون مین تیرے کوچے — بے خبر بھر خدا پیارے
درد دل کس سے کہون اپنا — کون ہے تیرے سوا پیارے

بیکس و مسکین میران شاہ
ہے تیرے در کا گدا پیارے

ہر دو جہان میں ای صنم تیرے سوا نہین کوئی — ملک عدم سی تا قدم تیرے سوا نہیں کوئی
حسن و جمال کی تیری چار و نطرف ہی دہوم ہے — مجھ سی چھپایہ کیا ستم تیرے سوا نہیں کوئی
ابتو دکھا لقا مجھے اپنا سمجھہ گدا ہے مجھے — بہر خدا تو کر کرم تیرے سوا نہیں کوئی
روتا پھرا ہون دربدر تیری تلاش کے لیے — حضرت عشق کی قسم تیرے سوا نہیں کوئی
اسم و صفات ذات میں واجب و ممکنات میں — روح و مثال تا جسم تیرے سوا نہیں کوئی
عشق میں تیرے مر گیا تن میں ہمارے جان نہیں — آکے جلا مسیحا دم تیرے سوا نہیں کوئی

ہجر فراق یار کا میران شاہ کیا بیان لکھون
بس میں نہیں میرا قلم تیرے سوا کوئی نہیں

معلیٰ شان ہے دربار چشتی — خدا کی دید ہے دیدار چشتی
زمین و آسمانان عرش کرسی — ظہور لامکان سردار چشتی
بذات لم یزل منظور مطلق — مقام وحدت اسرار چشتی
وسیلہ ہیں قوی دنیا و دین کا — حشر کے مالک و مختار چشتی
جو ہیں مشتاق شائق جان و دل سے — وہی ہیں محرم اسرار چشتی
طلب ہو روئے احمد جسکو دیکھے — جمال صاحب سرکار چشتی
وہان گیا جن اور نقش سلیمان — جہان سیفی ہے شافی کار چشتی
کسیکی گرہو عقدہ کشائی — وہاں امداد ہے درکار چشتی

بگولے میران شاہ رنج و بلا مین
ہے کر مونس ہے کر غمخوار چشتی

مانع آئے وصل جانان عاشق جان کیا کرے — جو کہ کافر عشق کا ہو پھر وہ ایمان کیا کرے

Gul Hayat Institute

جسجگہ دلبر ہو یار د خاص جنت ہے وہی
جز جمال یار پھر وہ باغ رضوان کیا کرے

جس کے دل میں عکس ہے حسن ازل کا دمبدم
پھر کہو فردوس کے وہ حور و غلمان کیا کرے

دیر اور کعبہ میں عاشق کو بھلا کیا احتیاج
جب ہوا بیخود دکھو ہندو مسلمان کیا کرے

مُوتُوا قَبلَ اَن تَمُوتُوا سے جو محرم راز ہو
جو فنا فی اللہ ہوا وہ جان بیجان کیا کرے

قول رومی من ز قرآن مغز را برداشتم
رمز سے واقف ہو پھر قول د قرآن کیا کرے

میراں شاہ عقدہ کشا ہیں حضرت ہند الولی
جو گیا اجمیر وہ کعبہ کا سامان کیا کرے

بجز وصال صنم دل میں آرزو نہ رہے
ہجر کی آگ میں ہستی کی گل کی بو نہ رہے

کہاں نماز دوگانہ بتوں کی دیکھ ادا
ہیری تمیز میں مطلق خبر وضو نہ رہے

کرم سے عشق کے جب ہم غیر دل سے اٹھا
کہوں میں کیا کہ خدائی بھی جستجو نہ رہے

اٹھا جو آپ سے پھر کون خویش و بیگانہ
ملا مقام جو وحدت تو میں وہ تو نہ رہے

ہوئی جو حضرت صابر کی آستاں بوسے
کہ ذوق و شوق سوا یار میرے خو نہ رہے

کیا ہے عشق نے ساقی ہو مجھکو جام عطا
بنایا مست میں ایسا کہ گفتگو نہ رہے

ہوا جو دامن چشتی نصیب میراں شاہ
ار شکر بجز ذات ہو نہ رہی ،، ،،

کبھی جمال ہے مجھے اے صنم دکھا پیارے
سدا میں آتش فرقت میں ہوں جلا پیارے

تمہاری دید کو آئے عدم سے ہستی میں
نقاب حسن ازل سے ذرا اٹھا پیارے

ملا کے دل کو رقیبوں سے ہنسی ہنستے ہو
نصیب اپنا قلم نے برا لکھا پیارے

تیری گلی میں صنم ہم نے خاک چھانی ہے
ہوئے ہو اسقدر آزاد کیوں بھلا پیارے

غریب عاشق دلسوز جان فدائی ہوں
معاف کر میری تقصیر اور خطا پیارے

خراب خستہ ہوں با حالت پریشانی
تمہارے عشق میں برباد ہو گیا پیارے

نکر تو میراں شاہ آنکھوں سے گریہ و زاری
کہ شاہ بھیکہ کو حالات جا سنا پیارے

جمال تیرا ہے عالم میں جابجا پیارے
ہر اک نظر میں تو ہے آنکر چھپا پیارے

بنا کے صورت آدم حجاب اپنا کیا
میں تیری بانکی ادا پر ہوا فدا پیارے

سمجھایا پیر مغاں نے جو راز من عرف
ہماری عین فنا ہے تیری بقا پیارے

دکھایا حسن ازل اپنا روئے خوبان میں
کہ مجھکو عاشق شیدا بنا دیا پیارے

Gul Hayat Institute

محیط ظاہر و باطن ہے تیرا ہے نور و ظہور
نہیں ہے ارض و سما میں تیری سوا پیارے

عیاں ازل سے ابد تک تیری ہی جلوہ گری
ہمارے دلمیں نہاں ہے تیرا لقا پیارے

کرم سے میراں شاہ چشتی ولی محمد ہے
جو تجھکو جام محبت پلا دیا پیارے

ہمارا عشق صنم جان و دل ستاتا ہے
سدا یہ ہجر تجھے دمبدم جلاتا ہے

لگی ہے دل میں لگن جب سے لگ گئی ہی اگن
ہمارے عشق میں میری استخواں کھاتا ہے

ہزاروں ہمنے سہے سر پہ تیری ظلم و جفا
جو ابتلک ہے تجھے رحم نہیں آتا ہے

خدا کیواسطے مو کھڑا دکھا مجھے اپنا
جلی ہے جان میری دل بھی بلبلاتا ہے

تو کہدے باد صبا جاکے اس مسیحا سے
تیرا مریض کوئی دم کو جان سے جاتا ہے

کہوں میں جاکے کسے ہائے غم کا افسانہ
عجب ہے دل یہ میرا جس میں غم سماتا ہے

کرینگے میراں شاہ ہند الولی مددگاری
مراد پاتا ہے جو اسکے در پہ جاتا ہے

صنم کے عشق کی یارو مجھے بیماری ہے
بجز وصال میرے دل کو بیقراری ہے

پھرا ہوں کوچہ و بازار ہو کر بن کہتا
کہ دل کو میرے شب و روز آہ و زاری ہے

نہیں طبیبوں کی حکمت کا کچھ اثر مجھکو
لگی جگر میں میرے ہجر کی کٹاری ہے

فراق یار مجھے تیز تیغ قاتل ہے
جگر کا خون میرے چشم نم سے جاری ہے

نہ شب کو نیند مجھے اور نہ چین ہے دن کو
کروں تو کیا ہی کروں ہائے سخت خواری ہے

خراب و خستہ و بیمار لا دوا ہوں میں
مگر اسی بت کافر کی انتظاری ہے

تو جلد لادے خبر قاصدا پیارے کی
نہیں کچھ اپنی خبر اسکی یادگاری ہے

ہے میری لاج و شرم خواجگان چشتی کو
اسی جناب معلےٰ کی خاکساری ہے

ملی گی داد تجھے اسکے در سے میراں شاہ
کہ جسکا ہر دو جہان بیچ فیض جاری ہے

جلوہ جب مجھکو دکھایا یار نے
وہم ہستی کا اٹھایا یار نے

جام وحدت جب کیا نظر عطا
مست دیوانہ بنایا یار نے

بول اٹھا مرہ زباں سے بیگمان
قم باذنی جب سنایا یار نے

حسن وحدت جلوہ گر ہے جابجا
لامکاں مجھکو بتایا یار نے

کیا عجب ظاہر کیا ناز و ادا
عشق میں مجھکو پھنسایا یار نے

جب کھلا عقدہ خفی اسرار کا — بر سرِ محفل ہنسایا یار نے
میراں شاہ یہہ دل ہے عرش لم یزل — آپ کو جس میں چھپایا یار نے

صابر کے عشق میں میرا دل بیقرار ہے — ہمدم وہی ہے اور وہی رازدار ہے
اہل یقین کو خوف و خطر کیا صراط کا — مخدوم جسکے ساتھ ہے وہ دم میں پار ہے
پوچھیں لحد میں مجھکو نکیرین تو کہوں — مخدوم پاک کا یہ سدا یادگار ہے
یارو ہماری قبر میں روزن ہو بالضرور — صابر کے مجھکو آنیکا یہاں انتظار ہے
دنیا و دین کی یارو مجھے کچھ طلب نہیں — صابر کا دل میں شوق جو لیل و نہار ہے
رویت خدا کی ہمکو ہے مخدوم کا جمال — کلیر سے خانۂ کعبہ کو کیا افتخار ہے
میراں شاہ جسکو صابری قرب و حضور ہے — دوزخ سے اسکو ڈر ہے نہ جنت سے پیار ہے

سنو فریاد ہماری یا رسول عربی — کیجئے امداد ہماری یا رسول عربی
تم ہو محبوب الٰہی شہ لولاک لما — ہے سدا یاد تمہاری یا رسول عربی
مالک کون و مکان شافع روز محشر — دین کی بنیاد ہو ساری یا رسول عربی
واسطہ حضرت حسین کا تو جلد خبر — دیجئے داد ہماری یا رسول عربی
یا نبی عقدہ کشا ختم رسل رحمت حق — روح ہو شاد ہماری یا رسول عربی
آپکے کلمۂ طیب کی بدولت ہے سدا — اُمت آباد تمہاری یا رسول عربی
میراں شاہ کو ہے سدا شوق کہ تصنیف کروں — صفت و ثنا تمہاری یا رسول عربی

شہ والی شہ بھیک جاسی مجھکو بھیکھ دلاؤ جی — بحر کرم کے فیض سے اپنی وحدت جام پلاؤ جی
حال غریب بے سر و ساماں گشتہ دل بیتاب و حیران — شاہنشاہ دو عالم ہو کے اتنی دیر نہ لاؤ جی
محرم راز نہانی ہو تم مظہر جلوہ سبحانی — حسن ازل سے پردہ اٹھا کے عین جمال دکھاؤ جی
رنج و الم نے زیر کیا گرداب بلا نے گھیر لیا — فرقت غم نے پھونک دیا تم اتنا نا ترساؤ جی
صادق راہ اہل یقین ہے مرشد کامل دین دین — کون ہے میرا آپ سوا ہے مجھے دلسے نا بہلاؤ جی
دل کی حقیقت ای چشتی کیا بار و بار کروں ظاہر — کچھ عارف حق سے نہیں چھپا میرا اب تم آن بچاؤ جی
دنیا و دین کی غرض و ہوا کچھ دل میں میری نہ رہی ہی — میراں شاہ مسکین کو اگر اپنا چاہ فرماؤ جی

گئی بہار گذر اب خزاں بھی آپہونچی
اٹھا نہ بر سر بستر سے اب تلک جانے
ہوئی تمام عمر ہائے انتظاری میں
ہوا ہے کچھ نہ دلسے اب کریں تو کیا ہی کریں

ہوا نہ وصل صنم لب پہ جان ہے آپہونچی
کہ تیر نیزہ و خنجر کماں بھی آپہونچی
بس اب تو مرگ مفاجات یہاں بھی آپہونچی
قریب موت سوئے بیکساں بھی آپہونچی

بس اب تو جاگ لے میراں شاہ خواب غفلت سے
بگوش مرغ سحر کی اذان بھی آپہونچی

عاشق جو محمد کے کسی سے نہیں ڈرتے
کعبہ و مدینہ ہے گذر گاہ محمد
نیت میں تصور ہو گر روئے محمد
افسوس خدا اور محمد کو کہیں اور
احمد اور احد کی جو نہ اک ذات سمجھتے
دو بین کو گر ایک حقیقت میں نہ پاتے

جز ذات مطہر کے کوئی دم نہیں بھرتے
سجدہ سوئے یثرب ہیں اسی واسطے کرتے
کیا خاک نمازیں ہیں یونہیں سر ہیں رگڑتے
کیوں مرشد کامل سے نہیں جاکے سنورتے
در کرب و بلا شاہ شہیداں نہ مرتے
بولو تو کہاں صاحب عرفان ٹھہرتے

میراں شاہ کوئی پوچھے کہاں لکا ہیں تو کہدے
ہم سیر میان عشق کے میداں کی ہیں کرتے

تیرے عشق میں صنم نہ میری آبرو رہی
واللہ تیرے عشق میں میرا نہ کچھ رہا
بہر خدا تو آکے صنم لے میری خبر
لاہوت میں جدائی کا مطلق نہ تھا اثر
کیا خوب تو تو پردہ دل میں چھپا رہا
بیجاں ہوا ہوں میں تو تیری انتظار میں

امید وصل دلمیں فقط آرزو رہی
تیری تو پہلے جیسی تھی ویسے ہی خو رہی
اے بے نیاز ہم کو تیری جستجو رہی
ناسوت میں تلاش تیری کو بکو رہی
اوس کو ملا ہے تو جہاں اپنی نہ بو رہی
ہر دم میری زبان پہ تیری گفتگو رہی

میراں شاہ کیا ملا ہے تجھے فیضان صابری
کر شکر دل سے جسمیں نہ کچھ میں و تو رہی

ابتو لے پیارے خبر میری
آتش فرقت نے پھونکا ہے
اب دیکھا اپنا لقا پیارے
ہر دو عالم میں سرور مولا
میراں شاہ کی تو خبر چشتی

اے والیٔ ہند اجمیری
ہوگیا ہوں خاک کی ڈھیری
لب پہ آپہونچی ہے جاں میری
خاکساری ہے مجھے تیری
فکر و غم نے لی جاں ہے گھیری

سہرا

جنت کے باغ سے پھولوں کا بنایا سہرا
ہو مبارک جو بنے کے ہے بندھایا سہرا

صابری اور نظامی جو بر آئی آئے
بولے سب صلِ علیٰ جی کو ہے بھایا سہرا

ہوگیا وجد فرشتوں کو رقص کرنے لگے
آکے جنت سے جو بہا حوروں نے گایا سہرا

آیۂ تطہیر کا منبری کے جو تھا سر پہ چھتر
بولے چشتی کہ عجب خوب سہایا سہرا

موتیو نکی ہے عجب پھولونکی لڑیو میں بہار
واہ کس شان سے مالن نے سجایا سہرا

بیٹھ کر جو گئے چندن پہ لگایا غازہ
پہن کر کیسری پوشاک لگایا سہرا

میراں شاہ کیا میں کہوں دیکھی جو سہری کی بہار
آکے قوالوں نے مجلس میں جو گایا سہرا

غزل در حال ریل حسب تناسب بوجود انسانی

چڑھو تم ریل پر یارو عجائب یہ سواری ہے
ہے جانا تم نے جس گھر میں وہاں بھی انتظاری ہے

ملا کر خاک باد اور آب و آتش کا بنا انجن
کلا ہے نفس قدرتکا یہ روحکی کھیل ساری ہے

کرلنے کا فکر کرلو یہ سودا نقد باری ہے
ملیگا وقت جب سے تو پھر چلنا بھی بھاری ہے

کھڑا ہی موت کا بابو ٹکٹ ہے بانٹتا سب کو
سمجھ کر آپکو بیٹھو جہاں مرضی تمہاری ہے

ملا جب ٹکٹ بابو سے کھلا گاڑی کا دروازہ
بجی ہے دمبدم گھنٹی غلط غفلت تمہاری ہے

پڑا جب حادثہ کوئی تو چلنے سے رکا انجن
ہوا وسواس شیطانی بھی حق کی وہ باری ہے

کہیں کوئی اترتا ہے کہیں چڑھ جاتا ہے کوئی
تولد فوت ہونیکی رسم جگ میں یہ ساری ہے

جب آتش عشق کی بھڑکی دھواں جلکر نکلتا ہے
جگر سے چیخ جب نکلی ہجر کی سانگ بھاری ہے

شریعت کی سڑک باندھی طریقت باڑ کر ساری
ادھر سے نا ادھر جائے عجب یہ رمز یاری ہے

حقیقت کی پکڑ جھنڈی ملائک ہاتھ میں لیکر
کھڑے ہیں دست بستہ سب حکم حاکم کا جاری ہے

یہ جو معرفت یارو جسے کہتے ہیں اسٹیشن ہے
جلے ہیں لالٹین جسمیں ہر ہر رنگ طاری ہے

جو ہے وہ تار برقی خاص عرفان الٰہی ہے
خبر مشرق سے تا مغرب وہ دیتی عین جاری ہے

جسے تم کہتے ہو سیٹی وہ ہے قرنا اسرافیل
مسافر ہوگئے حاضر گویا وہ کن پکاری ہے

ستون عرش ہے جسکو سکندرہ کہتے ہیں دانا
سوا اسرار آگاہ سے وہاں ہر اک کو بھاری ہے

سپاہی بھی کھڑی ہیں وان جو لیکر ہاتھ میں کنجی
کسی سے نہ محبت نہ مروت اور نہ یاری ہے

ترازو بھی ہے آہن کا جسے ہم عدل کہتی ہیں
تلی ہے جسمیں سب نیکی بدی یارو ہماری ہے

Gul Hayat Institute

ٹکٹ اک دیکھتا اور ایک لے لیتا ہے واں سب سے
یہ سب منکر نکیر ونکا چلن قبروں میں جاری ہے

عجب قسمت ہے اسکی ہاتھ جسکے پاس ملتا ہے
ولیکن مرشد کامل کے در کا جو بھکاری ہے

جسے خواہش ہو ملنے کی چلا جائے وہ اسٹیشن
وصال دل ربا ہونے کی یہ تدبیر کاری ہے

تو اب چل میراں شاہ جلدی کہ تھوڑے ٹکٹ باقی ہیں
ملے گی ہاتھ میں جتنی گنہ کا بوجھ بھاری ہے

تمت

Gul Hayat Institute

یا اللہ

کلیات میران شاہ

حصہ دوم

جسمیں غزلیات و کافیہائے وغیرہ حضرت میران شاہ صاحب

جالندی بزبان پنجابی درج ہیں

Gul Hayat Institute

سنہ ۱۳۱۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہی کارن ہیر سیال روپ وٹا کے آیا ہے
صاحب تخت ہزارے دا مالک عالم سارے دا
ویکھو سیو کر غور ذرا ذات ہے اوسدی ذات خدا
الف لام کی گل الغنی پا مالا روحی قلبی
سر پر تاج شریعت دا ماتھے تلک طریقت کا
مکھ پر گھونگٹ نورانی اندر صورت رحمانی
واہ واہ چشتی پیر کمال لیا چاک ہوئی خوشحال

شکل نورانی حسن کمال اج نشکینہ آیا ہے
ہویا شوق نظارے دا لئے مکھ وچہ ناد بجایا ہے
آیا تا ہیں پایا لیا رب مطلوب ملایا ہے
انگ بہبوت خفی وجلی بہور رنگی بن آیا ہے
پہن لباس حقیقت والا ہوتی بن آیا ہے
بن تن روپ فقیرانی آپے لگ حبیب آیا ہے
میر انگ سنگ اسدے نال جس ہینوں گل لایا ہے

میر الشاہ ایہہ رمز پچھان گل وچہ نور محمد جان
روز محشر دے امن دامان امت نون بخشایا ہے

سیو آیا میرا چاک نی میں ہوئی جند جان اوہدی ویکھن نوں نت مردی ساں اج کیتا کرم رحمان
جد تخت ہزارے وسدا سی | کوئی مول پتا نہ لگدا سی | ہن دسدا نام و نشان
تسیں ویکھو ناز ادائیں | میں ماہی رمزاں نال | ہیں بیٹھا لامکان
سر دہر یا تاج لولاکیدا | بن آدم والی ذات | میں جاتا دین ایمان
میں وچہ بیلے نت تولان | آہو ماہی ماہی بولان ۲ | جد سی مورکھ نادان
ایہہ چلساں نال چلیندا ہے | جان بولاں نال بلیندا ہے | تسیں سمجھو نال عرفان
سیو اوستوں اسیں نیاری | اوہ آپی آپ ہے پیارے | ہر رنگ ہر دم ہر شان
ہن میران شاہ بلہاری | گور چشتی نے میں تاری | اج ہویا وصلدا دان

سیو آیا جوگی نی ہنر اسے والا
اوہدے عشق انوکھے جگ دہمان پایان
اوہدے گل مرگانی کنیں سوہے والا
میر سیال سیالین سیو اکھیاں لایان

ہن آیا کھیڑین کرکے بھیس نرالا

سرکران مین صدقے جند گھول گھماوان
میرا چاک قدیمی اوہدا درسن پاوان

سر تاج لولاکی مکھ نور اجالا

سیو چاک پیارے ایڈا کیوں چر لایا
ہویاں میں بلہاری جنہیں اہیں آیا

Gul Hayat Institute

اَج ہویا مینوں اوکھا راہ سکھالا

میرا حاکم جینوں پوجے عالم سارا
سیو خاص مدینہ جیہڑا تخت ہزارا

میاں ریت اوہدہ دا شتر بھجر دی نالا

میراں شاہ چل ویکھاں ہویا کرم رحمانی
جہدی دو جگ اندر کوئی ہور نہ ثانی

اوہدی کالی ہوری کیتا مات دوشالا
سیو آیا جوگی نی ہزارے والا

سیو چاک میری گھر آیا
ماہی تخت ہزارے والا کارن ہیر سیالے
رانجھا ہیر ایہیں رانجھیدی فرق نہیں وچہ رائی
ہیر کرے دوئی کرن ہکیسے بادوں وچہ جدایاں
ہیرے کارن جوگی ہو کے ہیر بانیوں اُٹھ دہایا

مینوں اجڑی آن بسایا
کر کے ناز نیاز ہزاراں لے مکھہ ناد بجایا
اول آخر ظاہر باطن نوں نوں آن سمایا
کن توں اگلی بیت اساڈی ہیں آپی ور پایا
ہر گھر دیوچہ میراں ملے صورت وچ بھرمایا

میراں شاہ کر لکھہ شکرانہ دلوں ماہی بھاگ چنگیرے
ولی محمد رحمت کیتی رانجھن یار ملایا
آیا جوگی پاک جمال جیندا احسن نورانی

سر صدقے جیندا دستوں گھولی عرشوں جیندا پیا ہیر ویکھوے
دیکھو نی کوئی جیوں جوگی ادہو ہے میرا رانجھا جوگی
صاحب تخت ہزاریوالا کنیں مندراں گلو وچہ مالا
واہ جیٹی دی بھاگ چنگیری جوگی قدم پایا دچہ ویہڑے
احد تے جدا احمد ہویا دیہہ دیدار جگت اس ماہیا
سمن خاناں مارن بولی روز ازلدی میں سدی گولی
میرا سدا دکھہ سکھہ سیا رانجھا جی ہووے میرا او ہو رانجھا
میراں شاہ چل حاصل ہیرے تن من تی سر حاضر کرئے

میں ڈھڑا دو جگ بھلل نی اوہدا ہور نہ ثانی
چلاں آپ تساڈی نال نی دیکھاں دلبر جانی
مالک ہیر سیال نی یا کوئی ہور نشانی
ایہ غوث قطب ابدال نی ہویاں دیکھہ دیوانی
ہیرا سدی ہور مثال نی وچہ دوہیں جہانی
آیا کرن وصال نی ویکھو پیت پرانی
میں سر چشماندے نال نی سیواں پیر جیلانی
ویکھاں میں نینانندے نال نی ہویا فضل رحمانی

سدا جند ترسے ہو یار ترے ویکھن نوں

آپی ساتوں چینک لایا پریم جہر دے کے سمجھایا
ہجر تیرا دن رات ستاوے ترے ماہی جون کجھہ نہ بھاوے

دل وا سب اسرار سدا جند ترسے ہو یار
جانے سب ستار سدا جند ترسے ہو یار

میں سیالاندی نیم نیکاری مینوں ہیوین خلقت ساری
لولاکے سردار سدا جند ترسے ہو یار

Gul Hayat Institute

حال ولانداسن میاں رانجھا دوجگ اس جیہا یار لا بجھا	کارن درس ویدار سدا جند ترسے ہو یار
میران شاہ نت عجب کھیمنا دان ہو جو گن وس الکھ جگاوان	وچہ گھر رام دوار سدا جند ترسے ہو یار

میریاں ہون عشقدیاں گلاں بدلے رانجھن دے

الیس عشقدے کھٹن نوارے بڈی بیڑی ڈولی چاہڑے	ہور لہایا کھیلاں نے بدلے رانجھن دے
مور کھ رلکے کرن بچاران میریان ماہی نال بہاران	میں لکھ طعنے سر جھیلاں نے بدلے رانجھن دے
عشق ماہیدے دہمان پایان پتہر ہیر دی سانو آگ سے دایان	ہیر ڈھونڈیندی جھلاں نی بدلے رانجھن دے
عشق سوکھالا لوکان بھائیے جس تن وستی تیہو جائیے	میں گھایل کیتی سلاں نی بدلے رانجھن دے
مدتاں ہویاں چاک آیا بابل ہیرکے کاج رچایا	میں آپ ہیر سر اجلاں نی بدلے رانجھن دے
اج کوئی دردی پیاول جاوے حال اساڈا جا سناوے	میں کیتھر اقاصد گھلاں نی بدلے رانجھن دے
میرانشاہ ہن ایہ دل بھاوے جی ہر ہیری من پہنچاوے	میں دراو سدا جاملساں گلاں نی بدلے رانجھن دے

لاکے نین نبھاندے نال میں مٹھیاں چاک پیارے نی

ایسی گجھڑی رمز چلائی تن من دی سب سرت بھلائی	پایا پریم جنجال میں مٹھیاں چاک پیارے نے
چاک اساڈا پرم پیارا دو جگ اندر تارن ہارا	نظر و نظر نہال میں مٹھیاں چاک پیارے نے
ایسو ناز و نیاز دکھائے راز نہاں سبھ کھول سمجھائے	تن من کیتی خوشحال میں مٹھیاں چاک پیارے نی
ایسا جیرا سگھڑ سیانا وحدت داتن لایا بانا	موہی ہیر سیال میں مٹھیاں چاک پیارے نے
ہیر کارن چاک سدایا میں ہوئی تاں اسنوں پایا	رہیا سرت سمہال میں مٹھیاں چاک پیارے نے
میران شاہ کرگور دی پوجا جو کجھ سوجھا ہتیں نہ دوجا	میں پایا ہیر کمال میں مٹھیاں چاک پیارے نے

رمز عشقدی سمجھان قاضی پڑھ پڑھ ہوناخان قاضی

علم لدنی علم ہی نیارا باطن والا ایہہ کہیں ہی سارا	دو جگ اندر تارن ہارا رانجھا ساڈا ایمان قاضی
رانجھا ساڈا سانجھا سبدا ہیں سریاں جوں نہ لبھدا	توں ہیں محرم الیس سبب دا سمجھ گوارا توں گیان قاضی
اول آخر ظاہر و باطن امر اسدی توں ہول نہ باہر	ایہہ مورتاں تا ہو واں کافر شاہد ضامن قرآن قاضی
میرانشاہ میں خوب پچھاتا رانجھا میرا جگ دا داتا	عشق شرع دا اسول نہ مانا تو کہول نہ اتنی زبان قاضی

نال پیارے اکھیاں نی میریاں لگ رہیاں

الیس عشقدے عجب ہلارے چاک ماہیدے طعنے سارے	میں سر جھیلاں سے رکھاں نی میریاں لگ رہیاں
الیس عشقدے صفت نہ کوئی جو کجھ نال اساڈے ہوئی	میں ہول کیسے نہ دساں نی میریاں لگ رہیاں

رانجھے نال ازل دا ناتا رب رسول اسان کر جاتا

سو جیلے سو دکھاں سنے میریاں لگ رہیاں

نال ماہی دی عجب بہاراں ست بہشت ہین اس تون واران
چاک ماہی دی پاک دلاسے کفر اسلام ہون کئی پاسے
جان رانجھی تون محرم ہوئی ہر صورت وچہ ہور نہ کوئی
جان ست گور دی پو جا کیتی میر اں شاہ ہمیشہ پیتی

ہیڑا دوزخ گہتان نے میریاں لگ ہیان
مین کیتے نال پلکان نے میریاں لگ ہیان
مین ہن کی پر کہان نے میریاں لگ ہیان
مین نال ساقی دیاں ہتھاں نے میریاں لگ ہیان

تخت ہزارے دیا سگہڑ چتر سردارا

پھلاں سی توں لگ چھپ ہنڈ وچہ سیالین ایہہ ہندا
لگڑا عشق ہویا متوالا ہر صورت وچہ نور اجالا
دل ساڈیوں گنڈیاں پایاں چج چاک دے گھر ہین ہیاں
شور پیا وچہ عالم سارے ہیر دی لگڑے ہین نظارے
مینج ہیاں ہین ناد بجا کے جان مینوں بہان نظر اٹھا کے
ماہی ماہی سب کوئی کردا عشق انوکہا اس دلبر دا
سس نند نت جھاں لادے عشق ہا تخت دی ایہہ بھاوی
میراں شاہ کیوں چاک بھلا یا ہا دینا نال کیہہ ہنوں جگ یا

آیا لین نظارا تخت ہزاریدیا سگہڑ چتر سردارا
کیتا اینڈ پیارا تخت ہزاریدیا سگہڑ چتر سردارا
ملیا چاک پیارا تخت ہزاریدیا سگہڑ چتر سردارا
کہیڑا کون انکارا تخت ہزاریدیا
چمکے عرش ستارا تخت ہزاریدیا
چتر ماہیا مار نقارا تخت ہزاریدیا
ارساں شکر خدا دا تخت ہزاریدیا
ہیڈ دی پکڑ کنارا تخت ہزاریدیا

مین عشق سرتے جالی دو سجناں سارلیئین

روز ازل دا الو ہین ساہین دو جگ توجہ دو وجہ جا ناہین
درد دکھاندا کردی جہیڑی بیر لپاریچی وچہ وہڑے
انہڑ سالوں نت بر جیندی نال ساہین کل تعنہ دیندی
سن مائی توں ہانگ مینوں اس ہیدی جا رہ نیتوں
مرلی نازنیازاں والی آن بجائی ہو کر پالی
ڈھونڈ پھری ہین وانگ سوالیاں ماہی نہ مجہیں آیاں
سن رانجھا ہین سنگ ہن لا کے درد سارے غم گوا کے
میراں شاہ دل میری بہاوے ہیر کیہا جاں لگے دے

سر ساڈے دا والی سجناں سارلیئین
سر پورتاں ہنالی دے سجناں سارلیئین
ہنوں لایا سنگ پالی دے سجناں سالیئین
کامل رتبہ عالی دے سجناں سارلیئین
مین ہتھیاں ہیر سیالی دے سجناں سارلیئین
مین بہشت کیتی پرتالی دے سجناں سارلیئین
مین جان رچہ وچہ جالی دے سجناں سارلیئین
مین تا ہو داں خوشحالی دے سجناں سارلیئین

میریاں لگیاں نوں نہ موڑ

ہن مائی گل پریم نگر دی بن سر دیتیاں ہوگل نہ ٹری
بابل در پیڑ پایند الوڑی جو کوئی ساڈیاں لگیاں جج روڑے

اہو عشق دا زور میریاں لگیاں نوں نہ موڑ
اوہو مہر عدا اچو میریاں لگیاں نوں نہ موڑ

او صاحب مین آئی بردی ہر دم سجدہ اسنوں کردی
ہتھ رانجھن دی ڈور میریاں لگیاں نوں نہ موڑ

Gul Hayat Institute

روز ازل دی لیاں لاداں جے ہک ہوڑاں دوزخ جاواں
الست کہیا جد ہویا ناتا رب رسول صحیح کر جاتا
کہیڑی کردی کوڑیاں باتاں میریاں وچ وحدت کہاتاں
میراں شاہ جیڈ چوہک بھیڑا لوک کریندے جھگڑے جھیڑا

ناہور کریندی لوڑ میریاں لگیاں نوں نہ موڑ
ہن کی اکھاں ہو میریاں لگیاں نوں نہ موڑ
نہیں دوہیڈا شور میریاں لگیاں نوں نہ موڑ
توں نین نیناں نال جوڑ میریاں لگیاں نوں نہ موڑ

توں آویں وسے رانجھناں

اوچی چڑھ کے ماراں چاہنگاں ہجر تیریاں سینے لگاں
باطن نین نیناں نال جوڑیں ظاہر ساہتوں ہکڑا موڑیں
او گنہاری گن نہیں کوئی نام خدا دی من آ روئے
تیرے جیہا مینوں ہور نہ کوئی عشق تیرے وچ تہیا لوکی
روز ازل دی اکھیاں لایاں ہن کس گلنوں مینوں بھلایاں
میراں شاہ میں برہوں گھیری ہیکیا یاد درد چیری

درس دیکھاویں وے رانجھناں
آ گل لاویں وسے رانجھناں
آ گل لاویں وسے رانجھناں
پیہرا پاویں وسے رانجھناں
تور ٹبھاویں وسے رانجھناں
پار لنگھاویں وسے رانجھناں

سن پاہندیا پتری والیا کتے ماہی ساڈا دس وے

کڈھ پتری ویکھ ستارا کدن آوے چاک پیارا
کوئی قاصد ہو جاوے سب کھ سکھ جا سناوے
ہنوں حال تن من میرا کر نام خدا دے پہیرا
لکھ نقش نجومیا ہیا گھر آوے ساڈا بیا
رل دوناں من پرچاوے ہن ساڈی کون نباہوے
ایہو میراں شاہ گل سر دی میں بردی ہاں جا بردی

کر رہیاں جتن ہزار وے نہیں چلدا ساڈا بس وے
کتے لنگھ گیا ندیوں پار وے ساوں کتے نہ پیندی دس وے
ساوں بسر گیا گھر بار دی گیا کت گن ساہتوں جس وے
میں تن دیساں وار دے جد گل لاداں ہس ہس وے
اج ہو ل نہ لیند ا سار دے لا تیر جگر وچ کس وے
در کرساں جا پکار دی جان ویکھاں ماہی ک دس وے

اٹھ کھول نمانی کنڈڑا کوئی ہور نہیں ہن کول

جاگیں لدی شمع جمائی حسن ازل دی چمک دکھائی
واہ واہ اوہڑی رات سہائی رحمت کیتی مینوں ماہی
اوہ آیا جس لیاں لاداں پانی دی بھر ہو ل جاواں
نال لے چلساں سکیاں عشق جنہی اتھی شرم گنوایاں

جاگ اکھی ان ہو ل نی کوئی ہور نہیں ہن کول
کردیاں نت ٹول نی کوئی ہور نہیں ہن کول
سر گاگر ہتھ ڈول نی کوئی ہور نہیں ہن کول
خاص پیرا ہجول نی کوئی ہور نہیں ہن کول

میراں شاہ دہن بھاگ ہیں میرے ماہی آیا ساڈے وہڑے
مکھوں نہ منڈرا بول نی کوئی ہور نہیں ہن کول

ویکھو نی کمی ماہی نے گجھڑی سانگ چلائی

سدھ بدھ میری سب اٹھ گیا ایسے آن دکھائی

رنگے سیہان دیون طعنے مین عشق دی بہول چلائی — رانجہا میرا مین رانجہے دی فرق نہین وچہ رائی
رانجہا ماہی اسنون ملدا حسن دلتون دوج گوائی — آن سیالین مرلی واہی مین سن ایمان لیائی
آن ہزاریون نال کرم دے مین عاجز لے گل لائی — میران شاہ گور اپنے توں مین جندڑی گھول گھمائی

میرا من موہیا نی مرلی چاک بجائی

دیکہو نی اس مرلی دی کاری خاکی نوری ناری جائے — تن من وچ ہنک سمائی میرا من موہیا مرلی چاک بجائی
عرش فرش چند سورج تارے انس ملایک دو جگ سارے — مرلی دہوم مچائی میرا من موہیا مرلی چاک بجائی
اس مرلی نے سب جگ موہیا جان سیانا لا نو جپن آکھو — الست آواز سنائے میرا من موہیا مرلی چاک بجائی
تخت ہزاریون ماہی آیا مین عاجز نون دس کہیا یا — جان ہویا فضل الہی میرا من موہیا مرلی چاک بجائی
اس ماہی دے کی گن گاوان اسم صفت دا انت نہ پاوان — عالم دی بڈیائی میرا من موہیا مرلی چاک بجائی
میران شاہ مین تن داران آن کہایان چاک بہاران — تان دیا سب جائی میرا من موہیا مرلی چاک بجائی

مینون ہر دم رہندا چا سجند شوخ نظارے دا

برہون کیتا مین دل بہیرا ہار سنگار رہیا نہ میرا — میرے سینے رڑکے سانگ ہجرا عشق پیاریدا
لوک اسانون کملی کہندے ماں بابل ہیٹرن دیندے — میرا روز ازل دا ساک صاحب تخت ہزاریدا
سس ننانان مارن بولی اول آخر ہندی گولی — مین دو جگ کہندی مان ماہی سوہنے ساریدا
اسنون بنیا ماندی سرداری پل پل مینون خلقت ساری — مین کہیا جان پچھان ضامن حشر دہاڑے دا
نا آدم ناحوا آہی اس دن دا مین جاتا ماہی — جدا آیا واحد آپ بنکے روپ ستارے دا
تخت ہزاریون ماہی آیا انس ملایک سیس نوایا — اس رکہیا احمد نام حامی عالم سارے دا
میران شاہ تن بہوت صاوان بردی در الکہہ جگاوان — میرا او ہے غمخوار عاجز بیچ نکارے دا

سیونی مین ڈہونڈ پہری مینون ماہی نظر نہ آوے

سب کر رہیان جتن بہتیرے دکہن ہی دی بس میرے — قادر آپ ملاوے سیونی ڈہونڈہ پہری مینون
ماہی تخت ہزاریوالا بہر بہر دیندا پریم پیالہ — جسنون مین چت لاوے سیونی ڈہونڈہ پہری مینون
باجہ ماہی دی ہور نہ بیلی جاوہ کہو کوئی انگ سہیلے — کدی تان درس وکہاوے سیونی ڈہونڈہ پہری مینون
ڈہونڈ پہری وچہ جنگل بیلے سب کہیا نوچہ ماہی کہیلے — لکہیا مول نجاوے سیونی ڈہونڈہ پہری مینون
میرانشاہ دی جہیڑے چہتڑائی مین ہاری تان ملدا ماہی — جگ گور پہیدہ بتاوے سیونی ڈہونڈہ پہری مینون

مینون ماہی نظر نہ آوے

اج پیا وچہوڑا یار دا دس رانجہا ہن کی کریئے — ساڈی جہیڑی قول قرار دس رانجہا ہن کی کریئے
ہیالان عشق تیرے ڈسا ڈی ہن بابل ڈولی پر چاہڑی — کیتا قہر دہار دس رانجہا ہن کی کریئے

ہن رانجھا میری ہن عضو عضو ہیر خانہ اوس بکھوئی
تن ماچھون من چول نہیوں ہے مکھ موڑاں کافر تھیوان
ٹلے جا کے کن پڑواوین تو یوں سانوں دس دکھا دین

جو لکھیا کرتار دس رانجھا ہن کی کریئے
ضامن آپ ستار دس رانجھا ہن کی کریئے
ماہیتوں ہوگ ادہار دس رانجھا ہن کی کریئے

میراں شاہ جان گھیرن جاوان لکھ لکھ چٹھیاں نہ پہنچاوان

توں جم جم آوین یار دس رانجھا ہن کی کریئے

ساڈا لگڑا نی ہنوں جاک نال سن مائی سمجھ مت سمجھال

لوکاں بھانے چاک ہتھاں من جنگل ویکھاں تھل پاوان
کھیڑے کرد نے وڈ ہنگا میں اٹھ تخت ہزارے نوں جانا
بھید دلاں دے کون پچھانے رمز عشق دی عاشق جانے
چاک ماہی دے بیت نہ پچھو کی عرش فرش نا تین تلو کی
میراں شاہ پی تن من سبھ اجنگل ویکھاں ماہی وسدا

من ہمیاد ہدی ٹک چال
میں دریا پاو یکھ بھال
پایا جس دے گل جنجال
واحد مطلق بے مثال
ہر رنگ دیکھ پیہ وصال

ساری رین دکھاں نال بیت گئی دی آ رانجھا میری سار لئیں
وے ماہیا میں چھوڑیدی ہیر جیہی دی آ رانجھا میری سار لئیں

کھیڑے مندی نوں ہے وقفے اٹھ چل تخت ہزارے رہیئے
شکل وکھا دین آن اساں نوں ہن لگ گئی دی شرم تساں نوں
عشق اساں نوں چین نہ دیندا شوق تیرا میتوں ہر دم رہندا
میراں شاہ میں کسنوں کہاں چپ پر لیاں تم تری ساکاں

میں ہر دم تیتوں اکھیندی دی آ رانجھا میری سار لئیں
میں نت دی دکھاں نے گھیر لئی وے آ رانجھا
نہیں اک پل میں نیندر پئی وے آ رانجھا
میتاں شکل تیری نا دیکھ لئی وے آ رانجھا

میں ہویاں مست دیوانی ماہی آن ملے

کی کراں کچھ وس نہیں چلدا ہاں عشقہ اسینہ سلدا
عشق ماہی دا جان جڑ دا یا ہے جس لٹی تی خبر یار
ماہی تخت ہزار بوالا جس سید اجگت اجالا
نت اٹھ رو رو ہیر پکاری کرم کریں آن پوچھ تاہرے
الست کہیا تاں لگڑی یاری لوکاں بھانے عشق مجاز ہے
ہجری رمز دلا نو چھ لا کے جاں ویکھاں تن من نظر چڑھا دے
اوہ ملے ہے بہ نظراں مارکے جیہڑا دی مچھیاں چار کے
حضرت صابر پیر پیاہے میراں شاہ دربار لگائے
جنبر تیری پوچھ جانے ہیر ست ہنوں ہمدرہ لیائی ہے

ہویاں عاجز خاک نمانی ماہی آن ملے
رہیا جگت کہانی ماہی آن ملے..
کیہڑا کون طوفانی ماہی آن ملے
حضرت شاہ جیلانی ماہی آن ملے
سانوں لگڑا عشق حقانی ماہی آن ملے
کیوں کردا دل جہل جانی ماہی آن ملے
میرا او ہو دلبر جانے ماہی آن ملے
سیئو پریم کہانی ماہی آن ملے
سب تن میرا خاک ہوا ایہہ رہندی دیکھ لوکائی دی

Gul Hayat Institute

جو عشق طماچہ سہندا اے اوہ وچہ حضوری رہندا ہے
جس عشق صنم منظور ہویا اوہ وچہ درگاہ منظور ہے
سن قاضی مسئلے کرداہیں سرفندو جامیں ہیرا ہے
ساڈا شیشہ رانجھا ماہی اے وچہ درس ذات الٰہی ہے
جس دن دا رانجھا یار ہویا وفی انفسکم اظہار ہویا
سالوں آپنا اصل حصول ہویا جان ماہی اوس وصول ہویا
جد کن دی ہوئی منادی اے اس دن دا رانجھا ہادی ہے
چل میر الشاہ اظہار کراں اٹھدے تن من تے سر وار کراں

بن صنم بکم ہو ہندا اے انا رہیا چون چرائی اے
بے جام وصل مخمور ہویا اس ہستی ماڑ گوائی اے
کیوں حرص طمع وچہ مردا ہیں کجھی غفلت وت بھلائی اے
الانسان خبر سنائی ہی جا ویکھ حدیث گواہی اے
دو جگ وچہ دل دا رہویا ہن ساڈی عمر لنگائی اے
وچہ رضا من اپ رسول ہویا جن رانجھے نال لگائی اے
ساڈی پیت دماندی عادی اے جد کی آن بجائی اے
در رضا بڑے دیدار کراں جس منڈی کل خدائی اے

رانجھا ساڈا ہیر نی کیوں چاک کہیندا

سینوں نی تسیں سیو اس رانجھے نوں چاک نہ کہیو
تخت ہزارے دا محرم سائیں اسدے جیہا میں نوں ڈسیدا
واہ اسد اقرب کمالی ذات صفاتوں رتبہ عالی
میں اس مٹھیاں بھلی گھاتوں کس گلتوں اتھے بچھڑیا ماہی بھول
بھلاں وے ایہہ جیب چباتا جان گور ہڑیا تا نہیں جاتا
میر الشاہ تن من بلہارے ماجھ رانجھیٹے یار پیارے

ہور ہو دا منگیر نی کیوں چاک کہیندا
میں نیٹ کمینی ہیر نی کیوں چاک کہیندا
ویکھو لا نظیر نے کیوں چاک کہیندا
سالوں معاف کریں تقصیر نی کیوں چاک کہیندا
جنتی اہل فقیر نی کیوں چاک کہیندا
کون بدہا دی ہیر نی کیوں چاک کہیندا

رانجھا ساڈا پیر

آ ماہی سب کر رمز الوالی تیری ہجر نے آن ستایائی
بچو دستیاں میں بابل بھیڑی میں نوں سفنے آن جگایائی
ڈھونڈ پھر یوچہ بیلے کا ہی میتاں کملی نام سدایائی
چھڈیاں میں نوں مڑ گھر گیاں بھاں خاوندلے گل لایائی

بال جوانی تیری عشق انوکھے میرا تن من پھوک جلایائی
زلف کمان تے تیر نیناں دا میر یوچہ جگر دے لایائی
روز ازل دا توں ساک ساڈا الویں کھیڑیاں شور مچایائی
کر کر ناز نیاز ہزاراں میتاں نال ہتھیرے نہوں لایائی

میر الشاہ کی دوس سینوں سن جو لکھیا بہر پایائے
آہو نی ہر دم رہندا رانجھا نے میرے سامنے

احد ہو کے میں بجائی احمد ہو کے شکل دکھائی
آن عشق دیاں چڑھیاں فوجاں وحدت والیاں مارن موجاں
جتول ویکھاں ماہی دسدا ہر رنگ دیوچہ آپے وسدا
میر الشاہ گور کامل پھڑیا جی تیں رانجھا سر دا میرا

آہو نی جلیا عشق دا جھانجھا نی میرے سامنے
آہو نی ہویا ساڈا ماہی ہانجھا نی میرے سامنے
آہو نی اک سنہاندا سانجھا نی میرے سامنے
آہو نی چھنڈ دینا دالا انجھا نی میرے سامنے

دیکھو عشق الولہا آیا مار نقارا کدے صابر پیارا دیوی آن نظارا
برہوں بھوک چلایا میرا تن من سارا کدے صابر پیارا دیوی آن نظارا

اوہدے نت دے پچھوڑ کیتی خاک نمانی — اوہ ما سکھ سیانان مین ہال ایانی
ناہین اسدے باجھون کوئی ہور سہارا — کدے صابر پیارا دیوے آن نظارا
کوچہ کلیر والا سیو عرشون بالا — جاوے قسمت والا پیوے پریم پیالا
میتان اوگنہاری کوئی عذر نہ چارا — کدے صابر پیارا دیوے آن نظارا
سیو گنج شکر دا اوہ تان خاص خلیفہ — میرا سنجھ صبا حین اوہا نام وظیفہ
میرا کعبہ قبلہ اوہدا پاک دوارا — کدے صابر پیارا دیوے آن نظارا
سیو نام خدا دے کوئی جائی سناوے — سوہنا دا من لاکے میری تور نبھاوے
اوہدے درسن کارن ہویا جیون بھارا — کدے صابر پیارا دیوے آن نظارا
میرالشاہ مین ماری اوہدے نت دے ہاڑے — صدقہ گنج شکر دا سینون درس وکھاوے

سیو چند سورج ہتین اوہدا روپ نیارا
کدے صابر پیارا دیوے آن نظارا

آوین میتم پیارے ایڈا کیون چرلایا — توڑی پیت پرانی سانون چاہی بھلایا
کھولے بال سرے دے تن بھبوت رمایا — تیرے درسن کارن میتان جوگ کمایا
ایہو رسم قدیمی پیا بیدرداندی — من موہ کر لیندے ناہین سار دلاندی
میتان باجھ وماندی ہویان تیری باندی — پیا اوڑ نبھاوین لگی پیت ہمراندے
جان الستم والی پیا بولی بولے — لیکھے قالو بلے اہین جندہین پر کھولے
لاکے عشق جوانی جالی ہیکر چولی — سانون ہکھ وکھاوین کھول اکھان گھولی
میری عمر ایانی کو کان لین بیلیان — ہاری ہجر تیرے نی گل کھلڑی کیسان
کرکے لمیان باہین وہی کس دلیسان — گھٹی عشق تیرے نے دس کی مین کرلیسان
تیرا مکھ دیکھنے نون میری جند ترسیندی — پیا مدتان ہویان رو رو یاد کریندی
کنین ہنک وصل دی کدی کول آپیندی — لگی بھاہ ہجر دی میری جان جلیندی
گل پلڑا پا کر چلان صابر دوارے — اونہون جرم کرم دی اکھان لکھ سکھ سارے

صدقہ گنج شکر دا سانون پار اتارے
دیکھان درس پیا دا میرالشاہ بلہارے

سیو اج گھر آیا میرا یار نہین — کر دالے پرواہیان لیند اسار نہین

Gul Hayat Institute

اوہدی نت دے بچھوڑے میتان پھوک جلائی — سمجھے اسدے باجھون دو جا دوار نہین
سیونام خدا دے اٹھو جاکے کوئی — لاکے سانگ ہجر دی پیا مار نہین
اکنان بہاگ چنگیری لیندیان کنت کلاوے — میون ردمن باجھون کوئی کار نہین
کہے آل پیار یا آئی جان لبان تے — عزرائیل کہلو تا لیندا وار نہین
لگی پیت قدیمی پیا اوڑ بھنا دین — الیس خانی دم دا اعتبار نہین
میران شاہ سرداران جاکی صابر دوارے — ایسا کون ہے جینون وتا مار نہین
کدی تون آوین پیا جند چلی میان نت رہندی نظار دی تاہنگ ملندی آس

تیری میری پیت دھر اندی
عشق تیرے نے دل دل گھٹیان
سب کر نالدیان سب سکھیان
بسر گیان میون ذات صفاتان
ملان پنڈت بید گنہیرے
جاؤ سیو کوئی موڑ لیائے

کون پچھیاندے نے رمز دلاندی
صورت تیری نے مین مٹھیان
نوشو آن کلاوے لیان
روز ادوڈیکان تیریان واٹان
پچھ پچھ ہاری مین سنجھ سویرے
میران شاہ نون درس کہائے

مین نت دے بچھوڑے سلی پیا جند چلی
مین ہوئی دیوانی جہلی پیا جند چلی
مین عاجز رہ گئی اکلی پیا جند چلی
مین کہ چھنڈ روہی تھلی پیا جند چلی
مین خبر کدے نہ گھلی پیا جند چلی
تایون بات سوہلی پیا جند چلی

مین ہوگئی وی سجن بلہار

مین بردی تون صابر میرا جانین بچھان درسن تیرا — ہوواں شکر گذار ہوگئے رے سجن بلہار
برہوں جنگ پئی تن میرے مین چکیان اوہٹ ہیرے — ہن لی میری سار ہوگئے رے سجن بلہار
چل چیوڑ لبھ جھیے میتم لبدا میتم باجھون ہون تے رسدا — کرئیے جتن ہزار ہو گئی رے سجن بلہار
جل بل ہوبان بھسم کی ڈھیری گنج شکر پیا تیری پھیری — آن پڑی دربار ہو گئی رے سجن بلہار
پیتم کارن جوگن ہوواں صابر دے در جا کہلو واں — روواں زار و زار ہو گئی رے سجن بلہار
میران شاہ دی سن عرضوئی اوگہناری گن نہیں کوئی — شوہ بیکہ لنگہا وے پار ہو گئی رے سجن بلہار

سیونی میرے پیارے بہت دن لائے رو رو دن میں نین گوائے

گھر گھر لسین کیتا باسا
آپی سالون آپنے کیتا
ہے کوئی ایسی چیر سیانی
سب کیرجیھان لاکھ ہزاران
واہ واہ اسدی بے پرواہی
میران شاہ مین ہرگن گاوان

سالون دمدا نا ہر واسا
نال آداین من چت لیتا
جائے کہو میری پریم کہانی
جو من بہاون کرن بہاران
اکہان الٹی کہیں لہائی
دم دم صابر پیر مناوان

نال کرم دی اوہل لائیے
ہن کیون ساہتون مین چھپائیے
آپے لایان تان آپ نبھائیے
علم عقلدی پیش نہ جائیے
اکنان سولی پکڑ چڑھائیے
جنون عالم سبین نوائیے

مین تیرے بلہار وے پیاریا مین تیرے بلہار

مین ہان او گنہار بھاوین پر توں سج نوں ناہ بھلاوین
انبڑ چھڑ کے بابل مونڑے میتان مین نیناں نال جوڑے
دہ دہ تیری ناز انوکھے سانوں لک چھپ دیندا ہے دھوکھے
ہر دم ایہو عرض اساڈی جچ مین تیرا ہی تھاڈی
عشق تیری دی رمز پچھانی سرگئی قلبی ہور روحانی
آ پیاریا ہن دیوین نظارا سر پر بجدا موت نقارا
میران شاہ چل چال اساڈا تن من جیوڑا گھول گھماوان

آن دیوین دیدار وے پیاریا مین تیرے بلہار
طعنے دین ہزار وے پیاریا مین تیرے بلہار
توڑے قول قرار وے پیاریا مین تیرے بلہار
کرم تیرا درکار وے پیاریا مین تیرے بلہار
ہے تیرا جمکار وے پیاریا مین تیرے بلہار
ایہ دنیا دن چار وے پیاریا مین تیرے بلہار
صابر وے دربار وے پیاریا مین تیرے بلہار

مدتاں ہویاں محرم یار آ ہن سانوں درس وکھا

عشق تیرے دی دہ بدنامی تن من تیرے بھا بھڑکائی
اجے چڑھ کے ماران جا لگان ہجر تیرے دیاں سینے سانگان
مکھڑا تیرا قطب ستارا دیوین سانوں آن نظارا
رلمس سیان لادن لیکان مین نت تیرا راہ اڈیکاں
سول دکھاں نے پائے گھیرے توں لٹکیندا آ ویہڑے
ہجر تیرے جند جالی میری صورت نظر نہ آوے تیری
میران شاہ مین پریم ستایا دل برباد عمدا چھپایا

دتیاں بھوک جلا دی آ ہن سانوں درس دکھاء
وٹڑی حسرت بھلادی آ ہن سانوں درس دکھاء
پیاریا نام خدا دی آ ہن سانوں درس دکھاء
آ مل نال اساوی آ ہن سانوں درس دکھاء
کرساں جان فدا آ ہن سانوں درس دکھاء
مین رودان کس در جاوے آ ہن سانوں درس دکھاء
مین ہے ہجر لادے آ ہن سانوں درس دکھاء

تسین ویکھو ناز پیارے دے جگ ہیا نال نظارے دے

سانوں تھاں مکان نہ دسدا خود ہر جا وچہ دسدا
کتے نظر و نظر نہال ہویا کتے غوث قطب ابدال ہویا
کیہا دل جھں کہیں جا پایا تیرے عشق نوں کہا لا یا ہے
کتے ہس ہس گل لائیندا کتے مکھڑا آن چھپائیندا
کتے شاہ جیلانی پیر ہویا کتے چشتی اہل فقیر ہویا
جد میران شاہ فہمید ہوئی مکہ مرشد وچہ دید ہوئی

کتے آ ہستے کتے لشکدا اسیوں ویکھو طور ادارے دے
کتے جا کر ہیر سیال ہویا کتے دیندا پتی ہزارے دے
الانسان سری سنایا ہے ہیندے ویکھو ہے ہنی چارے دے
کتے سانوں ہجر ستائیندا اہنیں ہنداو کہ دکھیارے دے
کتے مین بھی دامنگیر ہویا وچہ جا کر حشر دہاڑے دے
جان دید ہوئی تاں عید ہوئی آج جاگے بھاگ نکارے دے

تیرے مین پیاسوں لگی لبیر گئی لاج شرم

مین جٹی تاکہ ٹہکیری ہے ہم خیال رلک وچہ سر ٹھڈے
چار نیناں دی ہوئی لڑائی ہستی میری بھول جلائی
مین دکھائے کیا جمکارے سکھ رنیاں نوں واری

اہنہ گیا سارا بھرم لبیر گئی لاج شرم
دیکھو نیناں دا ستم لبیر گئی لاج شرم
دلسوں کھویا ہے غم لبیر گئی لاج شرم

Gul Hayat Institute

پریم بنا میوں جے اندھیرا تا ہین لگے تا یار پچھاتا | مین سمجھے راز الکھم لبھ گئی لاج شرم
مین کھولی میری جان صدقڑے یار دکھائے مین چمکری | ہو یا اللہ دا کرم لبھ گئی لاج شرم
مین نینان دا کھلیا پردا ہن لبھن نوں جت نہین گردا | ادسے نینان دی قسم لبھ گئی لاج شرم
واہ واہ سادے بھاگ جنگیری آکھ شاہ اج آئے ڈیرے | یار سجن دے قدم لبھ گئی لاج شرم

ہن مین سوہیان دے ناز نے تیر

الیسا ناز نیاز دکھایا کرا دہلا نکھیے دل بھر مایا | پاکے پریم نا پھیرڑے ہن مین موہیان وے
واہ واہ پیار ریا بے پرواہیان کول دسین تا کرین جدائیاں | مین رووان سجھ سویرے ہن مین موہیان وے
اول آخر باطن ظاہر تیرے کون ہین مول نہ باہر | خاص ملا لو جہ ڈیرے ہن مین موہیان وے
جان آدم دا روپ بنایا انس ملا ایک بھیس وٹایا | بدلا سکھہ نا پھیرڑے ہن مین موہیان وے
مین بردی نوں صاحب ساڈا دسین تیرے ہین دوراڈا | ایہ دکھہ کون نبیرڑے ہن مین موہیان وے
جان گورنے بھرم اٹھایا مین نکلی تان ہن وچہ پایا | ٹک گئے جھگڑے جھیڑے ہن مین موہیان وے
میراں شاہ مین مرکے سوئی جان صابر دی رحمت ہوئی | مین کیتی دوروں نیڑے ہن مین موہیان وے

تانگھہ نظارے دی ہن پیارے میان وے سلونوں نشادی ہر دم رہندی نیڑے ہن مین موہیان وے

دیس پیا دی جیکوئی جاوے نام خدا دے خبر لیا دے | سجن ساردی
عشق پیا دا جین نہ دیندا شام سندر گدی سار نہ لیندا | مین دکھیاردی
ملکھ دیکھن بن ہویان دیوانی وصل علی تیرا حسن نورانی | چمک ستاریدی
میراں شاہ کہو بیکھہ پیا نوں دے مین جایئن لاج نشان نوں | مین بکھیاردی

دسیو نی کوئی سکھہ سیانی کب گھر آویگا یار میرا

تانگھہ پیا دے مینوں ہر دم رہندی | سانگ تکھو رہیدی مین دلو چہ سہندی

بن دیکھے متان ہویان دیوانی کب گھر آویگا یار میرا

مدتان ہویان پیار یا مول نہ آیا | مین دکھیاری رو رو جنم گوایا

نظر نہ آوے اودی شکل نورانی کب گھر آویگا یار میرا

جا کھونی کوئی آنگ سہیلی | باجھہ پیا دے میرا ہور نہ بیلی

آوندی کوئی بھیج نشانی کب گھر آویگا یار میرا

اوگن ہاری میرا عذر نہ کوئی | جو جیت چاہے پیا کردا سوئی

ڈھلگیا ندی قدر سجانی کب گھر آویگا یار میرا

میران شاہ پیا سویو پاوے | اس مرنے توں پہلے مرجاوے

Gulhayat Institute

رحم کرے پیارا آپ رحمانی کب گھر آویگا یار میرا
سیو تا ہنجھ سجندی رہندی درسن ویکھن نون

جی ساجن سے کیہڑے آدی جرم کرم دا سب دیکھ ہا جاوے
مین لکھ لکھ شکر کرینیدی درسن ویکھن نون

نال سجن دے گلیان لادان کسنون لدا حال سنا وان
جان جدایان ہنھندی درسن ویکھن نون

دیکھو سیو سجن دے کارے پکڑ غلامان نول مارے
مین درد دی سانگ نہ لبیندی درسن ویکھن نون

صدقے تے جند قربانی جی دیوے کوئی بھیج نشانی
مین جادان اٹھدی بہندی درسن ویکھن نون

میرالنشاہ بے ساجن ہا دان ہار سنگار انوپ بنادان
ہتھین لادان مہندی درسن ویکھن نون

ہو پیا گھر آ جند تری ترے تیری دیکھن نون مین کیتی تیری عشق دیوانی ہی کوئی تیری ہور نہ تانی ڈھونڈھرا مین حبت پلا جند ترے

ہجر تیریدی گھیری بسر گئی سب بدہ میری
اتنا نا ترسا ہو پیا گھر آ دے جند ترے

روز ازل دے اکھیان لایان ہن کیون کردا یار جدایان
لگیا ندی او ڈھجا ہو پیا گھر آ دے جند ترے

میرالنشاہ جوہن سنگ بیتی الیسی نال کسے نہ کیتی
دیتیان بھوک بجلا ہو پیا گھر آ جند ترے

سبیکر دیکھن نون ہو پیا گھر آئے

پیاسانون مندڑے بول نہ بول مین جا کران بلہار پیاسانون مندڑے بول نہ بول

اوگنہاری نیت کمینی جان صدقے مین کیتی
دریا پا جاگ ڈول پیاسانون مندڑے بول نہ بول

تون چترا مین بال ایانی عشق تریدی سار نجانی
ہنون لایان ہول پیاسانون مندڑے بول نہ بول

الست بربکم دی سن بولی کر سجدہ مین تن پر گھولی
کیون کردا ہن رول پیاسانون مندڑے بول نہ بول

لاہو تون نا سوتی ہو کے عمر گوایا مین بن رو کے
آدین اساڈڑے کول پیاسانون مندڑے بول نہ بول

میرالنشاہ مین لگڑی دامن قسم خدادے صابر ضامن
تون میر ہجول پیاسانون مندڑے بول نہ بول

آ دے پیاسانون دیوی نظارا مین واری نت رہند ادیکھندا جا

عشق تیرے نے گھایل کیتی
اوگنہاری میرا مان نہ کوئی
دو جگ چھڈ کے مین تیری ہوئی
مین جیہی بر دے ہور گھنیرے

کسنون اکھان جو دل بیتی
مین واری آپے لایان تے بھجا
قسم تیری مین تیری ہوئی
ساڈی غیناندی نیت پہنچا
دین مذہب دی خبر نہ کوئی
سانون کدے تا لے گل لا
مین لگڑی پیا دامن تیرے
کدے مکھون تا بول وزرا

ہور کسیدا عذر نہ چارا
نام خدادے پیت نہ توڑین
نیٹ کمینی منون ناہ بسارین
تون حاکم مین رعیت تیری

Gul Hayat Institute

میں بن مینوں چین نہ آوے	میں ہاری تیرے نت دے ہاڑے	وچ سینہ دے بھڑکن بھائیں
	میں نمانی نوں ناترسا	
میراں شاہ دی آس پجاویں	نال کرم دے جھاتی پاویں	ایہہ دنیا دن چار دہاڑے
	اسیں فانی توں آپ بقا	

سجن گل لاہو گھونگھٹ کھول

الیس ہو گھونگھٹ لے کیتے کارے	عالم فاضل رندے سارے	لگے تیرا قول
ہر دم اپنا کرم کماویں	اوگن میرے چت نہ لاویں	آویں آس ودھرے کول
ہکھڑا تیرا قطب ستارا	ہوں گھونگھٹ نوں دیویں نظارا	تن من دیساں گھول
درد دکھاں نے گھایل کیتی	شکر کیتا میں جو سر بیتی	توں ہکھوں منہ بول
میراں شاہ میں گھول گھماں	روز ازل دی پیت جو لائی	ہن کیوں کردا ول

جے میں لایاں تاں اوڑ نبھاویں میں کوجھڑی نوں لے گل لاویں

آپے میں نیناں نال جوڑے پیارے	ہن کیوں کردا توں مکھ موڑے جے میں لایاں تاں اوڑ نبھاویں	میں تیرے نوں ناترساویں
ہنوں نوال ہنیں جاوندی پیاری	جی توں کریں پیا کرم کریمی جی میں لایاں تاں اوڑ نبھاویں	ساکوں مینوں تاہ بھلاویں
تیرے جیہا نہ عالم سارے پیارے	میں ہاری تیری نت دے ہاڑے جے میں لایاں تاں اوڑ نبھاویں	برہوں جلی نوں ناہ جلاویں
میراں شاہ میں نت دی بردی پیارے	ہر دم سجدہ میں حل کرودی جے میں لایاں تاں اوڑ نبھاویں	اوگنہار دی آس پجاویں
دو جگ دی میں پیت بھلائی پیارے	بابل دی میں پیت گوائی جے میں لایاں تاں اوڑ نبھاویں	توں تخت ہزاری آجاویں

کدی آ دیں وکھا نڑا یار میراں شاہ جندہ تیری دیکھن نوں

رات دی سیاہی اندھیرا دکھاں عشق تیرے لایاں لیکاں	آن لیں میری سار وے گمانڑا یار
جاگدیاں الکدم غافل ہوون بال جی سوں جیل جیوان	ورتے ہتھ ہتھیار وے گمانڑا یار
سنگ تجھ دی سینہ دی لگھیاں کنڈیاں ہیں متوں کیلے	آن دیویں دیدار وے گمانڑا یار
عاجز قدیمی میں گنہگاری ہے تیری ذات ستاری	توں اوڑک بخشنہار وے گمانڑا یار
جی ہتھ پا کرم کماویں جیکر ہیں نوں لے گل لاویں	کی اعتبار دے گمانڑا یار

میران شاہ مین برہون ہاری خواجہ پیر کرے جے یاری   چشت کمال دوارے کمانڑا یار

کدے آوین وے کمانڑا یار

آپیا لے سار میری سینے نال لگا کے   ہیں توں ساتھوں کاہنوں لگدا پہلے وا ہن لاکے
جان میں ملک عدم نوں آئی تیر یطرف میں تانگھہ لگا کے   سخن اقرب آپے دسین بیٹھا مکھہ چھپا کے
میں قدیمی بال یانی وصل ہجر دی سدہ نہ جانی   میں تیرے نال پریت لائی تجھے پیر منا کے
رلکے سیان مارن بولی میں تیرتوں جان ہے گھولی   ہن کیوں کردا ہین جدایان آپے دل بہرما کے
برہون لائی سینے کانی آپیا مین ہوئی دیوانی   خاک کیتی عشق تیرے پیار یا پھوک جلا کے
میران شاہ چل بیکھہ دوارے بھید آکہان دکھ سارے   پورے ہووں سب مطالب اس در پر جا کے

کیہنک عمل کر بیٹھے کوڑے پین دلیس پرائے جانامین

جان لائی در پر آئیکے سب کہندے کچ رجاونگے   جد یاد ڈولی لی جاونگے مڑ اچھے پھیر نہ آونا مین
کر اپنا آپ ثبوت کوڑے بہہ کت لے نرما سوت کوڑے   سب اج کرین ضبوط کوڑے جس کارن ہیون جانا مین
مین جلنا دیس بیگانے نی سب چہند کے عذر بہانے نی   سس نہان ہار ن طعنے نی کی ہور لسید جانا مین
اوہتے ناکوئی انگ سہیلی ہے بن خاوند ہور نہ بیلی ہے   اک تیری جان اکیلی ہے سب عقل فکر اودتھے جانا مین
سب سیان ہگھڑ سچار کوڑے بہ لاون ہار سنگار کوڑے   تیر اکیدن نال وہار کوڑے مین ہور کہہ خار کھانا مین
رل سیان تجن لایا ہے جن کیتا داج رنگا یا ہے   مین چرخے تند نہ پایا ہے ہن دس کی نال لیجانا مین
کیوں میران شاہ رنگ پیلا ہے شوہ ہمنا جن چھیلا ہے   جد خاص سول وسیلا ہے مین پھر کستوں غم کھانا مین

جنہانوں یار ملے بھاگ اٹھاندے اچھے

جد میں سی تد و لبر ناسی میں نکلی یا سب گھر یا ہے   خصم میرے گھر بسے جنھانوں یار ملے
میں تو مار بجھا ہان سیٹیان پریم نگر تہ چھیچے سیتیان   غیر کوئی نا وسے جنھانوں یار ملے
چادر پھوک سٹر مدی بیکی اکھیان کھول تماشا دیکھی   رمز ین یار پرکھے جنھانوں یار ملے
جیب چھپ مر جایا مر جاوا ہندی حد توں لنگھہ جاوے   مکھہ کا سر تدی بھجے جنھانوں یار ملے
سا ہور پی بر مار گوادے سرت سہاگن سول چپت لادے   اوہ نار سدا سکھہ بسے جنھانوں یار ملے
لہو جبت کھو جبت عمر گوائی جانو چہ گھر وچہ جاتی پائی   یار کبھی میں بجھے جنھانوں یار ملے
پڑھ پڑھ ویکھہ کتابان چارے میران شاہ بن ست گور پیارے   بھید کوئی نا وسے جنھانوں یار ملے

وے کمانی چیر لوا اڑیا وطنان نوں موڑ مہاران

تیرے چہیدی داری ودنک چنگیری   جان میں وچہان تا سر داران   وے کمانی چیر کے واڑیا
میں نت ملیا بابل دوارا   لتین وکے چھنے دیان ہزاران   وے کمانی چیر کے واڑیا

Gul Hayat Institute

تیرے ہجر جیہا مینوں ہور نہ کوئی
ساڈے ہانڈیاں سب اُٹھ گئیاں
ہو سیاں پاواں دے کاگ اُڈاواں
میران شاہ چل ہک ہک پیا نوں

مین جیہیاں لکھ ہزاران
جیون دے کونجاں ڈاران
آن لسین میریاں ساران
کس در جا پکاران

وے گمانی چیرے والڑیا
وے گمانی چیرے والڑیا
وے گمانی چیرے والڑیا
وے گمانی چیرے والڑیا

وطناں نوں موڑ مہاران

کھول گھونگھٹ نوں ویکھ پیارے مین طالب دیدار دی ہاں
اک پلڑے مکھ ویکھن کارن مین پر سو سر واردی ہاں

اول آخر باطن تیرا ظاہر دیو چہ ڈھونڈن پھیرا
اکناں ہس ہس گل لاویں اکناں کرکر ناز دکھاویں
ساہو رپیور دونو کھوکے کی کہٹیا مین تیری ہاں سوکے
جیکر نال دیاں سب سیاں نال کو تاں حج پہنچ پیاں
ہٹ کمینی اوگنہاری ہجر تیرے دی ہوئی بیماری

ایہہ دنیا ہے رین بسیرا مین اگلی بات بچاردی ہاں
مین وے گئی نوں مکھ نہ لاویں مین نیچ بندی کس کاردی ہاں
درسن دیویں پاس کھڑوکے مین چل باجھ پساردی ہاں
اوگنہار مین اگڑی پہیاں رو رو آہیں ماردی ہاں
آپیاریا مین کر کجھ کاری مین اپنا تن من ساڑدی ہاں

میران شاہ چل درسن پاواں سر صدقے جند گھول گھماواں
کرم کرے تاں لے گل لاواں مین باندی اس دربار دی ہاں

واہ واہ عشق پیا دا زور میں دل آیا کرے شور
برہوں بال ہوکا لایا میرا تن من پھوک جلایا
ابلیس عشق دی کیا آشنائی مین توں دالی ہٹ بھلائی
دیکھو ابلیس عشق دے کارے بھلے علم کتاباں سارے
جانیں آیا عشق میدان بھل گیا سب نام نشان
محل عشق وچہ ماری لائی ذات صفات نہ رہیا کائی
میران شاہ شوہ توں بلہار میری آن لئیں ہن سار

توڑی عقل فکر دی ڈور باجھوں یار نہ سجھدا ہور
کیتا گجھڑا تیر چلایا باجھوں پیارے طلب نہ ہور
ہر اک سانوں رمز سمجھائی باجھوں پیارے غیر نہ ہور
ہی کر جیترائی مارے وچہ بغداد سے رہندا ہور
ہن مین پیار الیا پچھان آپی لک چھپ بھید دور
جان دل اندر چھائی یار آپی آپ نہیں کوئی ہور
دل دے کھولے سب اسرار جدوں لگی عشق حضور

بن درشن بہت دن بیتے وے پیاریا آ مل

بھاہ عشق دی تن من بھجے
ہجر تیری میری سدھ بسرانی
سن پیاریا مین ہویاں دیوانی
پچھ پچھ ہاری مین بید سیانی
دہڑی رات کوڑے ویلے

برہوں سانگ سینے وچہ رڑکے
تڑپ تڑپ ساری رین بہانی
اُڈ گئیا نندی مین قدر نہ جانی
عشق دے دراں نوں ورتے جانی
ڈھونڈہ بیری وچہ جنگل بیلے

سکھیہ چھوڑ اساں دکھ لیتے
ساڈے مین نیناں نال سیتے
چھوٹے قول دہرم کاہنوں کیتے
جنہاں پریم پیالے پیتے
تسیں کن مو تن سنگ پیتے

میران شاہ جل سیس نواوان بھیکھ جانوں حال سناوان ہم ہارے تم جیتے ..

وے پیاریا آ مل بن ورین بہت دن بیتے

رل مل چلو سہیلیو میرے نال ضرور
عشق انوکھے ڈھول دے کیتی چکنا چور
پہلے کن فیکون توں کیتا ڈھول ظہور
وچ مدینے شہر دے کیتا آن نزول
جان چہرہ ویکھاں ڈھول نوں جاندا ہو اسوار
سیو عرش فرش دا بادشاہ نبیاں دا سردار
مین روز اڈیکاں ڈھول نوں روندی آہین مار
نی مین جالی اگ برہوں دی پریم نے جالے سب سنسار
صورت تیری ڈھولدی صورت ذات رحمان
سیو کیتا اوہنے آپ نوں وچ حضرت انسان
سنیو اگے سہیلیو میرے دلدے مین
سینے سانگ فراق دی سلدی ہے دن رین
میران شاہ مین ڈھولدا ویکھان جا جمال
حال سناوان ہو کے عجز نیازاں نال

ڈھونڈ لیا میں ڈھول نوں جد سب گھور
مین اگ برہوں ہجر فراق نے جالی وانگ کوہ طور
مین کلمہ پڑھیا جان کے اسنوں پاک رسول
سیو سمی او گنہار نوں ہویا جمال حصول
اودہ مین دل ہکھ تھوڑا کردی حال پکار
اوسے رات معراج توں سمی ہاں بلہار
کر دا لے پردا ہیاں ہوش نہ لیندا سار
سیو نینٹ کمینی جان کے دیندا ناہ دیدار
اودہو حسن قدیم ہے چمکے ہر ہر شان
ڈھولیدی اس ناز نے جالیا تن من جان
باجھ پیارے ڈھولدے آوے ہوش نہ چین
کوئی ملاوے ڈھول نوں سر دیوان جے لین
وچ اجمیر شریف دے چشتی پیر کمال
تاہوں ہووے ڈھول دا میرے نال وصال

تیرے عشق نے پیاریا ماریاں کدی آ دین وے تین پھیریاں

لگی پریت قدیمی یار لٹے
نسبے اس دے لے گل لالیاں
آ دین رب دے واسطے پیاریا
کیتا قول نہ پیار دیا پالیا
میران شاہ مین والی قدیم دی

کاہنوں ہویاندی جند یار لٹے
تیرے عشق نے پیاریا ماریاں
اک جیہوں ہنسانی بجالیاں
تیرے عشق نے پیاریا ماریاں
تین پردہ توں جہاناں نوں واریا
تیرے عشق نے پیاریا ماریاں
آ دین ہجیاں رمزاں والیا
تیرے عشق نے پیاریا ماریاں
تینوں قسم ہے نبی کریم دی
تیرے عشق نے پیاریا ماریاں

پھیری گل توں منوں بسریاں
ہور سکھ لبسندیاں عاریاں
میتاں وچ جدایاں ماریاں
سینے لا نکیں پریم کٹاریاں
دے دیدار مین ہوئی بلہاریاں

Gul Hayat Institute

پیارا یا ہوئیاں دی تیریاں خیناں توں نثار

جان میں لایا پریم نظارا
لگی نیناں نے کیتی کاری
جامیں لایا میں جھگڑا
کھول گھونگھٹ توں درشن دکھلا دیں
کرکے ناز توں ہویوں نرالا
میران شاہ کوئی ہور نہ حیلا

پرگٹ ہویا عالم سارا
چمک ویکھن توں ترس سارے
عشق ساڈوں تائیوں لگڑا
نال کرم دے تارسا دیں
اسیں پردیسی توں لیسا نوالا
بھیکھ پیا دا خاص وسیلہ

کھل گئے سب اسرار
میں جیہے لاکھ ہزار
تو ہیں بخشاون ہار
میں مردے او گنہار
لئیں ہمانی دی سار
میں کرساں جا پکار

ترس ہجیاں درس ویکھن نوں آن یوئیں دیدار

جے پیاریا میں برہاں منڈیاں
او نی کوئی انگ سہیلی
سب ہیاں ہر گھر کنت سہاوے
عشق پیارے دل ا گھیرے
من پیاریا میں عاجز ہوئی
میرانشاہ چل بھیکھ منائیے

اور رگ رگ میں تیری بندیاں
جا کہو کوئی ساڈے بیلے
پیتم ساڈوں من نہیں بھلوے
حال حقیقت داری میری
کدہر کھول نہ لدی ڈہوئی
دین دنی دا مطلب پائیے

دلتوں ناہ لبار
میں کرساں جان نثار
کر رہے جتن ہزار
جانے کردا اظہار
باجھ تیرے دربار
چشتی ہے سرکار

پیارے ملدی تانجھ نیناں نوں رات ونے نی سیجھ ہندے

مانگ ہجر دی دلدی اندر میں کھیار سی سہندی
جے جاگاں تاپاس نہ ہیر میں حالی پکار کریندی
دن پیار اسیو دسیاں ہاں وان میں گھڑیاں رات گنیندی

کدی کدائیں پیار اسنڈے آدی میں لکھ شکر کریندی
کن سوتن کھول بھر مایا میں پامندری ویچیندی
تیرے بیج سبھی ساڈوں ہول نہ بھاوے میں نظر نیار جھنیدی

لکھ لئے مندرے لیکھ اساڈے میں دوس کسی نہ دیندی
میرانشاہ من کلیر جاواں میں صابر صابر کہندی

ساڈوں کدی تا مکھ دکھا دیں ہے نیت ربند امیرا جیا
پیا آتش فراق میں جیلا نہ دل جلا
تیند بھلا بھیوے شالا کدے وچھڑیں رو کدے گئیت ہا سکھا
والشمس والقمر ہے رخ نور صلی علی

مینوں نبی کریم داد سڈائی ہنوں لا کے اندر بھا
بسم رسید جان میں اپن وقت حشر بیا
مورے نینوں میں نیند نہ آوت ہے تیری سان کرم دن جیت لا
خواجگاندی گوٹے جھنڈیاں وچ ان فقر دا دیہو دلا

میرانشاہ نوں آس قدیمی
شوق دا جام پلا

تیری موری پیت برانی
سو جانے جو سگھڑ سیانی
جیوں لگڑی برموند داد ی حبیبا

تیری بندیاں توں تا اپیا کرم کما

عشق تیرا دن رات ستاوے	ڈٹھیاں باجھوں چین نہ آوے	میں رہیاں من سمجھاوے بیبا
	تیری بندیاں توں اپنا کرم کہا	
میں جیہے کئی بیج لگائے	تیں جیہا نہیں عالم سارے	میں ڈھٹرا ہر ہر جاوے بیبا
	تیری بندیاں توں اپنا کرم کما	
عشق تیرے نے گھایل کیتی	مر ہیار یا میں سار نہ لیتی	الیویں گئی بہاوے بیبا
	تیری بندیاں توں تا اپنا کرم کما	
میراں شاہ دی شرم تساں نوں	درسن دیویں آن اساں نوں	ایہو دل وچ چاوے بیبا
	تیری بندیاں توں تا اپنا کرم کما	

آویں وے سجن کدی آ کے گل لادیں
میراں ترسن اکھیاں مکھ دیکھن نوں
ہتھ کولا نہیں تیرے سر جھلدی
تیرا عشق انوکھا ساںنوں چین نہ دیندا
اکھاں دے نال توں ہسدا وے رسدا
میراں شاہ چل اجہ کلیر نگری

تیرے باجھوں میرا نہیں کوئی بھلا
نام اللہ دے ساںنوں دیویں وے تارا
میں نمانی کوئی عذر نہ چارا
ہوک جلایا میرا تن من سارا
قسمت ساڈی تیرا نت دے لے لارا
جتھے وے بسے میرا صابر پیارا

وے توں آویں وے سجن

لکھیں نال پیار دے کاتبا وے
لکھیں بعد خطاب القاب میاں
پھیر بعد دعا سلام کہنا
کھلے حال بحال میں نال غم دے
ساڈی خیر بدخیر نہ موں لکھیں
نہوں لائی کے پھیر نہ سار لیا
بھاویں جان تے جان دلدار تیرے
جہناں جگ جہان اجھلنی ہاں
میتاں ہجر فراق نے ساڑ سٹی
اجن چیت بیٹھی گھر ماپیاں دے
تیرا مکھ نوری ساںنوں خاص کعبہ
تیرے جیہے غریب محتاج دی جی

چھتڑی جھب اساں وڈے یار دی جی
ساںنوں سک ہے اک دیدار دی جی
لیئیں سار او یار بیمار دی جی
اوچی بیٹھ کے کانگ اڈوار دی جی
اودھری خیر دے شگن بچار دی جی
کوئی گل کریں اعتبار دی جی
تیرے قدماں توں سیس قربان وار دی جی
نال پیڑ وچھوڑے مار دی جی
چلے جان میری تیتھوں وار سٹی
تیرے عشق نے مار اجاڑ سٹی
جے توں آویں تا یار طواف کریئے
کوئی ہچھے دے تقصیر معاف کریئے

کدی آوین تے دلبرا وسطائی	تینوں قسم ہے رب غفار دی جی
میران شاہ ندیم دی گوڈی ہاں	پاک پٹن والی سرکار دی جی

توں گھر آجا تے شام جیوں کلیاں

سیج ستی نیناں نیند نہ آوے	تین باجھوں کچھ سول نہ بھاوے	مین گھر چھڈ روہیاں ٹلیاں
سس ننان اولاہماں کردی	میں بولاں کچھ سول نہ ڈردی	مین عشق تیرے گھیر سلیاں
پاہندی پنڈت روز پچھیندی	دس پیا دی سول نہ پیندی	تین خبراں ناہ کہلیاں
گل مالا تن بھبوت رما کے	جوگن والا بھیس بنا کے	مین تینوں ڈھونڈن چلیاں
اکناں نوں لا گل ماہی ہسدا	اکناں نوں چھڈ چھپا ہاں لندا	کیوں کردا مینوں چھل بلیاں
یا مخدوم علاؤ الدینا	دکھ سکھ تین پر ظاہر کیتا	توں نظراں پھیر سولیاں
حضرت شاہ گھڑامی پیارے	روشن نام تیرا جگ سارے	ہن لے سار بلیاں
میران شاہ پی کت گن ہاوان	ساجن بن کچھ سول نہ بھاوان	مین کوہجی روپ کولیاں

تیرے عشق ستایاں پیر یاد ہن لے سار سدایاں پیاریاوے

تین سنگ پیر انہوں چڑدکا	درسن دیوین جیوں جوگا	کیوں عاجز ترسایاں پیاریاوے
کدے اسانوں باگاں موڑین	نام خدا دے پیت نہ توڑین	یاد کریں جدلایاں پیاریاوے
دکھ گیا پھر سول نہ آیا	کس سوتن نے دل بھرمایا	مین جس کارن لسیراں پیاریاوے
کدے اسانوں پھیرا پاوین	قسم خدا دی بھول نہ جاوین	پردیس وسایاں پیاریاوے
ڈھونڈاں تینوں دیس بدیساں	گلو چہ پلڑا عرض کریاں	کی تیری ن آیا پیاریاوے
برہوں بھاہ پئی تن بھڑکے	سانگ ہجر دی سینے پڑ گئے	سترڈی آن جگایاں پیاریاوے
بھیکھ پیا میں تیری چیری	لاج شرم رکھ پیجو میر کے	تین پر گھول گھمایاں پیاریاوے
میران شاہ نوں عشق ستایا	کامل پیرولی مین پایا	جسنے چرنیں لایاں پیاریاوے

	درسن دیجا میں واری رسیا	
من موہن ہم سنگ کیا کینے	انجرا پکڑ چونریا چھینے	ساس نند مجھے گاریاں دینی
	سرت لباری مین واری رسیا	
پیتم ہم سنگ چھل بل کینا	کرداسے من بس کر لینا	پھر مجھے اپنا درس نہ دینا
	رووت ہاری میں واری رسیا	
جب گیا پردیس سدھارے	ڈھونڈ پھری میں جمنا کنارے	چلوری سکھی اب ہم گئے دوارے
	نت بلہاری میں واری رسیا	

جان مین اپنا پیتم پاؤن ساہتہ سکھی مل منگل گاؤن
سیس لیا کے چرنی لاؤن
ہون بلہاری مین واری رسیا
میران شاہ چل بیکھنٹ دوارے کر کر بامجت پار اتارے
درسن دیکھن کو بنجارے
سدا متواری مین واری رسیا

دیکھو ری کی ذات عشق دی جس گھر دیو چہاتوے
جیون آتش پکڑ چوائی بلو چہ آن جلاوے
دین دنی دی خبر نہ رہندی بیخود مست بناوے
اول عشق ذات نون ہویا کن فیکون کہایا
جو کچہہ باطن دیوچہ آہا پرگھٹ کر دکھلایا
بے چگون نگٹ نورانی مکہہ پر احمد نام دہراوے
برہون چنگ پئی وچہ سپنے خواب زلیخا آئی
ناز ادائی شکل نورانی یوسف نے دس پائی
دیکھن کارن حسن سجن دا مصر خرید کراوے...
عشق لیلی دا شور کریندا جان مجنون ول آیا
بادشاہی چہڈ عاجز ہویا تن من خاک رولایا
کارن اپنے یار جنگل وچہ سپنے دہسب جگاوے
عشق شراب پیالا بہر کے جان منصور پلایا
کر سرشار انا الحق اکہہ مکہہ تون چا کہایا
فارغ ذات صفاتون کر کے چا سنگسار کراوے
رانجہا تخت ہزاریون آیا بن صورت متوالی
وحدت والی مرلی وا ہی موہی ہیر سیالی
جاکان والی شکل بناکے مجہیان چارن جاوے
اس عشق دی چال اوڑی جس لاگے سو جانے
باجہون عشق نہ خالی کوئی کی کملی کے سیانی
کسے مجازی کسے حقیقی عقل فکر اوہٹہ جاوے
عشق اور امیت پیا داد کہان سولا نوالا
بن سر دیتیان ناہین لبہدا اگہجرا بہید نرالا
تن من جان کرے قربانی پریم نگر سکہہ پاوے
میران شاہ دربار الہی عرض کریندا ادہیم
عشق اساتون مرشد والا ہے ہمیشہ قایم
سدا سکہہ کرے جان کرپا عشق دلون رہجاوے
تین سنگ اکہیان لگیان وے تون لگ نہ رسیا

باطن دیوچہ رمز چلاوین ظاہر اپنا آپ چہپاوین
عشق تیرے وچہ لُتھیا لوئی طعنے دیندا ہی سب کوئی
تن من جان تیری تون گھولان تیری بولی وچ مین بولان
نحن اقرب بمعہ لہ الصدا وفی انفسکم سیدہا پیدا
الیس بچہو شکے نے پہٹیان وے تون لگ نہ رسیا
تینون اکہہ نہ سکیان وے تون لگ نہ رسیا
تین شرمان کیون رکہیان وے تون لگ نہ رسیا
آپے خبران دہیان وے تون لگ نہ رسیا

جو کریں سو سر پر سہنا باجھوں شکر نہیں کچھ کہنا
میراں شاہ گور توں بلہاری ہو لیں انو چہ یاری

یہہ چتیاں نا ہیں کچیاں وے توں لٹک رسیا
جھڑیاں ہوون وچہ پکیاں وے توں لٹک رسیا

گئے میت پیا پردیس جیا چل اٹھ چلئے
جہاں میت بسا یو دیس جیا چل اٹھ چلئے

اوڑے کاگا خبر لیا و سندیس پیا کے جر فی لاؤ
الست دیاں جد دھان پایاں ہو عملم وچہ اکھیاں لائیاں
تن من حال بھبوت ملاؤں تس دن صابر بر تر ساواں
وہاں جاؤں جہاں میت پیارا جیون ہے یہ عالم اسارا
میراں شاہ مطلب سب پاوان جاتیں ست گورو بھیکھ نہ ساوان

موکھ سے کہو ادیس جیا چل اٹھ چلئے
جد میں بال بریس جیا چل اٹھ چلئے
گلو چہ ڈار دوں کیس جیا چل اٹھ چلئے
گنج شکر دے دیس جیا چل اٹھ چلئے
کر جوگن کا بھیس جیا چل اٹھ چلئے

تم سنیوں ہی بھی طہر شام ہے آئے کیسے بھاگن میں تہری کھیلونگی

یہی دل میں ٹھنی کروں اہو تہین
کت جا کہوں پیا مانت نا
ایسی آگ لگی تن بھی جلا
چل میراں شاہ در صابر کے

کل پیا الفی چھوڑدوں پیا وطن
میں تو سیس دیا وہ تو جانت نا
سدھ بدھ بھی گئی ہم نہ ملے
ہوئی ہاں کھیلوں جہاں شام ملے

جہاں شام بسے ہاں جاؤنگی
اب کہو ہے ہجی کیسے پاؤنگی
اب صابر کے در جاؤنگی
بسی رنگ بنا چھر کاؤنگی

اب جو پیا موری انگن آوے ساجھ تیسی ل لال گاؤں

سرن پڑوں اور تن من واروں
پل پل چھن چھن درسن کارن
اگن جیون کی تجھ سے بجھاؤں
جلو ہے ہجی کو ڈہر ہے کی دوارے
انکے سمے ہتو مندسے جوری
میراں شاہ جہاں میت بسے

بیتی کردن دکھ میں سناؤں
میں باوری سوہ بھیکھ مناؤں
اب پڑہوں تن بھبوت رماؤں
کر جوروں پگ سیس نواؤں
انجھڑا کے پیا لے گل لاؤں
جوگن ہو کر اب وہاں جاؤں

میں تو رے بلہار پر سب جی میں تو رے بلہار

تم ٹھاکر ہم داسے تورے
تو ہیں صاحب ہرت اکاسا
پر تھم پریم اگن جب لاگے
اندہ نگر جب دیوت جارا
میں تلوکو پو جاسے گئے

تجھ کر ہاں گت نا ہیں مورے
تیرا ہر مندر ہوں باسا
الکھم لکھانے پر گٹ جاگے
تب وحدت موں سجا افتارا
دیا دہرم کی سو بجاوینے

تیرا نام ادہار
بڈو جہان کرتار
احد دلو او تار
کینوں سب بسنسار
تو لاکی سردار

Gul Hayat Institute

جن نو گوست گور کر مانا
جو کوؤ اپنا آپ پرکھے
آپ مرے گور مارگ پاوے
میران شاہ کو اپنا جب نو

ہر مندر کینون اشنانا
جہان مورت کا میلا دیکھے
نس دن پانچ چشت مناوے
اوگن ہمری گن کر مانو

دیئون سب گہہار
چیت سدا نہیں ہار
اگے بھیکہا دوار
تب نیا ہو پار

پرہب جی میں توری بلہار
ہوئے پیا بن پلک برت نہ چین

سکھی کون سنے مورے سنکے بین

ہیتم ناہ لگے کوؤ بیتان
میران شاہ کہوں نہیں آوے

چار کہو سکھی ہمری بیتان
گھڑی پل چہین نہ نیند نہ آوے

ترست ہین درسن کو نین
تڑپ تڑپ ہوئے کٹ رین

بن موہن جیارا ابہک ہو ہوئے

من موہن من بس کر لینان
شام سندر جب میں بجائی
شام بنان مورا جیارا جلت ہے
جاوڑے سکھی کوؤ ہر سنگ رہے
نین نن موری جگت اندہیرا
میران شاہ جی ہیتم آوے

من بس کر ہوئے درسن نہ دینان
واکی دہنک ہوئی سدہ بدہ بسرے
رین دنان ہوئے کل نہ پرت ہے
اتی بنتی تم ہمری کیو
پیا کے ملن کا جیا گھبیرا
رام کرے کہوں درس دکہاوے

چہوا ہیں جو ردا اک ہو رے
کانو نہیں مندر اک ہوے رے
چہتیا ہیں سانس اک ہوے رے
پیا بن جیو ڑا اک ہوے رے
پل پل پلک بھر کے ہوے رے
ہلمہ پر نور چمکار ہو رہے

ہو پیا تیون سیر ملندن چاکی کران ہنڈی جند نہ ہمری کد سے تا درس دکہا

سانس نبی پت کر پھیری
ہوے ہیں نینا ندے بردے
ہیتم کدکوؤ جا سناوے
میران شاہ بن ہر دم پھیری

دیکھن کارن جند سے ہیری
پل چہن نت درس نون مرری
تڑپ تڑپ ساری رین بہاوے
خاص غلام قدیمی سیر کہ

رد دت رین بہا
نینوں سے نین ملا
لا پاندی اوڈ بھا
ضامن بھیکہ پیا

پیا بنون سیر من دا چپا

ہوئے پیا بن تڑپ رین بہاوے
کون سنے موری دکھ بتیان
خواجہ معین الدین کے درجاؤں
پیا کے درسن بن جیا ترست ہے

لاکھ جتن کر ہیان باوری الیسو جیر
سلگے رین موری دہڑکت چھتیان
بیرون پڑون اور سیس نواؤن
میران شاہ پل کل نہ پرت ہے

توؤ جا سناوے
چہپ سنے مورا جیا ڈپاوے
لپے کرم سے ہیر بنا دے
بیان پکڑ ہے وگل لادے

بچہونی پیا مورے من کیا سیس چرن دہرتن من دیا

Gul Hayat Institute

من موہن نے من ہر لینان
ہار سنگار کرن سب سیان
کون سنے موری منکی بتیان
بن پیتم میں بھئی ہان دیوانی
میران شاہ پی نظر نہ آوے

کت اوگن مجھے درس نہ دینان
پی کارن مین بیکل بھیان
بہر بہر آوے ہماری چھتیان
شام پیا موری قدر نہ جانی
ہاتھ دہرون کہین ہاتھ نہ آوے

پیت کرت من لیس کر لیا
جا بدیس وطن تجھ دیا
اگ لگی تن تڑپت جیا
ایسے چتر کو دکھین کہیا
پریم نگر کے پاس لیا

کیسے کھیلونگی بھاگ رہے بن سیام مورے

سنورے سکھی تن بھرتن بھائین
عطر عبیر گلال رلاؤن
ساس سدا بیر نیان موری
میران شاہ جسے پیتم پاؤن

آئی بسنت پیا گھر ناہین
جے پیا آوے سب چھڑکاؤن
سب موری چوڑیان ہاتھ کی پھوی
ساتھ سکھی رل منگل گاؤن

کینے ہمرے بھاگ
گاؤں میں ہس ہس اگ
نند کرت ہے لاگ
سو پورین سوہاگ

سکھے بن شام پیارے کیسے کھیلونگی

ہیتو پانی پرت مناؤن پیارے دھونا

ابکے بار پیا جسے تم مانون
تم بن پل چھن چین نہ آوے
وہ دن کسے سنگ بھاگ جاگیو
سب سکھی رل کھیلو ہوئے
پاتم ہمراہ من چیت چھپان
میران شاہ اب من چیت بھجائے

تجھ برہن کو جیسے جلاون
ساہور پیر من ناہین بھاوے
سوئی سہاگن جن چیت لاوے
دیکھت دم کے چھتیان تہارے
پھر کت اوگن مجھ تجھ دینان
شام سندر مورے انگن آوے

تن من گھول گھماؤن پیارے
کی سنگ میں سناؤن پیارے
میں کیسے من سمجھاؤن پیارے
میں ہار سنگار جلاؤن پیارے
تمری داس کہاؤن پیارے
میں انگ سے انگ لگاؤن پیارے

رانجھا تخت ہزارے دا سائین مینون ملیا
کیتا تن من گھول گھمائین مینون ملیا

جان الجھ چاک سے گھر آیا
سوہنا وچہ سیجا ایں آیا
الله ساڈون چاک ملایا
ماہی سیانے نال جو ہے سدا
میران شاہ ایہن کون بچیا کے

دلبر کیا سکھ نظری آیا
ساڈون جام وصال پلایا
رل کے سیان منگل گایا
تجھ کے بھید دلاندے دسدا
بھیکر بنا کون پار اتارے

تاملیان پاگل ہائین مینوں ملیا
میں کردی شکر ادائین مینون ملیا
گھر گھر میں بدھائین مینون ملیا
کر کے ناز ادائین مینون ملیا
کر کے لمبیان بانہیں مینون ملیا

میں تہیں جھگڑے نال ماہی نون ملیان سردر

ماہی ساڈا ہار رنگ رنگیلا
وہ ہیں جہائین خاص وسیلا
رہے دلاندے حضور

Gul Hayat Institute

رہو ماہی کجھ اکھو نہ مینون
میں جہیان لکھ ہیران ہویان
جان اہیہ چاک سیالین آیا
میران شاہ جل حال سناوان

الیس گلوں کی حاصل تینون
ملدا ہئیں بن لتھیان لویان
ذرہ حسن ماہی دا پایا
دین دنی دا مطلب پاوان

عرشاں کفر قصور
دانگ میان منصور
میں جل گئی وانگ کوہ طور
بھیکھ چاوے حضور

عشق ماہیدے کیہا شور مچایا جاں اس کن دی مرلی واہی ستڑی آن جگایا

کالی زلف سجے کن بالا مکھ پر نور سوایا
ماہی سلٹے سردا سائیں لوکاں مہناں لایا
رہو مائی ہن مرج نہ مینوں جو لکھیا بھر پایا
بابل ہیرن کاہنوں دیتا ایہ کی دل تے آیا
ہار سنگار سیاہ جھمیرا کاہنوں سیس گندایا
کارن ماہی چاک پیارے خواجہ پیر منایا

کملے لوک کرن برایاں ولدا بھید نہ پایا
بر ہوں ہیری سدھ بدھ کھوئی ہجر ایتر چلایا
عشق ماہیدی خبر نہ مینوں جین ڈھونڈیاں آیا
دس ماہی ہن کی گن کرنے لاگی ور تے آیا
لیکھے اڈیکھے دی جہائیں ہیں ماہی در پایا
جیدا لوک الاہنبا دیندے اوہو سر دا سایا

میران شاہ جل تخت ہزارے کیوں لیکھے چلایا

دیکھنی ماہی روپ بنایا کارن ہیر سیال سیو
ہیرن در در الکھ جگایا کارن ہیر سیال سیو
جو کوئی اسنوں سمجھیا پاوے
پاپ کٹے بدھ سدھ ہو جاوے
کرکے صدق جو درسن پاوے

سو لو ہوگ ہنسال سیو

وہ وہ اسدا حسن نورانی
مکھ غیبی کجھ طور رحمانی
پاگل الغی الان سنے

نظر و نظر ہنسال سیو

عاشق ہوکے سیالیں آیا
وحدت والا ناد بجایا
تاہیوں ساڈا دل بھرمایا

مینوں اسدی بھجال سیو

دیکھو اسدی رمز نیاری
آپے نوری آپے ناری
قدر بلند بدھا ہیند کاری

ہجند امیر کے نال سیو

میران شاہ ہن تن من واراں
ماہی لئے ہن لیاں ساراں
نفل پڑھاں لکھ شکر گذاراں

بھجدا ساڈا احال سیو

آماہی سانوں درس دکھاوے صدقہ مجھیاندا

سانگ ہجر دی سینہ سلدی
تون وسدا تخت ہزارے

ہین روز سینے لکھ ہاگ بلدی
ہین نت ڈھونڈاں عالم سارے

آن گلے لگ جا
اتنا فرق نہ پا

Gul Hayat Institute

دی الفتہ کم خود فرماوین	جان دیکھاں تاں نظر نہ آوین	اتنا نہ ترسا
جسدندی مین صورت سبھ ماہی	روتیکے در پر رہی سوالی	خیرو صلہ دا پا
دیوین نوتن آن دکھالی	خاک ہجیندے قدم نوالی	اسانون خاک شفا
کنت کنیز مخفی ہو کے	مربی ماہی پاس کھڑو کے	پھیر لئی بھیرنا
میران شاہ نت بھیکھ بناوان	صبا بردے در عرض سناوان	بخشو صبر رضا

آیا کارن ہیر سیال دی جوگی رمزان والا

جس راہون ایہہ جوگی آیا	اس راہون پھر کھول گھمایا	ہینون ہردم اسدا بھال
ہیری اسدی پیت دھراندی	دیکھو جھگڑی ایچ دلاندی	دھیڑا پاک جمال
تخت ہزارے جب چھاتا	جان الست کہیا تا مین جاتا	جد آیا جھنگ سیال
ہیر کے کارن جوگی ہویا	لیکھ جٹی دا یار ہو یا	اج آیا کرن وصال
متھے تلک نورانی لایا	کھیڑیاں نون لنگیندا آیا	ایہو عشق قدیمی چال
چلو سیو رل درشن پایئے	نیناں نال میناں دے لایئے	ہیں ہوواں دیکھ نہال
میران شاہ چل حاضر ہوواں	دلتوں داغ ہجر دا دھوواں	ہیں ملساں لے گل نال

میں ہجر پیاوے گھٹی کوڑے کوئی دسو پیا دا دیس

بیخود ستیاں خواب عدم دی	مربی ماہی جاگ اٹھم دے	ہیں جان جاگی تاں لٹی
ماپیاندے گھر بال ایانی	میں کچھ ہینون دی سار نہ جانی	ہیں عشق لگا کے ہٹی
سینے لا سجن نون سوئی	اکدم جا نہیں غافل ہوئی	ہیں ہیچ سینے ناں ڈھٹی
بھل گئے سب سیال لکانے	چھڈ گیا وچ دیس بیگانے	ہیں نا جاگی نہ ستی
ہنٹ کمیتی عاجز ہوئی	جس گھر کنت سہاگن ہوئی	ہیں صورت ارج نہ ڈٹھی
میران شاہ میں عشق ستائی	بھیکھ پیا جد سینے لائی	تا جان عذابوں چھٹی

کوڑے کوئی دسو سجن دا دیس

لد آئے محرم یار سیو میری نوی نماندی سار سیو

واہ واہ بھاگ نصیب اوہناندے	گھر وچ آون کنت جنہاندے	مندرسے سادے لیکھ دہر آندے
	در تی وچہ سنسار سیو	
اج کوئی پاس پیادے جاوے	پریم کہانی بیٹھ سناوے	اگن جیہڑے ساڈن چین نہ آوے
	باجھوں درس دیدار سیو	
جا ماہی کوئی پیسم پیارے	جو سر درپے دکھ ہجرسارے	سب جیب دی ساڈون ہاک نظارے

	جان کرے بلہار سیو	
آتش عشق ہنی نت بھڑکے	برہوں سانگ ہجر وچھڑ رڑکے	ہویا تن من کولا سڑ کے
	رووان کوک پکار سیو	
بیدردی کجھ درد نہ کیتا	سٹری چھڈ گیا من میتا	میں کملی نے کجھ نہ لیتا
	کرمان دتڑی ہار سیو	
جو کجھ ساڈے سر پر بیتی	ایسی نال کسے نہ کیتی	نال کرم دے سار نہ لیتی
	دنیان منون بسار سیو	
میران شاہ اسین کون بچارے	عالم فاضل دیندے سارے	ہر پیغمبر ڈھونڈن ہارے
	چھڈ گئے گھر بار سیو	

پیارے چھڈ دنیا دا مان میلہ دو دائی

ایہ جگ فانی سمجھ پیارے	چھڈ دیوین سب کوڑ پسارے	اوڑک خاک سمانا میلہ دو دائی
چھڈ خودی بیخود ہو جاوین	کوڑ دا لکھنا دل وچ لاوین	جو تیرے کرم آونا میلہ دو دائی
بھرم بھلایا پھرین انہیری	وہم خیالی چھڈ دے پھیرے	دلبر دیوچہ پاونا میلہ دو دائی
چھڈ غفلت کجھ عمل کماوین	تا لکھیں گر شاہ دے آوین	اکدن میں مرجانا میلہ دو دائی
آپ ہارین تا سب جگ ہارین	آپ ہارین ہر نا تھا ہارین	مڑ کے پھیر نہ آونا میلہ دو دائی
دعوی کر کر سبھو ہارے	اوڑک قبرین جا سد ہارے	کر کے ڈھیم سمرنا میلہ دو دائی
سچے پاوین توں دلبر جانی	ایہو داندی خاص نشانی	جیوندے پھیر نجانا میلہ دو دائی
میران شاہ پی پریم پیالا	کلمہ اکھیں محمد والا	جیسنے پار لنگھانا میلہ دو دائی

شام جگ پٹھرا درس دکھا

الستنال توں ہسدا رسدا	اکناں ویکھ بچھاہان ہسدا	شام ساتوں پیا نا ہسا
پانے چھوڑ لگی لکھ تیر	ہو مدد جانے ونتھن چھیڑ کے	شام سے جاندی ڈولی پا
اکل پیار یا میں بلہاری	تیرے دبچھوڑ کے لئے من ماری	شام ساڈے انگن پھیرا پا
الست کہیا تا اکھیان لایان	ہن کس گلتوں منوں بھلایان	شام ساڈے لگڑی توڑ نبھا
کن سوتی سنے من جیت ہویا	تیں باجھ جیون مشکل ہویا	شام جیون اجڑی آن لبا
اس دنیا دا کوڑا بانا	اوڑک ساڈا خاک لکانا	شام ساتوں ہس کے گل لا
توں حضاب میں بردی تیری	عشق تیرے نے دل گھیری	شام ساڈے دل دی آس پجا
میران شاہ دل موڑ مہاران	درس دکھاوین تا ہوں مہاران	شام تیرے ڈھیان سب جا

Gul Hayat Institute

سیو پیتم میرا کیہڑے دیس گیا نی
چھڈ کے گنہاری پردیس لیا نی

ادہے عشق الّو کھے میری جان جلائی ۔ سیو مدتاں ہو یاں کوئی خبر نہ آئی

ساری عمر وچھوڑا میری پیش پیانی

مینوں باجھ ونانہے کوئی نوکر لاوے ۔ ادہدے خاص وطن دی کوئی خبر لیاوے

انھوں کن سوتن نے مجھ مالیا نی

میری عمر ایانی سیئے دکھ گھیر گئے ۔ ناپے خویش قبیلے ہوئے دشمن میرے

بچلاں من چت لا کے من لیانی

گل الفی پاواں تن خاک رماواں ۔ سیو پیتم پیارا کتے ڈھونڈ لیاواں

ہتاں جوگن دا لے بھیس لیانی

جیلاں بھیکھ دوار سے دساں حال ہماتوں ۔ کدے جیون جوگا دیوے درس اسانوں

میراں شاہ نہیں ساتوں کوئی آس جیانی

باہنہ یا دس جاوے پیا دا وطن ضرور

جے توں چلیا سٹھ دے دوارے
برہوں سانگ سینے وچ والے
آپنے آپ نا لکھ بھیجے
لا من لا کے من ہیں بھولے
میں مجھ ہنوں دی سار نہ جانی
پیتم آن لوسے من ساراں
میراں شاہ تارا ضی محبوباں

جا کرین دکھ ظاہر سارے
پیچو دستڑی آن جگائی
میں کڑی نہ ستیاں بیچی
عشق تیرے دی چلیا سولی
عشق تیرے نے لا ہ چوائی
تن من گھولاں تے جند واراں
جان میں جام وصلدا پیواں

کت گن چھڈ یا دور
میں وچ کی دسے قصور
ہرگز باجھ حضور
وانگ میاں منصور
میں جالی وانگ کوہ طور
جے ہو دیں منظور
ہوراں معمور

بہادی لگی پیت نہ توڑیں دے غلام تیریاں

توں حاکم اسیں رعیت تیری
تیرے جیہے کئی نیچ لگا دے
جیو لے رب قاضی ہو وے
عشق تیرے میری سدھ بسرائی
میراں شاہ جل بھیکھ دوارے

سکدے گئے دکھ سہنے گھنیرے
تیرے جیہا دیہہ عالم سارے
باہوں پکڑ فرشتہ ڈھوندے
ہر دم حسرت تیری ول لائی
دکھ سکھ پھولاں دا رے سارے

پکڑی باہنہ نہ چھوڑیں
نا بہد الا کھ کروڑیں
او تھے وے سانوں توڑیں
توں میں نیناں تال جوڑیں
لکھڑا مول نہ موڑیں

غلام ستیریاں

Gul Hayat Institute

سن ہو کے کجھ سمجھ بیچارہ ہر کا نام بھلایا کیوں
مر جانا تینوں یاد نہیں کجھ دم دی بنیاد نہیں
پیارے ایہہ دنیا دن چار سمجھ صحیح کر اپنا یار
کوڑ کپٹ سب چھڈ دے یار ہر دم ہی نوں سچ بچار
رل ست گور سنگ ہو ہمراز پکڑ حقیقت چھوڑ مجاز
سے میراں اگ انجہا ہے اپی موج ہیں سا بجھا ہے
میراں شاہ ہر چیت دے لے جو کرنا سو اب کر لے

جھوٹے وعدہ کر گے یار اپنا آپ گوایا کیوں
کون ہے جو برباد نہیں ہیں ایہہ دنیا چت لایا کیوں
حرص طمع وچ پیارا اپنا آپ رلایا کیوں
بیت گئی جب ہاتھ ساری پھر پاچھے پچھتایا کیوں
شہباز اندا ہو کر یار چڑیاں ہتھ لٹایا کیوں
اک سینہا تو چہ سا بجھا ہے ہیں مائی لال چھپایا کیوں
نال نفی دے دم بھجے ہیں چشتی نام رکھایا کیوں

سانوں لگدے ہے مول نہ پیندی وس پیارے چاک دی

پاسے ہٹ نہیں جہ بجھ ہارے عشق پیا دا مشکل بھاری
تم ہم بیچو میر تو سیوکی گو نتاندے رمل بجیو
اوہ چنگیر بے بھاگ اپنا دے گورو پیا آون گنت جپندے
میراں شاہ میں عاجز ہوئی من آوی پیر پچھوڑ ہوئی

کھول جناں سر یاداں نی سیو سبھی خاک دی
سانوں دے کوئی دسو نی گل سلونڑے سائیں دی
لگدی میں پر رحمت ہو وی صاحب لولاک دی
پاچھ وہاندے پھیری نی پیتاں چشتی پاک دی

دے ماریا نندیاں سانگاں نے رانجھناں

اندھیری رات کوڑے ویلے
برہوں بجلی چمک ڈراندے
آن کریں توں شاد دلاں نوں
کر کملی توں چھڈ نہ جاویں
میراں شاہ پی یار سنیندا

گاراں سنگ جنگل بیلے
رات اندھیری نظر نہ آندے
رات دنے نت رہن اساں نوں
سمجھ پی توں مڑ گھر آویں
باجھ ہیں دریا وسنیندا

شہر تیر اوہنگاں دے انجہاں
نکل گیاں میریاں چانگاں
ہر دم تیریاں تانگھاں
شہر ہیں گلیاں بانکیاں
اوتھے ہیں برہوندیاں کانگاں

دے رانجھناں

اے ہو رے بالم تم سنگ جنے پیت لگا کر کیا ہی لیا
نا مورے چیناں نا موہے نیناں روت ہاری کر کر ہیا
تم سنگ ہمری پلکن لاگی جب تجھ سے جاگ لگی تیج لگی
کون نگر بالم رہی بالم ڈھونڈت جگموں ہی
برہوں نے ہمری سدھ بدھ ہاری ماتا پتا کی لاج بساری
سیس مورا اور سرن تمہارا آ جو رے بالم آ سے پیارے

بھول گیا ہے ہے پریتم الکن سوں فرقت غم نے خاک کیا
دیر ہوئی ہے قسم خدا کی رنج والم نے مار لیا
پیت تو ڑی موری سرت نیاگی آگ ہجر نے پھونک دیا
ہوں تو لاگے سرن تمہاری تم بن جاوت نکس جیا
آ جو رے پیتم کر کچھ کاری سن کی سن ہیں بات ہیا
درس دکھاوے ہوں بلہاری روت ہوں کر جیا

میراں شاہ چل چشت نگر بادہ پھر دینگے ہوری لگر یا
ڈوبت ہے یا بیکھ نوایا اپنے کرم سے پار لنگھیا

Gul Hayat Institute

منمین لاگی سانگ صابر پیا من میں لاگی سانگ
پیتم گوکل کو کوڈ جا بساوے بن پیتم موہی چین نہ آوے
پیتم گوکل جا بسکے کینون مجھ ہا بسنیان کو تجہ دیوان
ہاتو ہا سکھی کوڈ جبن کر دن تن بہوت ملون جوگن بہی جو ن
میران شاہ مورے منمین بھاوی ادر جبن کو بن نہیں آوے

کیا کرون کت جا ہُون مورے منمیں لاگی سانگ
کر جو رون پگ سیس دہرون مورے منمیں لاگی سانگ
سکھی پیا بن کیسے جیون مورے منمین لاگی سانگ
گنج شکر در سیس دہرون مورے منمین لاگی سانگ
صابر کے در جا رہون مورے منمین لاگی سانگ

ہجر کی کیا ہی کرون کت جا ہُون

شام بن بیتی جات بہار سکھی ہے بہاگن کے دن چار

جنکے سکھی گھر شام لبست ہے
ہمری پیا پردیس سدہارے
امبواری مولی سرسون بہولی
ساس نند بیر بیان موری
میران شاہ یہ منمین آوے

ہس ہس انگ سے ہورے کہیلت ہے
عطر عنبیر ڈہے رنگ سارے
شام بنان موری سدہ بدہ بہولی
بیان پکڑ موری چوریان پہوری
ابکے بہاگن پیالے گل لاوے

سونی بہاگن نار شام بن بیتی جات بہار
برہون نے دینی جار
چل گیو باغ بہار
چنپا گلے کا ہار
سیس کرون بلہار

کت چپت لاؤ شام سلونی مجھ برہن کی جار نہ لیتی

شام بنا مجھ بن ہیں آدر بیت سگلی رین بہاوے
رین دنان موہے چین نہ آوے شام پیا مورا من ترساوے
پریم اگن مورے تن تیا گی پلک لاگے نہ پلک لاگے
میران شاہ تنی رنگ ڈارے بنتی کرون اب بردوارے

دانگی لگن جو ری آہ بدہ چھینی کت چپت لاؤ شام سلونی
رووت رت انگیا بہینی کت چپت لاؤ شام سلونی
کون سنی جو ہم سنگ کینی کت چپت لاؤ شام سلونی
کت ادگن ہیں تجھ دینی کت چپت لاؤ شام سلونی

سیکر گئے پیا سون نین

عشق پیا کی گہایل کیتی بہول گئے سکھ چین ہمیرے
جب لاگی تب سار نہ جانی اب لاگی دکھ رین مورے
جاؤ رے سکھی کوڈ پی سے کہیو جلد لگے اب نین مورے

دل کی لاگی دل ہی جانے کون سنی دکھ بین مورے
ہجر پیا کی ہوک جلائی تن نہیں ان رین مورے
دو جگ آگے رہا ہے میری حضرت حسن حسین مورے

میران شاہ چل صابر دوارے سیس دہرون نعلین تیری سکھی لگے پیا سون نین

پوچھونی میرا بالم کب گھر آوے پندی مسکیندی جندون ترساوے

ڈہونڈت ڈہونڈت سدہ بدہ ہارے
سگہر چتر کو دو اسول بہاوے
میران شاہ چل درشن پاوان

نظر نہ آوے وہ ہی صورت پیاری
پاؤں پڑت کر یہ سمجھاوے
سدا سہاگن نام سدا دان

چہٹ کمینی چند کیون گل لاوے
چپت پرانی لون نلہ بہلاوے
ہار سنگار سبہی تیا بن بہاوے

سگہر چتر سرا پیا من موسے در سیں دینا

جھیل چھبیلے چھل بل کیناں
ساہو رہیر ن ناہیں بناوے
سب سکھیاں نل بھاگ رچاوے
پلک پلک نہیں لاگت عمری
پیھ دیکھ لاگ ہیو من ماہیں
میران شاہ چل بھگو امانگون

پیت کرت موا من چپت چھیناں
رین دنان ہیے چین نہ آوے
عطر عبیر گلاب رلا لیو
جیسے چیا تیے کہیلون ہی
آئی بسنت پیا گھر ناہیں
بنتی کردن اور پا مین لاگون

کیہو نہ لینی سار
تجھو سب سنسار
پھیر کت بار و بار
بیتی جات بہار
کے سنگ کردن پکار
صابر کے دربار

جن اپنا آپ پچھاتا ہے سکھ چین سدا وہ پاتا ہے

جھنڈ کثرت جو خور سند ہوا وچ وحدت جا نہ ہوا — اوہ کوردی نظر پسند ہوا اس دینال کی ناتا ہے
جن بھاتا پڑھ لکھ لیا ہے اُن وچ جا ہور نہ دیکھیا ہے — تہو دہر رنگ وچ بھوہ بھیکھا ہے اوہ اپنا آپ ہی دا تا ہے
جن بوجھا ہے کوہ ہور نہیں اوہی وچ ہن کہند ا چھ خور نہیں — سب سادہ ہو کوہ چور نہیں وہ رند چپ چپاتا ہے
جس بھیا جاپ چپایا ہے اوہ کو رصوت بن آیا ہے — ہر مرد وچ روپ کہایا ہے کچھ لگن جہیں وچ کہاتا ہے
بن میر الشاہ طہار ہویا جہان یار پیار اندایا ہویا — دو گہیاں دی پیکار ہویا اج اکو دن اور آتا ہے

رات پہلی پیا پیا چھو ر سدھائے — دیوان دوس کیسنوں سنیہا کے نکارے
سُنے سیجدی پا پہندی راتیں گھوے تارے — سا تھون روندی گالے لدی جاندے پیارے
رات دوجی پیا ڈکھاں پایا گھیرا — رو رو آہین ماران کوئی رونہ میرا
برہو وچ سینے ڈیرے ساڈے لایا ڈیرا — دل بھڑکدا جاندا اوہی خالی میرا
رات تیجی سیو مہر ساڈے آئی — برہوں نت چھوڑ کے میری جان جلائی
من جیوں پیارے من مہر نہ آئی — رو داں پاس کہلوتی سینے نول لائی
رات چوتھی پیا سیو کی گن کر سیئے — چلے بھیکھ دو داریے حال ظاہر کیئے
گل پہنچ پاپے سر قدمیں دھر سیئے — وچہ بحر عشق دے پکڑ دامن ترسیئے
رات پنجوین پیا پیا مول نہ آیا — سیو جگت اولا بھیا بیتاں بھرتے جایا
کیتی جان سیوے بھر کھول گھمایا — کوئی نال نہ سیر کیتا قول نبھایا
رات چھیوین پیا کیہڑا قاصد جاوے — بیتی جو سر ساڈے انہوں جا سناوے
ہستی صابر پیارا سیو گرم کماوے — کتے جیون جو گا نال سینے لاوے
رات ستوین پیا بولے کاگ بنیرے — اکھیں دہشت وچھوڑی آج پیا میرے
ہیتاں نقل شکر دی پڑہناں اٹھ سویرے — میران شاہ سرداران پیا آیا ویہڑے

Gul Hayat Institute

ہفت روز

چھنچھر وار اڈیک دی نت من سوہنا یار
برہوں گھمن گھیریاں وچ سچے آر نہ پار

چھنچھر وار دکھاں نے گھیری برہوں کھوئی سدھ بدھ میری
ہتھیں پل پل درد اندر میری پیاریا ہووے دیر تیری من دی
مین بی ساری کوک رلاواں دکھاں سولاں لیاں لاواں
وانگ چیچہ نت جان جلاواں میر الشاہ نت کوک سناواں

آیت وار ستاوندا پاپی کٹھن بھوگ
ساجن گئے بدیس والائے جگر نوں روگ

ایتوار پئے دکھ بھر دی کرکلی چھڈ گیا بیدردی
دوجی نت اولا جھا کردی میں کجھ بولاں نہ ڈردی
اوگنہار نہیں گن کوئی سیاں پچھن حال نہ کوئی
جس گھر کنت سہاگن سوئی میر الشاہ بن بی نہ ڈھوئی

پیروں ریت پریم دی ہن جبھائی جیت لا
تن من چھوڑ اوار کے تا پیارے نے پا

پیروں پیر عشق دی ہوئی پی کارن میں گن کھوئی
تھی خرم چھاوی لوئی پریتم ہن کن کھرصوئی
کوکاں کوک کھلے مارے آپ پیاریا میں ہاری
کردی ڈھونڈ ہیراں دکھڑی میراں شاہ آکر کجھ کاری

منگل ساتھ پریم رد کیتا ہے دن رین
کت جا صاجن رم رہے کون سنے دکھ مین

منگل بجھ پیا اقرار پریتم لیا مول نہ سار
آئی جان لباں تے یار پیاریا میں تل ہور پھاراں
من موہن کیوں مدتاں لایاں ہن میں بی حال ونجایاں
برہوں کٹھیاں وانگ قصیلیاں میر الشاہ میں گھول گھمایاں

بدھ وار سدھ سوہنے کے چل چھوڑ امت معار
ہاتھ باندھ کر یگ دہر دن پیارے بھیکھ دوار

بدھ وار گھر ساجن آوے کبھی برہوں ندی وگ آوے
پیارے ماری نت دی ہاہی برہوں ال انوں کھاوے
کسنوں اکھاں مند جھیڑے پیارے یار پریم بکھیڑے
سکھیاں کارن وو کھہ سیہیڑے میر الشاہ پی آوے پھیرے

جمعرات سوہاوڑی گل پھولن کے ہار
مین گھر چیچ پچھاوساں جو آوے پریتم یار

جمعرات ہے روز خوشید اپیارا دلبر پاس ہنیدا
جی گور کہووے ہمرہ دو ہیدا اندر رنگدار وسیندا
کھلے چشم حقیقت والی پائی رمز معشوق نوالی
پیارے اپنی چیچ چھپائی میر الشاہ بن گل نہالی

روز جمعہ دا اتّ بھلا عارف کرن شمار
نال لطیف قلب دے وصل کرن دیدار

واہ واہ روز جمعہ آیا پیارا ساڈے ویہڑے آیا
جان اودہ آیا پایا میں پایا بھر جام وصال پلایا

بجو دھویان مست خوار سانوں ملیا دلبر یار	ست گور آن ہنگھایا یار میران شاہ لکھ شکر گذار

ہفت روز دیگر

شوہ نی تاریان

چڑھدے روز چھنچھر مار دعشق بجایا	میںوں بال چوائی ستی آن جگایا
کرکے ناز ادا اپنی آپے حسن دکھایا	برقعہ شرم حیا دا منہ توں آن اٹھایا
آیت دار ہیانے گیستی سبے پرواہی	ساتھوں رکھیا اوہلا ایہو سخت جدائی
میتان کدہ کے دیسوں پردیس رولانی	کمی گھڑی دیکھو سیو ہسیں رچائی
بیردن ہیت برہوں نے سجنے لائی کانی	میٹھی شگن بچاران سیوان شاہ جیلانی
دوجا پیرا جمیری جہدا ہور نہ ثانی	گرسے ہکہ دکھاوے میرا دلبر جانی
جڑھدے منگل میاں رکے منگل گاون	اوہناں بھاگ چنگیرے جہناں شوہ گل لاون
چھیڑ کا ملہ ہزاران بھانوین خاک رلاون	جھڑیاں غافل ہویاں کیکر شوہ نوں بھاون
بدھون سدہ سب کھولی پیوے پریم پیالہ	کوئی غیر نہ دیکھے پاوے رتبہ اعلیٰ
چھٹے وہم خیالوں پہنچے عالم بالا	اٹھے اپنے آپوں دیکھو ن نرالا
جمعرات جمعہ دی سیو چھیو ہن آئی	ہویاں دور دوئی سب اکو وصل جدائی
جانا من عرف نوں جہدا رنگ نہ کائی	سب سہیلیاں بابا واہ واہ دھن بڈیائی
وہ وہ روز جمعہ اسیو ستوان آیا	ہادی کامل مرشد میںوں سیر کرایا
اپنا آپ نہ میتوں کتے نظری آیا	میران شاہ کی اکھاں میںوں گھول گھمایا

رنگ ہوری کھیلوں گی صابر کے دربار

کیسر گھول رنگ بناؤں	بھر پچکاری پیا پہ پاؤں	دیکھوں عجب رنگ سے ہوری کھیلونگی
عطر عبیر گلال رو لاؤں	بابا چشت جہان میں بلوں	جھڑ کوں میں بار وبار
سن رنگیلے ہیں ہسیں دلربا	پیا کی لبستی زندگی بگڑیا	میں توری بلہار
میران شاہ چل ہر جیکے دوارے	خواجہ معین الدین سب رنگ کدھارے	الیسو جتن کہلار

[illegible]

سنتے صابر پیارے دریا جھیر ہن کچو دریں چھاوے

گوکل متھرا ڈھونڈ پھری اب آن پی کلیر نگری	دیا کرو مخدوم پیارے بنتی کرت ہوں باوریا
ہوں تو چیری داس تمہاری کیوں تو نینی رہے ہماری	روز روز ہن بجاوت ساری نیہوں کسو کا جویا
میران شاہ پیر تمہاری ایتا ہین مخدوم ہماری	دوو جگت کے تاران ہارے پار کرو موری ناوریا

بن جوگی آیا چاک پہنیدی سفیندی جنددت سر تے اوہ بیری دی جھلک

دیکھو اسدی خاص نشانی	بھوت رہایا الا اشانی	سر پہ تاج لولاک

پاک منزہ ذات صفاتوں
واہ واہ اسدا پریم پیارا
میرانشاہ مین گھول گھمائی

مین مٹھیان اوہدی کبھڑی گھاٹون
ہر گھر دیندا آپ نظارا
خواجہ پیر جودا من لائی

منڈہ قد یاندا ساک
سمجھو چتر چالاک
کیون ہو وان غمناک

آ دین محرم پیاری جگ لوں اہنگی جند گھول گھنی کدی درس دکھا

پیا عشق تیرا پیا بیشس میرے
رکھیین یاد میرے فریاد میرے
تیرے عشق کہی لاگے مین مٹھے
کوکان کوک کویلے کدین ہون میلے
بیٹھی اولنبان پاوان کہنوں حال سناوان
کدی آل حلیان گجھے بدتان لاہان
پیا عشق تیرا جہدے پیش پیا
پیاریا من عرضوی مین تان عاجز ہوئی
میران شاہ سرواران چشتی پیر پکاران

نت ہجر تیرے وتا پھوگ
دیوین داد میرے پیا اوڑ نبھا
سینے کرکے اونی وارو وصل پیا
پیاریا آن سویلے سالون لے گل لا
تیتی کس درجاوان پیا تیرے سوا
طعنے دین پرایان دلی شرم گوا
کہی شرم حیا دتے خاک رلا
جادے پیش نہ کوئی جیوڑا ناترسا
جینے لاکھ ہزاران دتے پار لنگھا

رج سنتی جاگے بھاگ نی بیو شوہ آیا میرے پاس

ظاہر باطن پنیم ہویا شرک کفر جان دلنوں چایا
قدم مبارک پھیرے پایا جام وصلدا آن پلایا
شوہ میرا مین شوہ دی ہوئی اول آخر ہور نکوئی
نہ شوہ کبھو نہ تجالی نا شوہ وچہ نمار دوگانے
نا شوہ پچھدا ذات صفاتان نا کجھ دیان تے ملیا واتان
شوہ دی ملندی ریت نہ ادھی اپی ہستی کہو سے نیار
میران شاہ ہین کن کہوان جنت ویکھان شوہ تین یاران

جان ہین گئی شوہ تن من ہویا کینیان وی پیا ناس
سدا سہاگن نام دھرایا رہندی سان مین اوداس
جنوں ویکھان وسداسوئی ڈھونڈ پھری بن باس
نا شوہ جا بیہن وچ مانی ہر ہر پیچ لباس
نا شوہ راضی جاگن رانان مطلب توڑی راس
چشتی پیر کری جو کاری پوری ہووے آس
نال اساڈے لبان لاوان بنویان لسنون واس

مین غلام تیری سدا سائین جانڑ پیاریا ہا وین جان نہ جان

میریان تیر نال بہاران
روز ازلدی پتیان لاہان
تجھ بن وین میں کچھ ناہین
میرانشاہ لون تیر ہی آسا

رلمل طعنے دین ہزاران
واہ واہ پیاریا خوب نبھایان
ظاہر باطن ہر ہر جا ہین
تیرا کلیہر دیو چہ باسا

میرا دین ایمان
جان ملیا تن من جان
تیرا نام نشان
دیوچ نہون واران

میرے بانہی پیا پھڑا ہین وار سنگدی بہاگ اسانوں نوزین

الست کہیا تا کہیان لایان
تیرے گھوڑے دا روپ نرالا
ہوا سوار عدم نون آیا
میرانشاہ دربار پکاری

ہن نہین سہندی جان جدایان
خاص براق ہے جنت والا
شہر مدینہ آن سہایا
ہون امت دیجان چہنکاری

تونین نینا نال جو ٹرین
نہ لبھدا لاکھ کروڑ زین
تون دامن لاچھوڑ زین
تون وتہوڑی سالون نورین

موری صابر پیا نہین آئے ہو

سکھی کون جتن کرو ہوندن
نت رووت ہینی کرت ہون
نت رووت ہینی کرت ہون

مورے بہیا بہت دن لائے
وہ تو کون سوتن بھرمائے
کود سکھر چتر سمجھائے

نینو پتیان لکھت کرلے
مورے سرت موہن لاشکر

میرانشاہ میرا من جت چھینا
جب نینون سے نین ملای

جاؤ سیو کوئی پاس سجن دے حال کرو اظہار میرا
عشق سجن دی کملی کیتی حالتون مین بیحال ہوئے
رلمل سیان ہارن بولی طعنے دیندے ویر میرے
نال پرایان ہسدا رسدا مول نہ لیندا سار میرے
برہون نے مین پھوک جلایان کوئی نہ سنا امین میرے

بتان ہویان نظر نہ آیا کیون سوہنا دلدار میرا
جی اکوار جی شکل دکھادی تن من جیو بلہار میرا
دیکھو بیوس ہوندی ہے دشمن سب سنسار میرا
جیون جانی نیون تو نہجادی پیت میرے غمخوار میرا
نت ترسندی جند ہجا جاوے گھر آوے یار میرا

میرانشاہ مین کجھ نہ جانا بھیکھ پیا تون لاج میری
روز حشر دے دامن لاوی ہور نہین کجھ کار میرا

کلر کے باسے لوجی جب

جہہ برہنیا کی پت راکھو
ہے پیتا تم کا تو مورے
سادہو سنتا درن چاہیے
رین دنا موہے یاد تہارو

ترک سرک کا ست درلا گو
دو جگمون آپ تورے
جگی بہوگی سب گن گاوین
ہری نیا پار اونا رو

تم صاحب ہم داسے
کیجو کبٹ کے ناسے
جگم اور سناسے
محرم دہرت اکاسے

میرانشاہ جو تم جت لاگے
کال جنم کی دہنیان بہاگی

گاوین ہیم پلاسے

رانجھے ولون سانون پرچہ نہ مالی عشق عقلدا ویر

ہی نے سانون سبق پڑہایا
رہیو مائی تون مار نہ بولی

کفر اسلامون چاد اوٹھایا
جک پیا ہم سے بھولی

کی کعبہ کی دیر
دیہ درگاہون خیر

Gul Hayat Institute

کی لیناتیں کہیڑیں گھل کے
ایس عشقدی ایہو چالے
میرانشاہ ہن ایہ گل حالی

وچہ اجمیر دے دو وہن رکلے
ماہی چاک رانجھنے والے
رانجھے باجھوں دوہیں چھانیں

جا، کرا تکی سیر
سرمیر تے پیر
کوئی نہ دسدا غیر

سیولگ رہیاں دل میرے۔ تاہنگاں یار دیاں

دلبر ولدا ہیت نہ دسدا
آساجن ہوئی دیر بہیڑی
یا ہندو پنڈت بید منگاوان
کرم کیتے جے پیر اجمیری
دلبر دا مینوں عشق ستاوے
ہردم صابر پیر مناوان
میراں شاہ ہن نت گن گاوان

پیت لگاکے ہن کیوں لسندا
جل بل ہویاں خاک دی ڈھیری
سد نجومی فال کھلاوان
ستری قسمت جاگی میری
اوس جیہا کوئی نظر نہ آوے
رور و دلدا حال سناوان
گور چشتی دا درس پاوان

ساڈی کون بہیڑے
میں راہ اڈیکاں تیری
میں دیکھاں بیٹھ بنیرے
ساجن آوے بہیڑے
میں ویکھاں چار چوفیر
دور کیتے دوکھ میرے
جے آوے اج بہیڑے

تیریاں پل جھل لگ رہیاں تاہنگاں ہو یار

عشق تیری کیتی کارے
واہ واہ حسن ازلدیاں ومکان
تیں باجھوں میری کون بہیڑی
حسن تیرے نے دلنوں چھلیا
سارے ہابن تیری ڈھونگی سردی
میرانشاہ ہن کی گن گاوان

مارسٹی تیر ہونت ودے لارے
ہر صورت وچہ مارے چمکان
نام خدا دے آور وہرے
زلف کنڈل نے عالم ولیا
جے توں تاریں تاں میں تردی
ہردم ست گور چشت دیہا میں

بسرگیا گھر بار
ایہو محبو باندی کار
جان کیتاں بلہار
سمجھ لیا پہند کار
فضل تیرا دکار
اوہو میرا غمخوار

میں بردی ہاں صابر پیاری نام اللہ دی ساتوں درس دکھا دین

شہر مدینہ کلیر تیرا طرف تیری نت سجدہ کرا
سفنی اندر درس کھاوین جان بگان تاں نظر آوین
آن پڑہ تیری کلیر واری میر جیہی تیں ہیں لکھ ہزار
تیری کاراں ہن جوگ کما یا گل تفتی تن بھور بایا
میرانشاہ دل موڑ مہاراں کرم تیں ہی ہیں نال بہاراں

نت کیتی بندی دامن لاوین
اوگنہار ہی سایاں ناترساوین
وحدت والا مینوں جام پلاوین
گنج شکر والا فیض دلاوین
دامن لگیاں دی اور بنھاوین

میں باہجہ دواندی بردی توں جیہڑکاں نادے یار

رل مل سیاں مارن بولی
تن من دل وچہ ڈیرا تیرا

صورت تیری توں میں گھولی
توہوں کعبہ قبلہ میرا

درس دیکھیں توں مرسی
میں جھک جھک سجدہ کردی

Gul Hayat Institute

واہ واہ نیریان بے پرواہیان
ہین مٹھیان تیرے راز نیازان
میرانشاہ ہین تن من واران

کتنے توڑین گئے اور ہجاران
سر کٹواۓ محرم رازان
بھیکھ پیا من موڑ مہاران

گل کوئی سر دی
ہین بے پرواہیون ڈر دی
مین باندی تیری در دی

تیری نام اونون جند وارسان جھب آوین توں کلیر والیا

اِک پریم دی تن من پھوکدی
لوہن سار بنا ہندی آن کے
تیہنون واسطہ چشتی فرید دا
میہنون نگیان تا ہنگان تیریان
بیہنون ہار سنگار نہ بھاوندا
بیہنون قسم ہے ذات غفور دی

نت صابر صابر کوکدی
اوگن ہار لون گوڑی جا نگی
میہنون شوق لگا خدا دیدار دو
میری جیہان ہور بتیریان
تیری نام دا ور دسہاوندا
میرانشاہ غلام حضور دی

تیرے عشق میرا جی جالیا
کیہا میرا لو لون جیت چالیا
جگ ڈول تیرا در پا لیا
آوین مست سدا متوالیا
جو کجھ چاہو ناہی سوئی پالیا
بیتان نہون تیری نگلا یا

گاہون کر دا منہ دا بہانہ ہو گر تیرا ہو سیا نہ
سب جیندوی خواہشمند ہور کہیہ لوچہ تانگ جندی ہو
وچہ گرشتہ کیہون چرلا ہاہی میتن اصلی دیس بہلا ہاہے
چو مست گوری گن گاوین توں تان رمز حقیقی پاوین توں
دس کیہڑا غیر سما یا ہے ہین تیرے ہور نہ آیا ہے
بن عاشق عشق لیاوین توں پھر راز معشوقی پاوین توں
میرانشاہ جو آسا تیری ہے من ہوئی دیر بھنیری ہے

گر اپنا یاد وچھڑکانا ہو چشتی نال گئے نا جانا ہو دیا
گر پیت توں من موہندی تے نا کر زور بیگانہ ہو یا
کیہون بھرم دلیو چہ پایا ہی کجھ کر لی سوچ نادانہ ہویا
ہو بجھو خود ہو جاوین تیں رمز جہیں ال ترانہ ہو یار
ہین صورت بیت دسیا ہے کر حکم نماز دوگانہ ہو یار
گھہ جام شراب جو لاوین توں ہو کی پی مست دیوانہ ہو یا
جیتھے چشتی پیر جمیری ہے چل اوہ دربار جو جانا ہو یار

نت سسی لون طلب دیدار دی پیتے لگ ماری پہنون یار دی

ادہانو الیہان قہر ملایا کیہا جام شراب پلا یا
دہ ہین ذات کمینی جانگو ہی دہار بلو چاندی آن کے
پہنون کوئی پتا دس جاوندا ہیہنون شہر بھنبھور نہ بھاوندا
ہن ان ظالمان ترس نہ آیا پہنون چا کچاوی پا یا
میرانشاہ سسی کرلاوندی نت پا ہندیان ہیند وکھاوندی

ہیہنون سسی لون چھوڑ سدہایا ہین روپ باہنہ لگا رو
پیئر پا کیہو وارا چھیان کو پہراں ڈھنڈان ہن گذار دی
جا تاراہ یہ جھگر اندا بیتان حال جال پکار دی
کیہا چیند با کیہ لکھایا پہندی دمین دلدار دی
وچہ تہلاندی جان گواوندی خواجہ پیر دا نام چیتار دی

اکھیان لگ کیہان چشتی صابر دوارے
لگ رہیان

سیہو کلیر جاوان رو رو حال سناوان
خواجہ گنج شکر دا ادتھے فیض مدامی
بوچہ گنز قدوسی پہندی مول نہ پوری

دلدا مطلب پاوان چشتی صابر دوارے
کرسان جا غلامی چشتی صابر دوارے
ہوندی خاص حضوری چشتی صابر دوارے

Gul Hayat Institute

جاندی قسمت دی عاشق ہو منتو والے
میران شاہ بلہاری پائے وصل ہلارے

پینہدے پریم پیالے چشتی صابر دوارے
لاگے نین نظاری چشتی صابر دوارے

تینوں رب کریم دا واسطہ ہے آ دین دے دلبر یارا

چھوڑ اساں کیہہ اویس لیسایا
او گنہار تتی دیا سایان
گہول گہتی تیری اک کہیرون
ولدا حال ساواں کینوں
تیری کارن ہن جوگ کمایا
حضرت سید سر گہرامی
میران شاہ مین گہول گہمایا

بھاگ چنگے جنہوں نے گل لایا
یاد کرین جد اکہیان لایان
بابل دی سون نام تیرے تون
نپٹ کمینی جان کے مینوں
گل الغی تن بہوت رسایا
مطلب پورے ہون سامی
جو کوئی تیرے در پر آیا

گنت گن ساتوں لبا ریا
اپل سوہنا ساریا
دوتوں جہان توں واریا
وچ جدایاں ماریا
در در الکھ جگا لیا
نین پور تن من واریا
ظاہر باطن تاریا

مدتاں ہویاں جد تیرے دیکہیاں کدگہر آوئے یار میرا
کوئی خبر نہیں کیہڑے دیس گیا او نہوں گون تن ڈگہیر لیا
دیہو عشق اوکہے ستایا مینوں خواب عدم توں جگایا مینوں
تاکوئی نال کرم دے جو گہی ہیو دہونڈہیری مین راہ لگی
سانوں لامکانی وسدا ہے دیکہو وچ اجمیر دے وسدا ہے
میران شاہ اسین سدی بجری ہاں اوہدا کہیہ دیکہیں تن مروں تن

ہیور وزازل دی ہیت میری اوڑ نبھاؤ یار میرا
سوہنت دا وچہوڑا پیش پیا کدی آ گل لاوے یار میرا
وچ کثرت آن رلایا مینوں درشن دکہاوے یار میرا
آیا شہر مدینے وچ ملی احمد نام تیرا وے یار میرا
کتنی صابر ہو دل کسدا ہے اپنا بھیت چھپاوے یار میرا
نت روز اڈیکان کردی ہاں آ کو دا من لاوے یار میرا

آوین دلبر پیارے تا ترسارے

جان توں تحت ہزارون آیا
الست بربکم نازل کیتا
واہ واہ عشق تیرے دان جہوکان
نال ساڈے ناز کریندا
دیکہو ہیو نہوں لگر اڈاہیدا
مین بردی ہان حاضر تیری
وچ کلیر دی عجب بہاران

جہنگ سیالین نادیب نا
ہیر نمانیدا دل کہس لیتا
کملی کیتی سور کہہ لوکان
الست نگر وچ لگ چہپ رہیندا
چاک کیتا دل چاک اساڈا
انول کریئے نظر کریمی
میران شاہ سب جہندی کاران

لائے پریم نظارے
قالو بلی تردارے
لے چل تحت ہزارے
دہونڈان عالم سارے
اگہو صابر دوارے
جو کوئی تن من وارے
جنہیے سبی لکھہ تارے

عشق نے کیہاں ہن صورت سہیان آل یار گمانی چہرے ڈالیا

ہجر تیرے وچ جلیان بلیان
اویوں تون مین نہ کہیہ میرا

کلیان میان مین پر ہوں سلیان
ہر مظہر وچ جلوہ تیرا

گہیر لیا گہر یار گمائے
مین ویکھہ ہوئی بلہان

Gul Hayat Institute

تیری یاری نے میں ماری
روز اُدیکان پھندی تیرے
آ رل کھیھان رمزان والے

نام خدا دے آ کر کارے
چھٹ نجر دیا اوڑ بیڑے
عشق تیر مینے لئی گہر گالے

میں فخر ما بنر دار
آن دیوین دیدار
عجب تیرا اسرار

جب سون گئے موہے چھوڑ وطن سکھی سانورا یا نہیں آئے

ساس نند موہے کرت ٹھٹھولی
گھڑی پل چین موہے چین نہ آوے
ابکے ہے میتو کلیر جاوان
گنج شکر موہے دامن لادین

لاج کی ماری میتو نہ بولی
برہون اگن مورا جیا را جلاوے
صابر پیر کو میں سناوان
میرانشاہ کی دھیر جدہا دین

ایسی لگی ہوری دلکو لگن
موہ لیو پیا کون سو تن
چھاڈو بہو موہے کت اوگن
وار ڈاروں اپنا تن من

میں جانڑ ہندی تیریاں آ رہے آ مینے میرے سار

بانوری بہیان نال گیان رہیان میں تا پاس کہو
منھیان نازو لڑی تیرے آ میرے دلدار
من موہ لیا دل کھوہ لیا ہور سکھیاں دے سیر پرہ
ہیا چاو قد بہدی بندیان ماں چین سنیدان رنجھا
میرالنشوہ پادنان بہت اوکھا چشتی پیر دی بایچہ لگاہ
میو چین نہین بن ڈٹھیان کدے آ دی دلبر پیارا
نت فال نجوم کھلاوان کیہون دلدا حال سناوان
جین بردی اسدی دردی سر دنیہد عذر نہ کردی
کدی آ تتی دیا جانیان اسین تینول کھیان لا یار
میں اگلنہار نبھاوین لو تان مسد اشہر گراوین
میوا سدا قرب سوایا جن شوہ لون سبھین لو یا
میوگنج شکر دی جاوان سب لدا حال سناوان

منداہجر تیرا کدی یا سیر اتیان جان گران بلھار
تیری عشق نے پھوک جلا دتی تینون ہل گیا گہر بار
تیر نینا ندی مار گئی نہیان میں ہجر لنبان وچ بازار
بینون تیری جیہا نہین ہور کئی میری جیہان لکھ ہزار
اوتھی ہجر دی وصل منظور نا میں جھنجھ عارفاندا اسرار
کوئی جا سناوی او سنون سانون دیوی پاک نظارا
کوئی سدا انت نہ پلوان جیہنون لیہد عالم سارا
اوہا اکہہ دیکھین لون مردی نہون جالیا تن من مارا
تیری عشق دی خاک لا یان کاہنون لاوین جھو بالارا
کدی جھاف اسانول دین میر تیرا دہگ سٹورنگارا
نینان رو رو جرم گوایا میرا لکھیا لیکھہ نکارا
میرانشاہ میں گھول گھماوان ہو یار لنگھاون بارا

باران ماہ

چیت مہینے رہو سکھی بھول ہی گلزار
چڑھے چیت سکھی چت میرا حضرت عشق گنتیاہی ہیرا
عشق عجائب ناز دکھاوے ساقی ہو کر جام پلاوے
ماہ بساکھ سہاونڈا جی گہر ساجن ہو
ماہ بساکھ میسا کیہی ہوی میں لومے لنگھا پوئی

ہر ہر ڈالی مست ہو بلبل کرے پکار
دلدی اندر لیا ڈیرا استان آن جگا یا پھیرا
ہجو دکر کے مست بناوے میرالنشوہ گہیر بہیرا بادی
دہنامن کے ست مٹی جیتا رہی نہ تو
شوہ میرا میں شوہ دی ہوئی میں چین رہی کوئی

اوہو نار سوہاگن ہووے جیہڑ شوہدی رحمت ہووے

جیٹھ مہینے رہو سکھو جالی تن من لو

جیٹھ مہینے جالی ساڑی لیں عشق دی ایہو کارے
جو کوئی ست گور پورا پاوے وحدت اندر سیر کراوے

ہاڑ مہینے ری سکھی پتے پئے بہکدی بہار
ہاڑ مہینا من چت بہاکے چت برہوندی پیا ملاوے
حضرت عشق جہیا نہ کوئی عشق ہوگا ناملدی ڈہوے

ساون بجلی چمکدی بادل دی گھنگھور
واہ واہ ساوندی رات آئی مینہ برسدی وہور گوائی
مک گئی سب جھگڑے جہیڑے بین باہر ناشامی ہیرے

بہادون دے دن ری سکھو ڈہونڈیا دیس لیس

بہادون بہاہ برہوندی بہادی جوگی سادہ کر دکھلاوے
پی کارن کن مندراں پائی مرنے توں پہلی مر جاوے

اسو آسا شام دی من وچ رہے قدیم

اسو آس مراد پچائی دنی النقسم دی گنت پائے
واہ واہ حقی کامل پیر میری آن بنائی دھیر

کتک کریا گور کری من بہان سن ہو
کتک کریا جان گور ہوئی جیہڑے جاپ رہا نہ کوئی
گفت شنو دی جا نہ کائی جن لولیا آن سولی پائی

مگھر مہینے ری سکھی کرہیے حمد ہزار

واہ واہ مگھر مہینا آیا گویا رحمت دا انت نہ پایا
نقطہ عین سر دن اٹھ جاوے او ہو عین غیر سماوے

پوہ پالا ہے پاپ دا پالی بہرم گنوا
جیہڑا پوہ پیہرم اٹھ جاوے پا لی پیچ نظر نہ آوے
محمد میں بیٹے ہووے وال شہود دیکھے پاک جمال

ماگھ مہینے رے سکھی دوسر ناہیں ایک
سبھا گھسری سارہی وحدا اپنا آپ ہی پیارے

دلتوں اٹھ بہرم دا دہوے میر النشوہ منگ جگی نو وصل بجا

پہانسر بلدا عشق دا ہجر وصل نہ کو
سادہ جیپ کرکے ہاری گور پچھنی تی مین بلہاری
بہرم دو نہیں اسب اٹھ جاوے میر النشوہ بن نظر نہ آوے

جو کوئی پاوے ذات نوں عین ت ہو جا
باطل وہم سبھی اٹھ جاوے تاہوں شامی مکھ دکھلاوے
عشق دل اندر گرد ہوئی میر النشوہ بن ہور نہ کوئی

چڑہ وبیسے گھٹ شوق دے دو جگ اندر شور
ظاہر باطن دی ہریالی وہم دہشیدی تپت بہجالی
کھن تن چت نہ میری میر النشوہ لج آیا نیہرے

شامی گھر وچ پایا گر جوگن دا بہیس

پڑہی ہوتن بہوت آیا در شامی دی الکھ جگاوے
دم دم انہد ناد بجاوے میر النشوہ دی گت مت پاوے

ہے اور اک جو دوانا ہی کہی بہیم
اپنے آپ نوں دیان دوہائی گور حقی نوں گہول گہمائی
رو رو دین بہائی نیر میر النشوہ دی ہے بیر

کال جنم کا ہور نا پاپ پن نہ کو
جو حالت پیر ستوت سوئی چرن چڑادی ملی نہ ڈہوی
شاہ شمس نے کہیل لہائی میر النشوہ نی رمز بجہائی

سندہ بدہ میری کہوئی سکو ملیا دلبر یار
احد آپے احمد ہو یا لاہوتوں ناسوت کہایا
حفی جلی وچہ منگل گاوے میر النشوہ دل چہاتی پاوے

چڑہ شامی دی سیج تے عین ملہن ہو جا
کثرت وہمی ہوک جلاوے وحد اندر سیر کراوے
چونیٹ کہیلی سکھیاں نال میر النشوہ نر نگہ وصل

بے رنگی دی رنگ ہوں دیکھو نانک
دیکھو بید کتاباں چاری کل شی محیط پکارے

پیئی گور دون سمجھ نادانا جبی چاہاتس گور تون جانان
جھنڈ عقلت نا ہو ہوما میر الشاہ دا کر شکرانہ

سہاگن دے دن کہیلی سہاگ
رنگ بھی گہول کی چہر کون شوہدی پاگ

واہ واہ سہاگن سہاگ چالو سب رنگ گہول اپنا پو پالو
کیسر گہول گلال رلاوان بھر پچکاری پی پہ پاوان
بہر حدت بہر جام پلا لو مین میرید انگ او ڈا لیو
راگ بسنت ترانہ گاوان میر الشاہ دو شکر مناوان

ہوری ہوی

کوئی نہین اعتبار تاس یار دا رقدیمی بے پرواہ

اکنان ناز ادا دکھاوی اکنان سکھ درس دکھا دے
دیکھو سیو اوس شوہ دی کاری اکنان ملیا اکنان لگے
شاہ شمس دا لوس لہاوے سر مدا سر جا کٹوا دے
شاہ حسین دا قرب بدھایا کربل وچ قتل کرایا
دیکھو سیو کھو دیندا دیہو کوی چشتی کہی قادری بنجے
نال موسیٰ فرعون لڑایا ابراہیم چخہ وچ پایا
میر الشاہ کجھ انت نہ آوی جو سر لویں سولو پاوی

سولو کردا جو من بھاوے اکنان وچ جدائیاں ماردا
ل مل بہندا آپی ساری لبھدا بھیت نہین دلدار دا
آپ انا الحق بول سنادی شاہ منصور سولی چڑھ دا
قطری پانی تون ترسایا امت ہی لوہ نجات لکھاوندا
گھر گھر نفس دہندا من وکی اک جپ جاننگ نینانڈی ماردا
زکریا آرے میہم چرایا کریٹیکی اعتبار رہیددا
نہون لاوی تان سو غم کہاوی جیت او میدہ ہو جو لدنا ع

عشق اولڑیدی سانپ اولڑی جیس تن لاگے سو تن جانے

پیر عشق دی عاشق مہندے
عشق کریند ناز ادائین
روز ادیکان آ مل سایان
جہڑی ناز معشوقان والے
میر الشاہ جے گور حبیب لاوے

بن سر دتہیان مول نہ رہندے
پکڑ جوانی بہوک جلایان
اوچی چڑھ کے دیان دہایان
عاشق پاہجون کوئی نہ بہالی
رمز عشق دی سیو لو پاوے

سولی چڑھدی ہوگ نتانی
عشق سو کہا لالوکان بہانے
لہیان کرکے زور تہگانے
بہاوین ہون لاکھ سیانے
جو کوی اپنا آپ پچھانے

کسنون مین آکھان جو جند گئی نے نت دی پچھوڑے نے مارلئی

عشق دی بہاہ سینے وچ بہڑکے
چاک ماہی نے درد نہ کیتا
دہاڑ عشق دی مین دل ہاڑی
میر الشاہ مین کیہڑے جاوان

سانگ ہجر دی جگر وچ رڑکے
روندی لون جہڑ گیا من میتا
دل دل کٹھیان دانگ قصائی
رو رو دل دا حال سناوان

جو کجھ بنی سو سر سہی نے
او گن ہار کلڑی مین رہی نے
دل دی آس دلیو چ رہی نے
صابر پیر دا نام صحیح نے

مدتان گذر گیان اوہ محرم یار

برہون چلی لون نا نہہ جلاوین
عشق تیر دی بہوک جلایان

آن اساتون درس کہاوین
مین تتری نے گل لایان

جان کران بلہار
کرسان جتن

Gul Hayat Institute

اوگنہاریئوں لے گل لادین
سہو رناں نال توں ہسدا رسدا
میراں شاہ چل سیس نوایئے

عہد قدیمی پیت بنہا دین
نیٹ کمینی توں کت گن لسدا
حال دلاندا آکھ سنایئے

جیرے ذات ستار
رووان زار و زار
صابر دے دربار

جائی کہو کوئی شام سندر سوں درس دیکھن دی تانگھ سدا
نام صابر دے بخش بے دلی ذات تیری ہے رحمانے
مدتاں ہویاں آس سایاں آئی لبیاں تے جان میری
جب موڑ آوین ناز سالوین عیب نجانی دی کج سجنا
میراں شاہ لوں آس لاندی پل پل لنوں لگ رہی ہے

نت دی بچھوڑے نے پھوک جلائی بسکر سجناں ول کہلا
مین عاجز دی پیت لوزانی جیوں جانی نئوں اور بنہا
واہ واہ تیری ناز تو کیہے ہجر کیتے کتے وصل تیرا
جو کجھ بیتی نال اساڈی کسنوں آکھاں تیرے سوا
تن من تیں پور گھول گھماواں آ پیاریاں نوں گل لا

بین بردی ہاں تیری وے سجناں درس دکھا اک ویری

طلب وکھن دی ہر دم سہندی
سہو رناں نال توں ہسدا رسدا
واہ واہ تیرے ناز او لڑے
جان بہناندی چوکٹ کھاۓ
فانی دنیا کی بھروسا
نیٹ کمینی اوگن ہاری
میراں شاہ جان آوے بھیڑے

چوٹ جدایاں دی جند سہندی
ساتوں دلدا بھیت نہ دسدا
جتنے جاتے اوس سولڑے
بہل گئی سدھ بدھ تے چنڑاۓ
اس دنیا دا کوڑا باسا
بابل دی سونہہ مین پوداری
وچ چشماندی لادی ڈیرے

مین ہویاں خاک دی ڈھیری
نت ترسدی جند میری
لین کر رہے ڈھونڈ بتیرے
مین عشق تیرے نے گھیرے
جوں جوگیدی پھیرے
لاج رکھیں لوں میرے
مین ہاہجھ دماندے پھیری

کس کارن لوں پیاری آیا ویلا یاد نہیں

اینتھے پلک جھلک دا میلا
صوفی شیخ مشائخ کہاوین
پیاری اپنی کر ہن تالی
عین حقیقت من چت لاوین
ہر س طمع وچ عمر گوائی
کی لیجے آیوں کی لے جانا
... بدھ رنڑ بچپانی
... ے پیدے کر کر
... گھول گھمایا

ہر دم پہلایا پھرین اکیلا
کر کر باتاں دل پرچاوین
سٹ گور والی رنڑ نرالی
اوڑک ویلے کیوں پچھتاوین
حب وطن دی آن بھلائی
چھوڑ خودی توں ہوگ سیانا
کثرت وحدت اک کر جانے
اندر باہر آپے سارے
گور چشتی نے دامن لایا

اپنا وصل بھلایا ویلا
انہد بھیت نہ پایا ویلا
تیں بن کیہڑا آیا ویلا
دم آیا نہ آیا ویلا
مورکھ جگت گھمایا ویلا
دلوچ کون سمایا ویلا
تا یوں تیں شوہ پایا ویلا
لین تعارے آیا ویلا
نال کرم سمجھایا ویلا

... ہڑا رنڑ الوالا دل چسل کردا اک جیب ساڈینال ناز کر ہندا

Gul Hayat Institute

چوران وانگر گھر وچ وڑیا نسے دھرانا کسے پھڑیا — جان مین گئی تا دیو چہ وڑیا صاحب بن بن بہندا
ڈھونڈ کرے تا ہو مردانہ لبھ لوے تاہو مستانہ — بہلا وضو نماز دوگانہ کیتے اپنا آپ نہ رہندا
پنڈت بید گیانی ساری عالم فاضل پڑہ پڑہ ہاری — بی وس ہوی مذہب چاری بہید کسے نہ دیندا

کافی

میر الشئوہ دی دھر ہی کار ہے الحق ہو سوچ د پکاری — ملا مسلے کر کر ہاری بن گور گون دسیندا
حضرت عشق تون بل بل جاوان جسنے یار ملایا ہے — بھر کے جام محبت والہ کر کے ناز پلایا ہے
محو کیتی مین وحدت اندر کثرت تون جپت دور ہویا — واہ واہ کرم احسان عشق دا دلنون وہم گوایا ہے
سن مین میری گئی گواچی ظاہر باطن یار ہویا — چشتی پیر تون گھول گھماوان قول اقرار نبھایا ہے
مرن جیون تون فارغ کیتی کفر اسلامون چھٹیان مین — دعوی چھوڑ بے دعوی ہوئی ایسا بھرم اٹھایا ہے
میران شاہ ایہ کرم کمالی خواجہ غریب النواز کیتا — بحر عشق وچ نال کرم دی وحدت سیر کرایا ہے

سانون بھل گیان تدبیران پیادے لگ رہیان عشق دیان پیڑان

نال اساڈے لارا لایا
قسم خدا دی مین نین پر گھولی
سن ماہی تیری نہون وچ سڑیان
عشق تیرے وچ مین سیان رانجھا
عشق تیرے من بس کر لیتا
کرم کرین کلیر دا سایان
میر الشادہ مین تیری ہوئی

چک مکھڑا نادرس وکھایا
جے پیاریا مین منڈا لولی
در تیرے کرآسان کھڑیان
مین وسیدا چھڈیا لانجھا
دل میر تیون پرزے کیتا
نال فضل دی پار لنگھایان
جین بن دوجا ہور نہ کوئی

کیون کردا تقریران
تون معاف کرین تقصیران
مین جہان سے ہیران
مین ہویان حال فقیران
جیون در زیدیان لیران
مین سے لکھہ دامن گیران
مین دھرا نال ضمیران

اک پل گمن نہ وینداوے سجنا عشق تیرا

بیخود مست الست سناوے
جس عاجز دے دل چھڑاوے
ظالم خونی پہرن آوارے
اکنان ہس رس یار ملاوے
میرانشاہ مین مین دل دہایا

مے وحدت دا جام پلاوے
ہجر وصل دی اگ بھڑکاوے
عاشق چھوڑے کر کر ہارے
اکنان دانت جی نرساوے
وہم خودی دا بھرم اٹھایا

جد ساقی ہو بہنداوے
تن من خاک کریندا وے
کی کی عدل کریندا اوے
اک پل ساہ نہ لینداوے
ہر دم وچ رڑکیندا اوے

اب لے سار ہوئی ساور سرن پر دتن من بلہار مورے ساوریا لے سار

گھڑی پل چین مورا جیا ترست ہے
ساوری بہیان گھر کنت نہ آیو
صابر پیا ہم داسی توری

نم رے درسن بن کل نہ پرت ہے
سب سکہین مل بہاگ جاگو
آو کھیلو میرانشاہ سنگ ہورے

بہول گیو سنسار مورے پیا[illegible]
آئی بسنت بہار مورے[illegible]
آن پڑی دربار م[illegible]

Gul Hayat Institute

کافی بروزن غزل

حمد الٰہی صفت محمد دلدے ہے وچکار میرے ۔ پنج تن پاک دی بل بل جاوان حامی چار و یار میرے
چشتی خاص طریق بہشتی روشن قرب کمال ہویا ۔ گنج شکر تیرا درشن پاون مین آئی دربار تیرے
خاص خلیفی دو لوین تیرے صابر تے محبوب خدا ۔ شاہنشاہ دو عالم دووین مالک تے مختار میرے
ظاہر باطن مشرق مغرب فرد عالم تیرا فیض ہویا ۔ پاک منزہ شیخ الاکبر مونس تے غمخوار میرے
نام صابر دے پاک پھیری آن فریدا ساری تیر ۔ دلوین شوق شراب پیالہ مین عاجز بلہار تیرے
چھتے برسان زہد کمایا خواجہ قطب سون فیض اٹھایا ۔ مین عاجز تیرے روضہ آیا دلنون ہوگ قرار میرے
پاک پتن دیا حاکم سایان لاکھ ہزاران دامن لاان ۔ مین ہن تیرے درتے آیان صاحب قطب مدار میرے
خاص دیوان ہو یوسف ثانی سید محمد ہے لاثانی ۔ روشن ہووں دوہین جہانی حاصل سب اسرار میرے

میران شاہ مسکین بچارہ گنج شکر تیرا ہیون ہارا
ہن عاجز نون دامن لاؤ طالب لاکھ ہزار تیرے

کافی

آوین وے ڈھولن درس دکھاوین ۔ جم جم آوین سانون گل لاوین
تیرے نظاریدی نت سک رہندی ۔ پاہدیان جو تشیان پنڈتین پوچھندی ۔ ۔ ۔ ۔
نام اللہ دے ساڈی آور بناوین
سن وے ڈھولن کہے کامن پائے ۔ ذات صفات دے لاڈ بھولائے
برہوندی جانے لون ناہے جلاوین
عشق تیرا وچہ جوگن ہوئے ۔ ساہور پیتے دی لاج نا کوئی
آہن مندی آس پوچاوین
آوین وے ڈھولن کدی سوڑ مہاران ۔ مین مرچلی بیبلے ہن ساران
تپدی سکیندی لون تاتر ساوین
میران شاہ نت بندی عرض کریندے ۔ نام صابر دامین ہر دم لیندے
اوکن ہاری لون دامن لاوین

کافی

ین وہاڑ دلوین دیدار ہوئی نثار مین واریان گے ۔ موڑین مہار ہجاوین ہو یار تون قول قرارین داریان د
ہویان مکھڑا دو ٹیان اکھیان نیند حرام ۔ ہووے وصال نا ہووان نہال جے دیکھان جمال مین واریان دے
قدی بیچ سایان نہ جیسین جان تون جادین توڑ ۔ آوین دلدار میرے غمخوار ہوئی بیمار مین واریان دے

کتنی ساون دس پھندڑی نا ہین ہوندے ہیرے دیس — اگ سجان یار دی دکھ ہزار نہ مویاں نوں مین ریاں شے
کلیر والے پیر مخدوم سنین میران شاہ دی زار پکار — اوگن ہاریاں آئی دربار نوں چشتی سرکار بن واریاں

کافی

آوین تخت ہزاریدیا سایان وی — نت ترسدی ہیر سیالے

آسیا لین ناو بجایا ماہنوں سترڑی آن جگایا — جند عشق تیرے نے جالی وی نت ترسے ہیر سیالے
کرہ ضاد دی پیر مین ویکھاں ورس تیرا — ہیر سجان جدایاں جالی وے نت ترسے ہیر سیالے
جدا الفون میم سمجھائے گھر گھر وچہ ہوئی خوشی — اکھی ہجر دی رمز دکھالی وے نت ترسے ہیر سیالے
تن نورانی عجب پوشاکی سر سوہے چتر لولاکی — ساری امرت دا تون والی وی نت ترسے ہیر سیالے
خود سنین نظارا لایا ہے کیہون پتا آپ چھپایا ہے — تیری شان جلال جمالی وے نت ترسے ہیر سیالے
کدی بہیڑے آ جھدلار اتیہوں سیوین عالم سارا — تیرا کامل رتبہ عالی وے نت ترسے ہیر سیالے
میران شاہ جل بھکھ دواری جتنے لین مراد ان سارے — او تھے فیض دا شوہ پالی وے نت ترسے ہیر سیالے

کافی

میرا ماہی آن ملاؤ سیوی مین ماہی باجہ نہ جیوان گی

کوین کوین اسان ماہی پایا — مدت گذری گھر مول نہ آیا
سوڑ ہیلی ڈھونڈن جاو سیئو

نا کونتان تسین خوشیاں ماتو — عشق لگے تان ایہہ گل جانون
جان اپنا آپ گواو سیئو

سن دو نا ندو ٹھنے سڑیا — جہڈ سجیان گے جنگل وڑیا
ہن رہبر اپیر منا و سیئو

جاو سیئو مل کلیر دوارسے — اکھو صابر پیر پیارے
خیر خرا تہنوں پاو سیئو

میران شاہ کھو ماہی میرے — جم جم محبیاں آن بکھیرے
مینوں لوجڑی آن لیا و سیئو

تیرے عشق نے پیارے کیسی دہوم مچائی — جیسے پون جل آگ لگائی
پریم پون جب پرگھٹ ہوئی — الس ملائک خل مل ہوئی
واہ پیاریا تیری مین نظاری — چمکے وحدت دے چمکاری

Gul Hayat Institute

لگے چودان طبق مین دو ہائی

جس تن تیرا عشق سماوے ۔ سو لو سکھڑا لکھی لکھاوے

ست گور جسنون رمز سمجھاوے

میران شاہ گور گیان بیچارو ۔ ہجر وصلدا وہم اتارو

ایکٹ جانون کہین دوج نہ کائی

کافی

سوہنا پہنل گچی جل گئے	چیچم سنے ہنئین جاگنے ائی	نال ہوتاندے رلگیا
جاوٗنی کوئی موڑ لیاوُ	جا فندانے سیس نواوُ	کیہڑی گلون سالون ل گیانے
بیٹھ ہینبری کاگ اوڈاوان	جے گھر آوے سوہنا گل لاوان	خبر نہین کہیڑی ول گیانے
چھوڈ بھان کیہڑا دیس لیایا	مین نت رو رو جرم گوایا	تیر جدا بیڈا سل گیانے
ایسے عشق جوانی لائے	بھل گئی سدہ بدہ نے چڑائے	تن من میرا جل گیانے
میران شاہ مین اسدے گولی	کہیون نہ منڈرا بول مین بولی	کرکے دلان لون بیل گیانے

کافی

مین روز سنیہے کہلدے دی ناچڑ لادین سجنا

ہین تیرے سنگ بیت جوانی	ابوین رو رو عمر گوائی
نہ جان جدایان سنبہل دی	دے ناچڑ لادین سجنا
عشق تساڈا جنول دباوے	جرم کرم دی سرت بہلاوے
پیش نہ جاوے کجھ عقلدے	دے ناچڑ لادین سجنا
تون ساڈی وچہ دلہ وسدا	جیکوئی دور دوراڈا دسدا
مین جنگل تنہر دہیان بلدی	دے ناچڑ لادین سجنا
عشق تیرے وچہ لہنیا لوئی	ساہوری پیئے دی لاج نہ کوئی
مین نت دے اولانبھے جہلدی	دے ناچڑ لادین سجنا
تیں باجہون میرا ہور نہ کوئی	دو مین جہانی تیرے ہوئے
قسم مینون [illegible] ل دی	دے ناچڑ لادین سجنا
واہ واہ تیرے نازاولڑے	جس ملدا تس سہاگ سولڑے
مین وانگ چنڈ دی جلدی	دے ناچڑ لادین سجنا
[illegible]م اللہ دے دامن لادین	میران شاہ دی آس پہنچادین

Gul Hayat Institute

تا نگہ دلایت نوں وصل دی | دے نا چیز لاوین سجنا

کافی

کوئی پوچھونی اندر کون بسدا | کہول کہونگٹ ساٹون بھیت دسدا
اندر باہر سبھیے اوسدا | کس گل نوں ابہ ساتہوں لکدا

دل میری نوں کہسدا

دیکہو سیو کہے ناز کریندا | جان چلسان نال چلیندا

جان مہدی نال بسدا

ہردم رہندا نالے ر لیا | احمد بن کے دل نوں چھلیا

شہر مدینہ وسدا

آپے ساٹون چیٹک لا یا | پیرانشاہ دا دل بھرمایا

ہن کیون ساٹون لنسدا

کافی

پیا تیرے دم دی خاطر مین | ساری جگت دی گولی
تیرے مہر پہیت پریدی | کن فیکون عشق بتریدی

چنگ پئی وچ چولے

پہلے ساڈا دل بھرمایا | ہن کیون آپنا آپ چھپایا

مین منڈرا سول نہ بولے

بہ توں حاکم مین رعیت تیری | درسن دکہاوین جی اکوہری

تا مرصدقی جند گہولی

سن ماہی میری اصل گواہی | نا آدم نا حوا الہی

نی چاک پیا میری چھولے

عشق ماہی دی سار نہ لیتی | رل مل دوتان بدیان کیتی

مین پاکیہڑ باندی ڈولی

میران شاہ لکہہ شکر منایا | وچہ تکبیر دے رانجہن پایا

مین ساری دنیا ٹولے

کافی

توں گہر آوین کملی ویا مسایان ڈہنے | مار سٹے دی نیہرے نت دی...
رات دنے تیرا پندہ مین او ڈیکان | رل مل سیان لا دن ل...

Gul Hayat Institute

اطلاع

...ہذا یعنی کلیات میران شاہ حصہ اوّل و دوم
...صنیف حضرت میران شاہ صاحب مدظلہ تعالی مصنف کلیات
...ے مولوی فقیر اللہ صاحب تاجر کتب شہر جالندھر کو
...حاصل تھا اور بعد حاصل کرنے حق رجسٹری کے بموجب ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ء
مولوی فقیر اللہ صاحب تاجر کتب جالندھر نے اپنی نام اس
کتاب کی رجسٹری بھی کرائی تھی اب مولوی فقیر اللہ صاحب
تاجر کتب شہر جالندھر سے کتاب مذکور کا حق کاپی رائٹ ہم نے خرید
... اپنے نام کرائی ہے لہذا بخدمت جملہ
...س کتاب کے چھاپنے
...ن

Gulhayat Institute

پریم تیرے نے جگ وچہ ماں پایان و…

…تور نہ یارا ہیبت پرانی | | عشق…

اوڑ بجھاوین جوین اکھیان لایان…

مدتان ہویان سول نہ آیا | | ہر ہون میں…

سوز فہاران ہوئی حال سدایان و…

عشق تیرے وچہ تن من جالیا | | درس دکھاوین…

مین اوگن ہاری تیرے دوارے آیان وے

مین تیرے نت تانگہ ستایان | | میران شاہ لون آ مل…

نام تیرے لون مین گھول گھمایان وے

تمام شد

قطعہ تاریخ طبع کتاب ہذا از تصانیف مولوی کریم بخش صاحب بدر تخلص تاجر کتب لاہور کشمیری

چھپی کتاب یہہ اقدس لصحبت بالا کلام | کلام زاہد و صالح جو ہے ولی الہند

تو فکر سال طبع کے ہوئی بدر کو بھی | پکارا ہاتف کلیات میر الشاہ اند

Gul Hayat Institute

B-2962